۱

مورخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کے شاہکار خطبات کا حسین مجموعہ

جواہراتِ فاروقی

مرتب

علامہ شبیر حیدر فاروقی

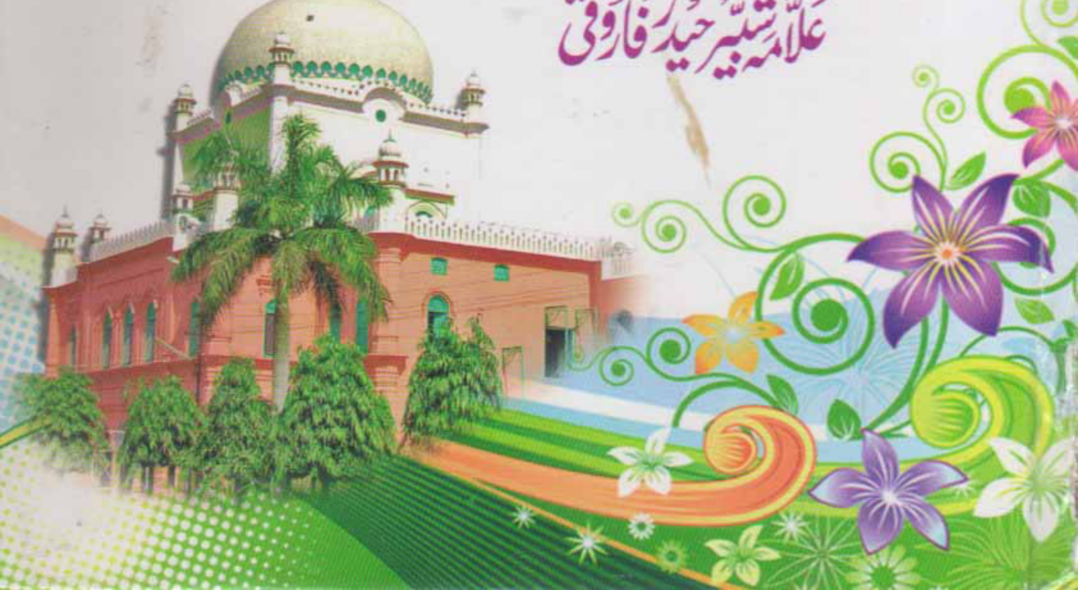

خادم مکتبہ اسلامیہ

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

مؤرخ اسلام کے تاریخی خطبات کا حسین مجموعہ

جواہراتِ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

جلد اول

شہید ملتِ اسلامیہ مؤرخ اسلام

علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

قاری شبیر حیدر فاروقی

ناشر

اقرأ بکڈپو دیوبند

کتب اسلامیہ

جملہ حقوق بحق کتابت محفوظ ہیں

نام کتاب : جواہراتِ فاروقی (جلداول)

ازافادات : مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰنؒ فاروقی

ترتیب : قاری شبیر حیدر فاروقی

تعداد صفحات : ۲۵۶

سن اشاعت : ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۰۱۴ء

ناشر : **اقراء بک ڈپو دیوبند**

ملنے کا پتا

مکتبہ حجاز دیوبند

موبائل نمبر 09358914948-09997246979

مکتبہ صوت القرآن

موبائل نمبر 09358911053

کتب اسلامیہ

رائے گرامی برائے جواہرات فاروقی شہیدؒ

جرنیل سپاہ صحابہ وکیل ناموس صحابہ واہل بیت

مولانا محمد اعظم طارق

صدر سپاہ صحابہ پاکستان

''جواہرات فاروقی شہید'' کی شکل میں جو کتاب اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے اسے جستہ جستہ دیکھا ہے، اور دل شاد ہوا ہے۔ کہ ماشاء اللہ برادرم شبیر حیدر فاروقی نے خوب محنت کے ساتھ نئے انداز اور اچھوتے اسلوب میں حضرت شہید ملت اسلامیہ کی تقاریر کو نہایت ہی احسن انداز میں سپرد قلم فرمایا ہے اور طلباء اور علماء کے لئے ایک نادر اور قیمتی تحفہ لے کر آئے ہیں۔ دلی دعا ہے کہ رب کریم مؤلف اور قارئین کے خلوص ومحنت پر مبنی اس گراں قدر تحفہ کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور خاص وعام کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

(مولانا) محمد اعظم طارق (مدظلہ العالی)

۱۱ر جمادی الثانی ۱۴۲۲ھ

میں کہاں سے وہ کوزہ لاؤں....

شہید ملت اسلامیہ کے بارے میں میں کیا تحریر کروں....میں کہاں سے وہ کوزہ لاؤں جس میں رب لم یزل کی طرف سے فاروقی شہید کو عطا کئے ہوئے محاسن وکمالات کو بند کیا جائے....میں جس مختصر پہلو کی طرف نظر دہراتا ہوں....وہی پہلو مجھے اور میرے قلم کو لکھنے سے عاجز کر دیتا ہے....میں یوں سمجھتا ہوں کہ فاروقی شہید کے تعارف کے لئے کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے....مثلاً میں جب فاروقی شہید کو رب لم یزل کی طرف سے عطا کی ہوئی دین پر استقامت کی نظر کرتا ہوں تو مجھے یہی پہلو ہی لکھنے سے عاجز کر دیتا ہے کہ استقامت وہ چیز ہے جو اللہ کے ہر نبی....اور خاتم النبیین کا ہر صحابی....اور چودہ سو سال کی تاریخ کی ہر مقدس ہستی صرف اسی ایک بات میں مشترک نظر آتی ہے کہ....رب لم یزل نے فاروقی شہید کو ایسی استقامت عطاء فرمائی تھی....کہ جان کا نذرانہ تو پیش کر دیا لیکن جابر و ظالم حکمرانوں کے سامنے سر نہیں جھکایا....اگر میں اس پہلو کو چھیڑ دوں....تو اس کے لئے بہت سے اوراق چاہئیں....دین پر استقامت کے علاوہ....اللہ نے فاروقی شہید کو لازوال محاسن و کمالات سے نوازا تھا....مثلاً صبر و تحمل....فقر و استقامت....قناعت و توکل....لاجواب خطابت....حلم و حوصلہ....تواضع و انکساری....عفو و درگزر....جرأت و بہادری....شجاعت وکمال....غیرت و حمیت....زہد و تقویٰ....احسان و اخلاص....اتباع سنت نبوی....حب صحابہ واہل بیت جیسی لاتعداد صفات اللہ کی طرف سے عطا کی گئی تھیں....رب لم یزل نے فاروقی شہید کو ایک جامع صفات شخصیت بنایا تھا....کہ صدیوں تک بلکہ تا روز محشر ایسی مثال ناممکن ومحال ہے....سچ ہے قول اقبال کہ: ع

اب ڈھونڈھ انہیں چراغ رخ زیبا لے کر

محترم قارئین!....اگر حب صحابہ واہل بیت کے پہلو کی طرف نظر کرتا ہوں....تو مجھے ایسے ایسے حالات نظر آتے ہیں....کہ جس پر بڑے بڑے اہل علم اور دانشور حیران رہ جاتے

ہیں....جیلیں کاٹیں اسی حب صحابہ کے لئے....اور جیلوں کے اندر جا کر بھی....عظمت صحابہ واہل بیت پر آنچ نہ آنے دی....

محترم قارئین!....جب فاروقی شہید کو نومبر ۱۹۹۵ میں بے نظیر حکومت نے قتل کے ایک جھوٹے مقدمے میں گرفتار کر لیا....تو فاروقی شہید جیل کے اندر رات کی تنہائی میں اٹھ کر نماز تہجد کے نوافل ادا کرتے....اس کے بعد وظائف میں مشغول ہو جاتے....نماز فجر کی ادائیگی کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرتے....اس کے بعد وہ دو گھنٹے میرے قائد آرام فرماتے....پھر اٹھ کر اخبارات کا مطالعہ کرتے....اس کے بعد ناشتہ کرتے....اور ناشتہ سے فارغ ہو کر کتب وغیرہ لکھنے بیٹھ جاتے....اسی دوران بے بس قیدی اپنے مسائل میرے قائد کے پاس لے کر آتے....تو میرے قائد پوری توجہ سے ان کی بات سماعت فرماتے....اوران کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش فرماتے....

اس کے بعد نماز ظہر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر ملک بھر سے آئے ہوئے .... ملاقاتیوں سے ملاقات کرنے جیل کی ڈیوری (ملاقاتی کمرے) میں چلے جاتے....اس کے بعد واپسی پر خطوط کے جوابات دیتے اور نماز عصر تک کتب وغیرہ لکھنے میں مشغول ہو جاتے....اور نماز عصر ادا کرنے کے بعد کارکنان سپاہ صحابہ کو درس قرآن دیتے....اور پھر تھوڑی دیر کے لئے چہل قدمی کرتے....اور ساتھ ساتھ وظائف کا سلسلہ بھی جاری رہتا....نماز مغرب کی ادائیگی اور کھانے سے فارغ ہو کر جماعتی گپ شپ چلتی....اس کے بعد میرے قائد نماز عشاء ادا کرتے....نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد میرے قائد مطالعہ میں مصروف ہو جاتے....چنانچہ رات گئے تک میرے قائد مطالعہ میں مصروف رہتے....میرے قائد سے جیل میں ایک بار نماز تہجد قضا ہوئی جس کا افسوس شہادت تک کرتے رہے....میرے قائد کارکنوں کے ساتھ انتہائی محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے....چنانچہ ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر ان کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے....آپ جیل کے اندر یا باہر کارکنوں کی معمولی سی تکلیف پر بے چین و بے قرار ہو جاتے....میرے قائد راتوں کو جاگ جاگ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا کر اپنے مشن کی کامیابی اور کارکنوں کی سلامتی کے لئے دعائیں

کرتے....اور آپ نے حکمرانوں کی طرف سے کئی بار مشروط رہائی کی پیش کش کو ٹھکرادیا.... میرے قائد کا یہ معمول تھا قفس میں.... قفس ہی نے پہلے میرے قائد کی زندگی کے چودہ ماہ چھینے....اسی پر بس نہیں کی....بلکہ ہم کو ایک روشن سورج، چمکتے چاند، ولیوں کے ولی ایک عظیم اسکالر و امام ابوحنیفہؒ کی مثل زندہ ملنے سے.... بروز ہفتہ ۱۸رجنوری ۱۹۹۷ء کو سیشن کورٹ لاہور میں محروم کردیا....میں کس کس پہلو کر چھیڑوں....میں کہاں سے ایسا کوزہ لاؤں۔جس میں فاروقی شہید کو رب لم یزل کی طرف سے عطا کئے ہوئے اوصاف بند ہوجائیں....اسی طرح فن خطابت کا پہلو چھیڑوں....تو زمانہ میرے قائد کی خطابت سے واقف ہے....اس کے لئے بہت سے اوراق چاہئیں....

محترم قارئین! کافی عرصہ سے یہ دل میں خواہش تھی کہ کسی بزرگ کے جواہرات (خطبات) کو کتابی شکل دے کر اعزاز پاؤں....لیکن کام پایہ تکمیل کو پہنچتا اسی وقت ہے جب رب قدوس چاہتے ہیں....اب رب العزت کی توفیق کے ساتھ بندہ نے کافی عرصے سے شروع کئے ہوئے جو "خطبات فاروقی شہید" کے جمع کر کے کتابی شکل دی ہے (اور "جواہرات فاروقی شہید" سے موسوم کیا ہے) اس کا تعارف کرانا کھلے آسمان کو تعارف کے مترادف ہے....کیونکہ جواہرات فاروقی شہید میں کوئی ایسا جوہر نہیں ہے جو اپنا تعارف آپ پیش نہ کرے....اور محترم قارئین سے درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح پہلے ایڈیشن میں آپ نے مفید مشوروں سے نوازا ہے اب بھی اگر کوئی کوتاہی رہ گئی ہو تو مشورہ دے کر مہربانی کا موقع دیں....اور جب کوئی انہیں فائدہ پہنچے تو مرتب کو دعاؤں میں یاد کیا کریں....پہلی جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے اور دوسری جلد زیر کمپوزنگ ہے۔انشاء اللہ دوسری جلد بھی پہلی جلد کی مثل خوب صورت تقاریر پر مبنی ہوگی....

والسلام

شبیر حیدر فاروقی

تحصیل جلال پور پیروالا ملتان ستمبر ۲۰۰۱ء

فہرست مضامین

مکتبہ اسلامیہ

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
توحید باری تعالیٰ	۱۶	جواب نمبر۲	۲۶
تمہید	۱۶	اللہ کے سوا بغیر سبب کے کسی سے مدد مانگنا	۲۷
دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ۔۔۔توحید	۱۷	شرک ہے۔	//
ہم لوگ توحید کا اقرار کرتے ہیں	۱۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا کیسے؟	۲۷
شرک کس کو کہتے ہیں؟	۱۸	داتا کا مطلب ومفہوم	۲۹
انبیاء کا نام بدلتا رہا مگر لائحہ عمل ایک ہی رہا	۱۸	حضرت علی ہجویریؒ خود اولاد سے محروم	۲۹
لا الہ کا معنی ومطلب	۱۹	حضرت سلطان باہوؒ اولاد سے محروم	۳۰
ہمارا کلمہ بے فائدہ کیوں؟	۲۰	حکیم الامتؒ کو بھی اللہ نے اولاد نہیں دی	۳۰
انبیاء کا اصل مشن	۲۱	حضور بھی اپنے بچے کو نہ بچا سکے	۳۰
لا الہ الا اللہ کا مفہوم	۲۲	من گھڑت عقائد	۳۱
شک دور کرنے کے لئے عربی گرامر کے	۲۲	پہلی امتوں کا شرک	۳۲
اصول کی تبدیلی۔	//	مشرکین مکہ اور آج کے مشرک میں فرق	۳۳
خدا سے منافقت	۲۳	یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے کس نے بچایا تھا؟	۳۳
ایک چھوٹا سا سوال	۲۴	اولیاء کو ماننے کا طریقہ	۳۶
جواب نمبر۱	۲۵	ولیوں کی ولایت برحق ہے	۳۷

معجزہ اور کرامت میں اختیار	۳۷
ہادیٔ سبلؐ سے مشرکین مکہ کے سوال	۳۷
اللہ نے چالیس سال بعد یعقوبؑ کو بتادیا	۳۹
ابراہیمؑ سے چھری کیوں نہ چلی؟	۳۹
قرآن اور صاحب قرآن	۴۲
قرآن وصاحب قرآن میں فرق	۴۳
قرآن کو ایک مرتبہ یا چالیس مرتبہ پڑھے مزہ وہی	۴۳
قرآن لاریب کتاب ہے	۴۴
قرآن مخزن علوم ہے	۴۷
عیسائی کو چیلنج	۴۷
سائنس اور سیاست کی تعریف	۴۸
قرآن ناطق ہے	۴۹
قرآن کے کفار کو تین چیلنج	۴۹
قرآن کے علاوہ کسی کتاب کا حافظ نہیں مل سکتا	۵۰
شیعہ جیسا کافر دنیا میں نہیں ہوسکتا	۵۱
جہاں نبی وہاں قرآن	۵۲
ہمیں دین قرآن نے سکھایا	۵۲
شاہ عبدالعزیزؒ اور یہودی پادری کا واقعہ	۵۴
مدارس عربیہ اور خدمت قرآن	۵۵
ابوحنیفہؒ نے قرآن کیسے پایا؟	۵۵
امام غزالیؒ سے پوچھا گیا	۵۵
احمد بن حنبلؒ کو خواب میں خدا کی زیارت	۵۶
منشی رحمت علی کا حیرت انگریز واقعہ	۵۶

سیرت ختم الرسول	۵۹
صلی اللہ علیہ وسلم	//
تمہید	۶۰
ختم الرسل ﷺ کی سیرت کا حق ادا نہیں ہوسکتا	۶۰
سیرت طیبہ کے سمندر میں غوطہ لگانے	۶۱
والوں کا مقام ومرتبہ۔	//
خدا سے بہتر نبی کی شان کوئی بیان نہیں کرسکتا	۶۱
ہمارے نبی کا ذکر پیدائش سے پہلے اور باقی	۶۲
انبیاء کا ان کی پیدائش کے بعد۔	//
پیغمبر کے ساتھ جو مل گیا وہ بھی اعلیٰ	۶۳
پیغمبر کا حسن وجمال قرآن کے ہر ہر صفحے	۶۳
پر بکھرا پڑا ہے۔	/
اللہ نے ہر نبی کو نام سے مگر حضور کو القاب	۶۵
سے یاد فرمایا۔	//
پیغمبر کے مدمقابل نیست و نابود پیغمبر کا	۶۵
ذکر ابھی تک موجود۔	//
جہاں ذکر خدا وہاں ذکر مصطفیٰ	۶۶
حضور کے آنے سے سب چیزوں کو مقام ملا	۶۷
نبی کے آنے سے ہر چیز میں انقلاب	۶۸
اگر حضور نہ آتے تو کچھ بھی نہ ہوتا	۶۸
نبی کی شان کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا	۶۹
معجزات پیغمبر	۷۰
پیغمبر کی نظر سے انقلاب آگیا	۷۰

سیرت طیبہ	۷۲
تمہید	۷۳
رحمت کے معانی	۷۳
رحمت کے معانی ومفاہیم	۷۳
حضور کی سیرت ایک اتھاہ سمندر ہے	۷۴
حضور مزدور کے لئے رحمت	۷۵
کسان کے لئے رحمت	۷۶
جانوروں کے لئے رحمت	۷۶
عورتوں کے لئے رحمت	۷۶
مکہ مکرمہ کا تاریخی واقعہ	۷۹
حضور کے بعد جو بھی آیا، آپ کی رحمت	۸۱
بن کر آیا۔	//
سپاہ صحابہ کیا ہے؟	۸۳
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۸۵
تمہید	۸۶
جس چیز کی حضور سے نسبت، اس کی	۸۶
تعریف بھی حضور کی سیرت ہے۔	//
ایک عاشق رسول کا حضور کی خدمت	۸۶
میں نذرانہ عقیدت۔	//
نبی کے غلاموں کے غلام	۸۷
حضرت سفینہؓ کا حیرت انگیز واقعہ	۸۷
ہم صحابہ کرام کے سپاہی کیوں ہیں؟	۸۸
سیرت پیغمبر کا ایک انوکھا پہلو	۸۹

ابوجہل کی مٹھی میں کنکریوں کا کلمہ پڑھنا	۸۹
پیغمبر اسلام کا اخلاق	۹۰
لقد من اللہ علی المؤمنین کی تفسیر	۹۰
تحویل قبلہ	۹۲
صحابی کی وجہ سے شریعت کے حکم کی تبدیلی	۹۲
جہاں تک خدا کی خدائی ہے وہاں تک	۹۳
مصطفیٰ کی مصطفائی ہے۔	//
شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ سے ایک	۹۶
عیسائی کے دوسوال۔	//
قاسم نانوتویؒ سے ایک عیسائی کے دوسوال	۹۶
مولانا قاسم نانوتویؒ اور عشق رسولؐ	۹۷
ضیاء الرحمٰن ساجد شہیدؒ کا تذکرہ	۱۰۰
زیادہ ابن سکنؓ کی شہادت کا واقعہ	۱۰۱
خمینی انقلاب اسلامی.....یا.....کفریہ؟	۱۰۲
معراج مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۴
تمہید	۱۰۵
معراج کے معنیٰ	۱۰۵
حضور ﷺ کے چار بڑے معجزات	۱۰۶
پہلا معجزہ.....قرآن ہے	۱۰۶
چار کا عدد	۱۰۶
معجزے کی تعریف	۱۰۷
معجزۂ دوم ختم نبوت	۱۰۷
سرور کائنات بحیثیت عالمی نبی	۱۰۸

عالمی نبی کی عالمی کتاب	۱۰۸
تیسرا معجزہ صحابہؓ کا وجود	۱۰۹
معجزہ نمبر۴۔ رسول اللہ کے معراج میں حکمت	۱۱۰
لفظ شاہد اور شہید میں فرق	۱۱۱
گواہی کی اقسام	۱۱۲
ہادیٔ سبلؐ خدا کی خدائی کے چشم دید گواہ	۱۱۲
صحابہؓ نبی کی نبوت کے چشم دید گواہ	۱۱۳
معراج کے موقع پر اسریٰ بعدہٖ کیوں کہا؟	۱۱۵
لفظ اسریٰ کے معانی	۱۱۷
حاضر ناظر صرف خدا ہے	۱۱۷
ہجرت کا مطلب	۱۱۸
تمام انبیاء حضور کے انتظار میں	۱۱۸
حضرت بلال حبشیؓ کی شان	۱۲۰
رسول اللہ کے دو اہم سفر	۱۲۰
صدیق اور جبرئیل میں فرق	۱۲۱
خدا اور رسولؐ کے درمیان تحائف کا تبادلہ	۱۲۲
الوداعی تحفہ	۱۲۲
نسبت پیغمبر ﷺ	۱۲۵
تمہید	۱۲۵
دنیا کی ہر چیز نسبت پیغمبر پر قائم ہے	۱۲۶
نسبت پیغمبر اور صدیق اکبرؓ	۱۲۶
حضرت آدمؑ کی اپنے بیٹے شیثؑ کو وصیت	۱۲۸
جنت کے ہر درخت کے پتوں پہ محمد مصطفیٰ کا نام	۱۲۹

ہر نبی میں دو وصف ضروری ہیں	۱۳۰
سیدنا صدیق اکبرؓ جیسی نسبت پیغمبر.....	۱۳۲
امت میں کسی کو نہیں ملی۔	//
خلافت کا دارومدار رشتہ داری پر نہیں ہے	۱۳۳
سیدنا صدیق اکبر کی خلافت پر عجیب دلیل	۱۳۴
تمام صحابہ کرام سے سیدنا صدیق اکبر کا امتیاز	۱۳۴
محمد رسول اللہ اور سیدنا صدیق اکبرؓ میں مماثلت	۱۳۵
سیرت سید البشر	۱۳۹
صلی اللہ علیہ وسلم	//
تمہید	۱۴۰
حضرت یوسفؑ کی خریدار عورت	۱۴۰
پیغمبر کے اوصاف کا بیان قرآن میں	۱۴۰
جس چیز کو نبی سے نسبت ہوگئی وہ چمک گئی	۱۴۱
دو جان یک قالب	۱۴۲
سب بہاریں تیرے صدقے	۱۴۲
پروگرام کے مہمان خصوصی	۱۴۳
علامہ اقبال کی ثناء خوانی	۱۴۴
ماہر القادری کی مدح خوانی	۱۴۵
صرف آپ کی ولادت کی خوشی منا لینا	۱۴۶
باعث نجات نہیں۔	//
آپؐ کی صورت ضروری ہے یا سیرت؟	۱۴۷
حضرت ابودرداءؓ اور اتباع رسولؐ	۱۴۸
میلاد کی خوشی یا سیرت نبی سے بچنے کی سازش	۱۴۸

بریلویت عیسائیت کے نقش قدم پر	۱۴۹
حضور اکرم ﷺ کی ولادت کی تاریخ	۱۵۰
حضورؐ کے آنے کی بجائے جانے پر خوشی	۱۵۰
حضورؐ کی وفات کے وقت صحابہ کی کیفیت	۱۵۰
حضرت علیؓ نبی کی میت پر	۱۵۱
حضورؐ کی وفات اور ایک دیہاتی صحابی	۱۵۱
حضرت بلالؓ اور عشق رسولؐ	۱۵۲
آپ کی وفات کے دن خوشی صدیق کا	۱۵۲
فعل یا ابلیس کا فعل؟	//
باپ کے جنازے پر غمی، نبی کے جنازے	۱۵۳
پر خوشی۔	//
بارہ ربیع الاول دور صحابہ و تابعین میں	۱۵۴
حضورؐ کے مصلیٰ پر گستاخ کیسے آسکتا ہے؟	۱۵۵
رضاخانیت کو کھلا چیلنج	۱۵۶
مرزا قادیانی کا فتویٰ ----- کہ (انگریز	۱۵۶
کے خلاف جہاد حرام ہے)۔	//
بیٹا باپ کے نقش قدم پر.....!	۱۵۸
علامہ اقبال اور قائد اعظم پر کفر کا فتویٰ	۱۵۸
حجاز کانفرس کرنے کی وجہ تسمیہ	۱۵۹
سواد اعظم ہونے کا جھوٹا دعویٰ	۱۵۹
تحریک ختم نبوت میں نیازی کا کارنامہ	۱۶۰
محمود رضوی کا دیوبندیوں پر الزام	۱۶۰
ہمارا مطالبہ	۱۶۱

خمینی اور رضاخانیوں کے عزائم ایک ہی ہیں	۱۶۱
بریلویوں کی طرف سے رائیونڈ پر قبضہ کی	۱۶۲
کوشش ناکام۔	//
حجاز کانفرنس میں سعودی عرب کی بے حرمتی	۱۶۴
اولیاء کی قبروں پر چادر چڑھانا ناجائز ہے	۱۶۴
سعودی اور پاکستانی حکومت سے مطالبہ	۱۶۵
حضرت ابراہیمؑ کی	۱۶۷
چار قربانیاں	//
تمہید	۱۶۷
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابراہیمؑ پر چار امتحانات	۱۶۸
حضرت ابراہیمؑ کی کامیابی کے بعد انعام	۱۶۸
حضرت ابراہیمؑ کا پہلا امتحان	۱۶۸
حضرت ابراہیمؑ نے جھوٹے خداؤں کا	۱۶۹
بیڑہ غرق کردیا۔	//
لفظ فتیٰ کی تحقیق	۱۶۹
حضرت ابراہیمؑ کا دوسرا امتحان	۱۷۱
آب زمزم کا رنگ بو اور مزہ کیوں نہیں بدلتا؟	۱۷۴
حج کس چیز کا نام ہے؟	۱۷۴
حضرت ابراہیمؑ کا تیسرا امتحان	۱۷۴
حضرت ابراہیمؑ کا چوتھا امتحان....	۱۷۸
امتحانات میں کامیابی پر انعام....	۱۷۸
اہل بیت کون ہیں؟	۱۸۲
تمہید	۱۸۲

اہل بیت کن کو کہا جاتا ہے؟	۱۸۳
اسلام کی تاریخ شہداء سے بھری پڑی ہے	۱۸۳
ہادیٔ سبل کے اہل بیت کن کو کہا جاتا ہے؟	۱۸۴
ازواج مطہراتؓ کے اسماء گرامی	۱۸۵
ایک ضروری وضاحت	۱۸۶
سیدہ زینبؓ اور اسکے خاوند کا تعارف	۱۸۷
قاسم ابن ربیع امویؓ کی فضیلت	۱۸۷
حضورؐ کی صاحبزادی زینبؓ اور اس کی اولاد	۱۸۷
حضرت علیؓ کی دوسری بیوی کون تھی؟	۱۸۹
خلفائے راشدین کی ازواج واولاد کی تعداد	۱۹۰
سیدنا حیدر کرارؓ کے صاحبزادوں کے نام	۱۹۰
ایک اور ضروری وضاحت	۱۹۰
ہادیٔ سبلؐ کی صاحبزادی رقیہؓ اور اس کی اولاد	۱۹۱
حضور ختم الرسلؐ کی تیسری صاحبزادی	۱۹۱
دانائے کل کی چوتھی صاحبزادی اور اس کی اولاد	۱۹۱
حضرت فاطمہؓ کے صاحبزادوں کے سابقہ نام۔	۱۹۱
خاندان نبوت کا ابوبکر سے گہرا رشتہ ہے	۱۹۲
حضرت ابوبکر کی بیویوں کے نام	۱۹۳
حضرت ابوبکرؓ کی اولاد اور رشتہ داریاں	۱۹۴
حضرت جعفر صادق صدیق کی بیٹی سے پیدا ہوئے۔	۱۹۴
حضرت حسینؓ کی شہادت کے ذمہ داروں کو سزا	۱۹۵
علمائے دیوبند نے ہر محاذ پر کفر کا مقابلہ کیا	۱۹۶
ہم سیدہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے غلام ہیں	۱۹۷
حضرت حسینؓ کے نقش قدم پر چلیں	۱۹۸
ہمارا مطالبہ	۱۹۸
بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۲۰۰
تمہید	۲۰۰
پردے کی آیتوں پر عمل	۲۰۱
سرور کائنات کی صاحبزادیوں کے نام	۲۰۱
طیب رسول کی طیبہ بیٹیاں	۲۰۲
رسول کی صاحبزادیوں کے اسماء کے معانی	۲۰۲
حضرت فاطمہؓ کی وفات کے وقت آخری وصیت	۲۰۳
خانہ کعبہ میں بت گرانے والا علیؓ کون تھا؟	۲۰۴
علی بن ابوالعاص نواسۂ رسول کی شہادت	۲۰۴
امامہؓ کون تھی....؟	۲۰۵
امامہؓ کے بطن سے علی المرتضیٰؓ کی اولاد	۲۰۶
زینبؓ کی فضیلت میں ساقی کوثرؐ کا بیان	۲۰۶
حضرت فاطمہؓ کے بارے میں ختم الرسلؐ کا فرمان۔	۲۰۷
خیریت متعدی اور افضلیت لازمی ہے	۲۰۷
سیدہ زینبؓ کی اور فضیلت	۲۰۷
سیدہ رقیہؓ کی شادی اوران کی اولاد	۲۰۸
سیدہ رقیہؓ کی وفات میں ایک تاریخی واقعہ	۲۰۹

سرور کائناتؐ کا عثمان کو بلا کر دوسری صاحبزادی کا دینا۔	۲۰۹
مولانا حق نواز شہید جھنگوی کا تفکر	۲۱۰
کیا کافر کی لڑکی سے حسن سلوک	۲۱۱
سیدہ فاطمہؓ اوران کی اولاد	۲۱۲
حضرت فاطمہ کے آخری وقت کی کہانی....حیدرؓ کی زبانی۔	۲۱۲
سیدہ فاطمہؓ کی سخاوت کی وجہ سے یہودی سردار مسلمان ہوگیا۔	۲۱۳
ہادیٔ سبل کو حسنؓ وحسینؓ سے محبت	۲۱۳
حسنؓ کا چہرہ حضورؐ کے چہرے سے ملتا تھا	۲۱۴
حیدر کرارؓ کا نکاح فاطمہؓ سے کیسے ہوا....؟	۲۱۴
حیدر کرارؓ کی بازار میں عثمان سے ملاقات	۲۱۵
حیدر کرارؓ کی فاطمہ سے شادی کا طے ہونا	۲۱۵
سیدہ فاطمہؓ کے جہیز کا سامان	۲۱۶
علیؓ کے نکاح کے گواہ کون؟	۲۱۶
سیدہ فاطمہؓ کی رخصتی کے وقت حضرت خدیجہ کی یاد۔	۲۱۷
ہادیٔ سبل ﷺ نے حیدر کرارؓ کو فاطمہؓ کے لے مکان دیا۔	۲۱۷
تاریخ علمائے دیوبند	۲۱۹
تمہید	۲۲۰
انگریز کا وفادار طبقہ	۲۲۰
انگریز کا باغی طبقہ	۲۲۰
مولانا قاسم نانوتویؒ کون تھا؟	۲۲۱
علمائے دیوبند کا علمی شجرہ	۲۲۱
علمائے دیوبند کے تصوف کا شجرہ	۲۲۲
برصغیر میں انگریز کی آمد اور شاہ عبدالعزیزؒ کا فتویٰ جہاد	۲۲۲
سلطان ٹیپو کون تھا....؟	۲۲۳
سلطان ٹیپو باریش تھا	۲۲۳
سلطان ٹیپو صاحب ترتیب تھا	۲۲۳
ظفر علی خان....ٹیپو سلطان کی قبر پر	۲۲۴
سلطان ٹیپو کے جہاد کا آغاز اور....	۲۲۴
دور حاضر کے میر صادق	۲۲۴
عطاء اللہ شاہ بخاریؒ انگریز کا اصل باغی تھا	۲۲۵
علمائے دیوبند کی طرف سے انگریز کی بغاوت کا فیصلہ۔	۲۲۵
انگریز کے ہاتھوں علمائے دیوبند کا قتل عام	۲۲۶
احمد اللہ شاہ مدراسیؒ انگریز کی عدالت میں	۲۲۷
علماء کو توپوں سے اڑایا گیا	۲۲۸
علماء کرام کو ختم کرنے کا فیصلہ	۲۲۸
مولانا نانوتوی کا خواب اور دیوبند کا قیام	۲۲۹
شیخ الہندؒ کے شاگردان رشید	۲۲۹
شیخ الہندؒ کی استقامت	۲۳۰
مولانا نانوتویؒ اور عشق رسولؐ	۲۳۱

اسلام میں عورت کا مقام	۲۳۴	تین کامل عورتیں	۲۴۵
تمہید	۲۳۵	روئے زمین کی سب سے بڑی عالمہ	۲۴۸
اہمیت علم	۲۳۶	بغداد کی عالمہ کا علماء سے مقابلہ	۲۴۸
علم زبان سیکھنے کو نہیں کہتے	۲۳۶	ایوب خان کا لاگو کیا ہوا قانون	۲۴۹
اسلام عورت کو گھر کی ملکہ قرار دیتا ہے	۲۳۷	اولاد کی خرابی میں قصور والدین کا	۲۵۰
اسلام رواداری سکھاتا ہے	۲۳۷	ہادیٔ سبلؐ کے پاس ایک والد کا اپنے بیٹے	۲۵۲
اسلام کے ہاں ترقی کیا ہے....؟	۲۳۸	کی شکایت لیکر آنا۔	//
گلاسکو کے عیسائی سے بحث	۲۳۸	والدین پر اولاد کے تین حقوق	۲۵۳
اسلام سے قبل عورت کی حیثیت	۲۴۰	ایک فقہی مسئلہ	۲۵۴
اسلام کا انسانیت کو اخلاق کی تعلیم دینا	۲۴۲	حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ نے	۲۵۵
دو بچیوں کی صحیح تربیت کرو.... جنت پاؤ	۲۴۲	پردے کا اسوہ پوری امت کو دیا۔	//
عورت کی چار حیثیتیں	۲۴۳		

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید باری تعالیٰ

بمقام:-....................

مؤرخہ:-....................ماہ رمضان المبارک

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

توحید باری تعالیٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا ،مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ، وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ، وَنَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَانَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَلَہٗ وَلَا مُشِیْرَلَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ ،وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ الْمَبْعُوْثُ اِلٰی کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا.... وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ: اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ: اِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا○

وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَااَبَاھُرَیْرَۃَ اِنْ قُتِلْتَ اَوْحُرِقْتَ لَاتُشْرِکْ بِاللّٰہِ....

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

جس دور پہ نازاں تھی دنیا ، اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا ، خود ہوش میں آنا بھول گئے
منہ دیکھ لیا آئینے میں ، پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں ، مرنے کو مسلماں بھول گئے
آذان تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضاء میں اے انور
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے، وہ ضرب لگانا بھول گئے

تمہید

میرے واجب الاحترام بزرگو اور دوستو! رمضان المبارک میں جلسوں کا اور ...ؤں کا کوئی رواج نہیں ہے۔ رات نوشہرہ ختم قرآن کا جلسہ تھا اور اسی مناسبت

کی وجہ سے آج رات کو قصہ خوانی میں جلسہ ہے۔ سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے موضوع پر.... اس مناسبت کی وجہ سے یہ ایک ضمنی طور پر نماز ظہر کے بعد درس قرآن کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ زیادہ لمبا خطاب آپ کا میں انشاء اللہ نہیں لوں گا۔ ایک ضروری مسئلہ قرآن کی روشنی میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

دنیا کا سب سے اہم مسئلہ.... توحید

ایک ایسا مسئلہ ایک ایسی بات اور ایک ایسا وعظ .... جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے کہا، وہ کتنا اہم ہوگا مسئلہ۔ جس کے لئے اللہ نے نبی بھیجے اور ایک نبی نہیں بھیجا بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء آئے۔ وہ مسئلہ بہت اہم ہوگا.... وہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں .... جس کے لئے اللہ نبیوں کو بھیجے اور پھر ایک کو نہیں، ایک لاکھ چوبیس ہزار کو بھیجے۔

اور پھر ہر نبی کو لوگ اس مسئلے کی وجہ سے پتھر ماریں۔
ہر پیغمبر کو اپنے گھر سے نکالیں۔ ہر نبی کو برا کہیں، ہر پیغمبر کو گالیاں دیں۔
ہر پیغمبر کے چہرے پر پتھر مارے جائیں۔ ہر پیغمبر کے راستے میں کانٹے بچھائے جائیں۔
ہر نبی کو اذیتیں دی جائیں، اور اس کے بعد بھی وہ پیغمبر اس مسئلے کو نہ چھوڑیں.... اس پیغام کو نہ چھوڑیں.... اس دعوت کو نہ چھوڑیں۔

معلوم ہوا کہ وہ مسئلہ اتنا اہم ہے.... کہ ساری خدائی میں اللہ کے نزدیک اس سے بڑا کوئی مسئلہ نہیں کہ جس مسئلے کے لئے پہلے نبی بھیجے جائیں، اور بعد میں پھر ان انبیاء کو گھروں سے نکالا جائے اور ان انبیاء کے چہروں پر پتھر مارے جائیں اور ان کو برا کہا جائے ، لیکن پیغمبر اذیتیں اٹھا کر، تختہ دار پر لٹک کر، جیلوں میں جا کر، گھروں سے نکل کر بھی اس مسئلے کو نہ چھوڑیں.... معلوم ہوا کہ اس اللہ کی خدائی میں اس سے بڑا کوئی مسئلہ نہیں .... وہ مسئلہ ہے ''مسئلہ توحید'' تو میں اسی موضوع پر کچھ باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

ہم لوگ توحید کا اقرار کرتے ہیں:

ہم لوگ زبان سے کہتے ہیں کہ ہم توحید کے قائل ہیں۔

ہم زبان سے کہتے ہیں کہ توحید پر عمل کرنا بڑا ضروری ہے۔ ہم زبان سے کہتے ہیں کہ توحید کے بغیر چھٹکارہ نہیں۔ ہم زبان سے لاالہ الااللّٰہ بھی پڑھتے ہیں، محمد رسول اللّٰہ بھی پڑھتے ہیں۔

لیکن ہمارے عمل میں اور عقیدے میں توحید کی وہ روح نہیں جس کا تقاضہ پیغمبروں نے کیا.... حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ.... ایک وقت آئے گا کہ لوگ شرک کریں گے، لیکن ان کو یہ پتہ ہی نہیں ہوگا کہ ہم شرک کر رہے ہیں۔

ایک وقت ایسا آئیگا کہ شرک کی چال چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ باریک ہوگی، بے آواز ہوگی، لیکن پتہ نہیں چلے گا کہ لوگ شرک کر رہے ہیں۔

ہم لوگوں نے یہ سمجھا کہ شاید شرک اسی کو کہتے ہیں.... کہ ایک پتھر کی مورت ہو اور اس کو سجدہ کیا جائے، ایک پتھر کی مورت ہو، اس کو مشکل کشا کہا جائے، ایک پتھر کی مورت ہو، اس کو خدا مانا جائے، صرف یہ شرک ہے، بالکل غلط ہے۔

شرک کس کو کہتے ہیں؟

شرک کا معنی کیا ہے؟ شرک کس کو کہتے ہیں؟ کہ جس چیز کا تقاضا اللہ سے کرنا ہے، جس چیز کی امید اللہ سے کرنی ہے، جو چیز اللہ سے مانگی جاتی ہے، جو چیز اللہ تعالیٰ ہی دیتے ہیں، اور جس چیز کا اللہ سے ہی تقاضا کیا جاسکتا ہے۔ وہ تقاضا اللہ کے علاوہ کسی بندے سے کیا جائے، تو یہ شرک ہے۔

کسی پتھر سے کیا جائے تو یہ شرک ہے۔ کسی مورت سے کیا جائے تو یہ شرک ہے۔

کسی سورج سے کیا جائے تو یہ شرک ہے۔ چاند سے کیا جائے تو یہ شرک ہے۔

درختوں سے کیا جائے تو یہ شرک، ہے۔ دیوتا سے کیا جائے تو یہ شرک ہے۔

جس چیز کا تقاضا اللہ سے کرنا ہے، ہم کسی بھی کائنات کے آدمی سے اس کا تقاضا کریں، اسی کا نام شرک ہے۔

اور اسی شرک کی جڑوں کو کاٹنے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام تشریف لائے۔

انبیاء کا نام بدلتا رہا، لیکن لائحہ عمل ایک ہی رہا:

ہر پیغمبر نے ایک ہی کلمہ دنیا کے سامنے رکھا، نبیوں کا نام بدلتا رہا، پیغمبروں کا نام بدلتا رہا، لیکن دعوت ایک رہی، پیغام ایک رہا، عنوان ایک رہا، مشن ایک رہا، نصب العین ایک رہا، اور لائحہ عمل ایک رہا، اور لائحہ عمل کیا تھا؟ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ۔

ہر نبی کے دور میں.... نمازوں کا طریقہ بدلتا رہا۔ زکوٰۃ کا طریقہ بدلتا رہا۔

حج کا طریقہ بدلتا رہا۔ روزے کی کیفیت بدلتی رہی۔ لیکن.... لا الٰہ اِلا اللہ.. آدمؑ کے زمانے میں بھی ایک تھا.... حضورؐ کے زمانے میں بھی ایک تھا۔ ہر پیغمبر کے زمانے میں لا الٰہ الا اللہ ایک تھا۔ فرق کوئی نہیں تھا۔ آدم علیہ السلام آئے.... **لا الٰہ الا اللّٰہُ آدم صفی اللّٰہ.** نوح علیہ السلام آئے.... **لا الٰہ الا اللّٰہ نوح نجی اللّٰہ.** ابراہیم علیہ السلام آئے.... **لا الٰہ الا اللہ ابراھیم خلیل اللّٰہ.** اسماعیل علیہ السلام آئے.... **لا الٰہ الا اللہ اسماعیل ذبیح اللّٰہ.** موسیٰ علیہ السلام آئے.... **لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللّٰہ.** عیسیٰ علیہ السلام آئے.... **لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللّٰہ.** اور محمد مصطفیٰؐ آئے... **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللّٰہ....** آپ دیکھتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی لا الٰہ الا اللہ میں کوئی فرق نہیں۔

لا الٰہ کا معنی ومطلب:

لا الٰہ کا کیا معنی ہے؟ ہم نے الٰہ کا معنی.... معبود سمجھا کہ الٰہ کا معنی صرف معبود ہے۔ لا الٰہ.... کا کیا مطلب ہے؟.... کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں.... بس بات ختم ہوگئی.... یہ غلط ہے۔ الٰہ کا معنی.... صرف معبود نہیں۔ الٰہ کا معنی.... صرف حاجت روا نہیں۔ الٰہ کا معنی.... صرف سجدوں کے لائق نہیں۔ بلکہ الٰہ کے کئی معنی ہیں.... الٰہ کا معنی.... مشکل کشا بھی ہے۔ الٰہ کا معنی.... حاجت روا بھی ہے۔ الٰہ کا معنی.... داتا بھی ہے۔ الٰہ کا معنی.... بگڑی بنانے والا بھی ہے۔ الٰہ کا معنی.... مختار کل بھی ہے۔ الٰہ کا معنی.... عالم الغیب بھی ہے۔ الٰہ کا معنی.... ہر جگہ موجود بھی ہے۔ الٰہ کا معنی.... ہر چیز کو دیکھنے والا بھی ہے۔ الٰہ کا معنی.... ذرے ذرے کے علم والا بھی ہے۔ جس وقت ہم کہتے ہیں لا الٰہ.... لا.... لا ایک تلوار ہے.... جو الٰہ پر چلتی ہے۔ لا الٰہ یعنی الٰہ کوئی نہیں.... الا اللّٰہ.... مگر اللہ! یعنی اللہ کے علاوہ.... کوئی الٰہ نہیں۔ اللہ کے علاوہ.... کوئی مشکل کشا نہیں۔ اللہ کے علاوہ.... کوئی حاجت روا نہیں۔ اللہ کے علاوہ.... کوئی بگڑی بنانے والا نہیں۔ اللہ کے علاوہ.... کوئی ہر جگہ موجود نہیں۔ اللہ کے علاوہ.... کوئی عالم الغیب نہیں۔ اللہ کے علاوہ.... کوئی مختار کل نہیں۔ اللہ کے علاوہ.... کوئی ذروں کو جاننے والا نہیں۔ اللہ کے علاوہ.... کوئی راتوں کی تاریکیوں میں سننے والا نہیں۔

ہمارا کلمہ بے فائدہ کیوں؟

اللہ کے سوا.... لاالٰہ .... لا کی تلوار الٰہ پر پڑی... تو تمام معنی اس میں آگیا، الا اللّٰہ .... مگر اللہ! یعنی اللہ کے سوا... کوئی مشکل کشا نہیں۔ کوئی حاجت روا نہیں۔

ہم لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھ کے.... پھر حضرت علیؓ کو مشکل کشا کہیں۔

ہم لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھ کے.... پھر خواجہ علی ہجویریؒ کو داتا کہیں۔

ہم لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھ کے.... پھر معین الدین اجمیریؒ کو کشتی پار لگانے والا کہیں۔

ہم لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھ کے.... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ محبوب سبحانی کو.... بگڑی بنانے والا کہیں.... بیڑے تارنے والا کہیں.... ہر جگہ موجود کہیں، موت وحیات کا مالک کہیں، اور معراج کی رات پیغمبرؐ کو کندھا دینے والا کہیں.... اور زبان سے پڑھیں.... لا الٰہ الا اللّٰہ.... اللہ کے سوا.... الٰہ کوئی نہیں.... اور عقیدہ یہ رکھیں.... کہ داتا علی ہجویری ہے۔

عقیدہ یہ رکھیں.... کہ مشکل کشا علی المرتضیٰؓ ہے۔ عقیدہ یہ رکھیں.... کہ پیر بھی ہر جگہ موجود ہے۔ عقیدہ یہ رکھیں.... کہ نبی بھی عالم الغیب ہے۔ عقیدہ یہ رکھیں.... کہ پیغمبر بھی مختار کل ہے۔ اور اقرار ہم نے کیا.... کہ لاالٰہ .... اللہ کے سواء کوئی مختار کل نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں، اللہ کے سواء کوئی مشکل کشا نہیں، کلمے میں ہم نے یہ کہا.... کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں.... عقیدہ ہم نے یہ رکھا کہ علی ہجویریؒ داتا ہے.... عقیدہ ہم نے یہ رکھا.... کہ بندے بھی مشکل کشا ہیں.... عقیدہ یہ رکھا.... کہ نبی بھی عالم الغیب ہے.... عقیدہ یہ رکھا.... کہ نبی بھی مختار کل ہے.... تیرے اس لا الٰہ الا اللّٰہ پڑھنے کا.... کوئی فائدہ نہیں، کروڑ مرتبہ کلمے کا اقرار کر، لیکن جب تک تیرا یہ عقیدہ نہیں ہوگا.... کہ الٰہ کا معنی.... مختار کل، حاجت روا، مشکل کشا، داتا، ہر جگہ موجود ہے اور لا نے اس کی نفی کر دی.... کہ

یہ صفتیں کسی ولی میں نہیں، کسی نبی میں نہیں۔ کسی قطب میں نہیں، کسی ابدال میں نہیں۔

کسی پتھر میں نہیں، کسی مورت میں نہیں۔ کسی بت میں نہیں، کسی چاند میں نہیں۔

چاند میں نہیں، ستاروں میں نہیں.... الا اللّٰہ! مگر اللہ میں یہ صفتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد تیرے کلمے کا اعتبار ہوگا۔ جب کلمے کا اعتبار ہوگیا.... پھر.... تیری نماز قبول

ہوگی۔ پھر.... تیرا روزہ قبول ہوگا۔ پھر.... تیرا حج قبول ہوگا۔ پھر.... تیرا ذکر قبول ہوگا۔ پھر.... تیری عبادت قبول ہوگی۔ اگر لا الٰہ الا اللّٰہ کا یہ معنی تو نہیں سمجھتا.... صرف لا الٰہ الا اللّٰہ سے یہ مطلب لیتا ہے کہ پتھر کی مورت کو سجدہ نہ کرو.... باقی حاجت روا بندوں کو کہو۔

مشکل کشا بندوں کو کہو.... عالم الغیب بندوں کو کہو.... ہر جگہ موجود پیغمبرؐ کو کہو....

ایسا کلمہ کروڑ مرتبہ پڑھے.... تیرے کلمے کا کوئی اعتبار نہیں۔ ایسا اقرار کروڑ مرتبہ کرے.... تیرے اس اقرار کا کوئی فائدہ نہیں۔ جب تک تو الٰہ کے پورے معنی کو سینے سے نہیں لگاتا....

نہ تیرے کلمے کا اعتبار ہے.... نہ تیری نمازوں کا اعتبار ہے....

نہ تیرے روزوں کا اعتبار ہے.... نہ تیری عبادت کا اعتبار ہے....

یہی مفہوم سمجھانے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دنیا میں تشریف لے آئے۔

انبیاء کا اصل مشن:

ہر نبی کو لوگوں نے پتھر مارے.... ہر پیغمبر کو لوگوں نے برا کہا۔ ہر نبی کو گھر سے نکالا گیا.... ہر نبی کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے۔ ہر پیغمبر کو جلا وطن کیا گیا.... اٹھارہ ہزار نبیوں کو شہید کر دیا گیا۔ کئی ہزار نبیوں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ کنویں میں ڈال کر پیغمبروں کو زندہ دفن کر دیا گیا.... لیکن.... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے ایک نبی بھی ایسا نہیں آیا.... جس نے.... لا الٰہ الا اللّٰہ کا معنی تبدیل کر دیا ہو۔ اس کے معنی میں کوئی لچک پیدا کر دی ہو۔ اس کے مفہوم میں لچک پیدا کر کے.... خاموشی کا اظہار کیا ہو۔ ہر پیغمبر اسی لا الٰہ الا اللّٰہ کے مفہو کو دنیا میں سمجھانے کے لئے آیا.... تا کہ ساری انسانیت اس ماتھے کو ساری دنیا سے ہٹا کر ایک خدا کے دروازے پہ جھکائے اور ساری کائنات.... ایک خدا کے قانون کے علاوہ تمام قوانین کو مسترد کر دے۔ ایک کے دروازے کے علاوہ سب دروازوں کو چھوڑ دے۔ ایک عالم الغیب کے علاوہ تمام کو عالم الغیب کہنا چھوڑ دے۔ ایک حاجت روا کے علاوہ سب کی حاجت روائی کا عقیدہ چھوڑ دے۔ ایک داتا کے علاوہ سب کے داتا ہونے کا عقیدہ چھوڑ دے۔

ساری کائنات.... اپنے ماتھوں کو، اپنے سجدوں کو، اپنے عبادت کے محور کو، ایک اللہ کے ساتھ مرکوز کرے۔ یہی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا مقصد اور اصل مشن تھا۔

لا الٰہ الا اللہ کا مفہوم: لا الٰہ الا اللہ کا مفہوم کیا ہے....؟ کہ اللہ کے سواء کوئی نہیں....

لا الٰہ الا اللہ.... الٰہ کا معنی صرف معبود ہی نہیں، الٰہ کا معنی مشکل کشا ہے، الٰہ کا معنی حاجت روا ہے، الٰہ کا معنی معبود حقیقی ہے۔ الٰہ کا معنی مسجود ہے، الٰہ کا معنی ہر جگہ موجود ہے، جب خود لا اس کے اوپر آیا تو ہر ایک کی نفی ہوگئی۔ یہی الٰہ کا معنی ہے۔ نماز میں ہم کیا کہتے ہیں....؟ **ایاک نعبد و ایاک نستعین**

کیا مطلب ہے اس کا....؟ کبھی اس حقیقت پہ غور کیا ہے....؟ کہ ایک ایسا لفظ جو ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں، ہر نماز کے قیام میں اس کو پڑھا جاتا ہے، اس کی کیا وجہ ہے....؟ کہ صرف سورۃ فاتحہ ہی نماز میں کیوں پڑھی جاتی ہے، باقی کوئی سورۃ کیوں نہیں پڑھی جاتی....؟ اس لئے کہ.... سورۂ فاتحہ لا الٰہ الا اللہ کی روح ہے۔ سورۂ فاتحہ پورے قرآن کا خلاصہ ہے۔ سورۂ فاتحہ پورے قرآن کا نچوڑ ہے۔

نچوڑ کیوں ہے....؟ اس لئے کہ اس کے اندر ایک ایسا کلمہ ہے.... کہ جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا حقیقی مفہوم ادا کر رہا ہے۔ اور وہ ہے....

ایاک نعبد و ایاک نستعین ....

شک دور کرنے کیلئے عربی گرامر کے اصول کی تبدیلی: ایک بات یاد رکھیں.... توجہ کی ضرورت ہے۔ عربی گرامر کے حساب سے فعل اور فاعل پہلے ہوتا ہے، اور مفعول بعد میں ہوتا ہے۔ عربی گرامر کا یہ اصول تھا.... کہ نعبد ایاک ہوتا.... اسلئے کہ نعبد کا معنی عبادت کرتے ہیں ہم.... یعنی ہم عبادت کرتے ہیں تو عبادت فعل ہوگیا، اور ہم فاعل ہوگئے، لیکن اب اس کا مفعول کیا ہے....؟ مفعول کہ جس کی عبادت کی جائے.... چاہئے یہ تھا کہ فاعل اور فعل پہلے ہو، اور مفعول بعد میں ہو، جس طرح ہم عربی میں کہتے ہیں.... ضرب زیدٌ عمروًا کہ زید نے مارا عمرو کو، تو جس کو مارا وہ مفعول ہے، تو وہ آخر میں آیا، زید پہلے ہے فاعل۔ عمرو مفعول ہے، پہلے ضَرَبَ فعل ہے، اور زید اس کا فاعل ہے، اور عمروًا اس کا مفعول ہے تو مفعول آخر میں آیا

.... یہ عربی گرامر کا اصول ہے۔ کہ مفعول فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے۔ لیکن بسا اوقات ایسے ہوتا ہے کہ کلام کو پکا کرنے کے لئے تاکید اور حصر کے لئے اور اس کے اندر پختگی پیدا کرنے کے لئے مفعول کو مقدم کر دیا جاتا ہے۔ اور عربی گرامر کے اصول کو تبدیل کر دیا جاتا ہے.... دیکھئے یہاں پر گرامر کا اصول تبدیل ہو چکا ہے۔ ہونا چاہئے تھا.... نعبد ایاک و نستعین ایاک.... تو اس کا کیا مطلب ہوتا....؟ کہ ہم عبادت کرتے ہیں تیری، اور مدد مانگتے ہیں تجھ سے.... نعبد ایاک و نستعین ایاک کا یہ معنی تھا.... لیکن اللہ تعالیٰ نے اس مفہوم کو تبدیل کر دیا، تاکہ اس میں تاکید پیدا ہو، اگر معنی اس کا یہ ہوتا.... نعبد ایاک.... کہ عبادت تیری کرتے ہیں، تو شک یہ رہ جاتا کہ اللہ کے سوا بھی کسی کی عبادت کی جا سکتی ہے۔ اور نستعین ایاک ہوتا.... اس کا مطلب یہ ہوتا کہ مدد تجھ سے مانگتے ہیں، تو شک پھر رہ جاتا کہ اللہ کے سوا بھی کسی سے مدد مانگی جا سکتی ہے، تو اس شک کو ختم کرنے کے لئے اور کلام کو پکا کرنے کے لئے.... مفعول کو اللہ نے شروع میں ذکر کر دیا، اور اس کا معنی یہ ہوگیا....

ایاک نعبد و ایاک نستعین ....

کیا مطلب ہوگیا....؟ کہ عبادت کرتے ہیں تیری ہی، اور مدد مانگتے ہیں تجھ سے ہی.... جس وقت ہم نے کہا کہ عبادت کرتے ہیں تیری ہی، تیری ہی عبادت کا کیا مطلب.... کہ تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں، اور ایاک نستعین کا کیا مطلب....؟ کہ مدد مانگتے ہیں تجھ سے ہی.... اب تجھ سے ہی کا کیا مطلب ہوگیا.... کہ تیرے سوا کوئی مدد کے لائق نہیں۔ کوئی بگڑی بنانے والا نہیں۔

خدا سے منافقت: ایک آدمی وضو کر کے نماز کے اندر رکوع کرتا ہے اور وضو کر کے تکبیر کہتا ہے کھڑا ہو جاتا ہے، وضو بھی ہے، قبلہ کی طرف منہ بھی ہے۔ اور اقرار اللہ کے ساتھ ہے، کیا کہتا ہے....؟ **ایاک نعبد و ایاک نستعین ....**

کہ عبادت کرتے ہیں ہم تیری ہی، اور مدد مانگتے ہیں تجھ سے ہی۔

یہ اقرار کرتا ہے، جب کہتا ہے مدد مانگتے ہیں تجھ سے ہی، تو اب شک ختم ہوگیا.... پوری دنیا سے مدد مانگنے کا شک ختم ہوگیا.... کہ نہ کسی نبی سے مدد مانگ سکتے ہیں، نہ کسی ولی

سے مدد مانگ سکتے ہیں، نہ کسی قطب سے مدد مانگ سکتے ہیں، اس لئے کہ ہم نے تو اللہ کے سامنے اقرار کرلیا....کہ ہم عبادت کرتے ہیں تیری ہی، اور مدد مانگتے ہیں تجھ سے ہی۔

باقیوں کی بات اب ختم ہوگئی، اقرار خدا کے سامنے یہ کرلیا۔ اور پھر قبر پر جا کر کہا....کہ دے پتر، لے لکڑ!! قبر پر جا کر کہا....کہ میری بگڑی بنادے....اور پیر عبدالقادر جیلانیؒ کو کہا ....تو میری بگڑی بنادے....میری مشکل حل کردے۔ اور خواجہ معین الدین چشتیؒ کو کہا....کہ میری مشکل حل کردے۔ اور علیؓ کو پکارا....کہ علیؓ تو میری مشکل کشائی کردے۔

دیکھو نماز میں اقرار کیا....کہ مدد تیرے علاوہ کوئی نہیں دیتا، عبادت تیرے علاوہ کسی کی نہیں کرتے، اور نماز کے بعد جا کر....ہم بندوں سے مدد مانگیں، نبیوں سے مدد مانگیں، ولیوں سے مدد مانگیں، اس سے بڑی منافقت دنیا میں کوئی نہیں، کہ کلمے کے اقرار کے بعد جو منافقت پیدا ہوگئی ہے....یہی وجہ ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں، لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں چالیس سال ہوگئے نمازیں پڑھتے پڑھتے....دعا ہماری قبول نہیں ہوتی، دعا قبول کیوں ہو....؟ تیری دعا میں وہ روح نہیں، وہ توحید کی روح نہیں۔ جس روح کا تقاضا نماز نے کیا۔ جس روح کا تقاضا قرآن نے کیا۔ جس روح کا تقاضا پیغمبروں نے کیا۔

کہ خدا کے سامنے....نماز میں اقرار کرتا ہے، کہ مدد تیرے علاوہ کسی کی ہم نہیں چاہتے ....اور باہر جا کر....مدد پیروں سے مانگتا ہے، مدد ولیوں سے مانگتا ہے، مدد نبیوں سے مانگتا ہے، یہ منافقت جب تک نہیں چھوڑے گا....کہ اقرار لا الٰہ الا اللہ کا....اقرار ایاک نعبد وایاک نستعین کا....اور عمل تیرا یہ ہے....کہ مدد غیروں سے مانگتا ہے، جب تک اس منافقت کو چھوڑ کر نبیوں کے ایک کلمے اور ایک مشن پہ قائم نہیں ہوجاتا....تیری نماز اور روزے کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اس دوئی کو اور اس دوغلے راستے کو ہمیں چھوڑنا ہوگا....تب نماز قبول ہوگی، یہ دوغلہ راستہ ہے یا نہیں....؟ کہ اقرار ہم نے اللہ سے کیا کہ تیرے علاوہ مدد کسی سے نہیں مانگتے....اور غیروں سے جا کر مدد مانگتے ہیں۔

ایک چھوٹا سا سوال:

ایک سوال چھوٹا سا یہاں پیدا ہوا....اور وہ کل بھی آپ سے کوئی سوال کرسکتا ہے، میں یہاں بیٹھا ہوں، میں آپ سے

کہوں، یہ قرآن شریف ہے، یہ قرآن وہاں رکھو، تو گویا کہ میں نے آپ سے مدد مانگی، ایک آدمی پیاسا ہے، وہ کسی کو کہتا ہے یار پانی کا گلاس تو لاؤ، ایک آدمی کہتا ہے یار یہ میرا کام ہے یہ کردو، تو آپ کہتے ہیں جی کسی سے مدد مانگنا تو شرک ہے، تو دیکھو یہ مدد کسی سے مانگی گئی یا نہیں؟....(مانگی گئی) کہ میں نے کسی کو کہا کہ یہ کتاب وہاں رکھ دو یہ لاؤڈ سپیکر پکڑادو، یہ پانی کا لوٹا مجھے دے دو یہ مجھے سائیکل دے دو، میں فلاں کام ہو آؤں، مجھے موٹر سائیکل چاہئے، مجھے گاڑی چاہئے، مجھے اتنے پیسے چاہئیں، تو دیکھو، میں نے مدد مانگی کہ نہیں اللہ کے علاوہ کسی سے....؟ تو آپ کہتے ہیں کہ نماز میں اقرار کیا کہ تیرے علاوہ کسی سے مدد نہیں مانگتے....اور ادھر عمل یہ ہے کہ غیروں سے مدد مانگی جارہی ہے، اس کا کیا مطلب....یہ سوال ہے کہ نہیں....؟ آپ کے ذہن میں آتا ہے یہ سوال کہ نماز میں ہم کہتے ہیں کہ تیرے علاوہ ہم مدد کسی سے نہیں مانگتے، اور ہم دنیا میں ایک دوسرے سے مدد تو مانگتے ہیں، تو پھر یہ سارا کچھ شرک ہوگیا، یہ بات سمجھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

جواب نمبر (۱):

بڑے آسان لفظوں میں میں وہ بات آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں، جس میں مدد مانگنے کی نفی کی گئی....وہ بغیر سبب کے مدد مانگی گئی، ابھی میں آپ کو سمجھاتا ہوں، بغیر سبب کا کیا مطلب....؟ میں نے آپ سے یہ کہا کہ مجھے پانی پلاؤ، اس کے اندر سبب کیا ہے، کہ مجھے پیاس لگی ہے، پانی پلاؤ، سبب ہے۔ وہ پانی کا گلاس اور پانی کا موجود ہونا کہ میں آپ سے کہتا ہوں مجھے پانی پلاؤ، آپ پانی اپنے پاس سے پیدا نہیں کریں گے، پانی تو باہر موجود ہے، تو آپ باہر جو اللہ کی طرف سے پانی موجود ہے، وہ لے کر میرے پاس آئیں گے تو گویا کہ آپ خود پانی لینے کے محتاج ہوگئے۔ میں نے آپ سے پانی مانگا آپ خود محتاج ہیں پہلے برتن کے محتاج ہیں، پھر پانی ہونے کے محتاج ہیں، پھر پانی کو میرے پاس پہنچانے کے محتاج ہیں، تو گویا کہ آپ خود محتاج ہوگئے، پانی....تو پانی کو میرے پاس پہنچانا یہ سبب کے ذریعے سے ہوا، تو پانی تھا تو تب آپ نے مجھے پہنچایا، گلاس تھا تو تب پانی میرے پاس آیا، آپ میں اتنی طاقت تھی کہ آپ نے پانی مجھ تک پہنچایا....تو یہ طاقت کا ہونا....پانی کا باہر موجود ہونا، اور گلاس کا ہونا یہ سبب ہے۔ سبب کے ذریعے مدد مانگی جاسکتی ہے، اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے....

جوابِ نمبر (۲): ایک ڈاکٹر صاحب ہیں، اس ڈاکٹر صاحب کو کوئی یہ نہیں کہتا کہ مجھے شفاء دے.... میرے سر میں درد ہوا.... یا آپ کے سر میں درد ہوا

تو آپ کو فوراً ایک آدمی مشورہ دے گا کہ فلاں ڈاکٹر کے پاس چلے جاؤ، یہ کہتا ہے کہ نہیں کہتا....؟ کیوں....؟ اس لئے کہ ڈاکٹر تجھے دوائی دے گا، اور دوائی کے بعد تجھے آرام آئے گا، یہ ڈاکٹر کا دوائی دینا یہ سبب ہے، اگر ڈاکٹر دوائی نہ دے، شفا ہو سکتی ہے....؟ مجھے بتاؤ....؟ (نہیں) تو ڈاکٹر نے جو شفا دی ہے وہ سبب کے ذریعے سے دی ہے، ڈاکٹر تو بغیر سبب کے شفا نہیں دے سکتا، تو سبب کے ذریعے کسی سے مدد مانگنا کفر نہیں، ہاں.... سبب کے بغیر مانگنا کفر ہے۔ دیکھئے! ہم اللہ سے کہہ سکتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں شفا دے، اس میں کوئی سبب نہیں، کیونکہ بغیر دوائی کے اللہ شفا دے سکتا ہے، ہم اللہ سے کہتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں بیٹا دے، بغیر طاقت ہونے کے.... اپنے پاس طاقت نہیں، لیکن اللہ سے بغیر طاقت کے دعا کی جا سکتی ہے.... کہ اے اللہ ہمیں اولاد دے.... حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر نوے سال سے زیادہ تھی، طاقت کوئی نہیں تھی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال تھی، بیوی کی عمر نوے سال تھی، میاں بیوی کوئی طاقت نہیں رکھتے تھے.... بچہ پیدا کرنے کے لئے.... لیکن اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ بچہ دیدے، اللہ نے اسی حالت میں انہیں بچہ دے دیا تو معلوم ہوا کہ سبب کے بغیر مدد اللہ دے سکتا ہے، کہ بچہ بچی دینے کی طاقت، آدمی میں صحت، میاں بیوی کی.... نہ بھی ہو، تب بھی بچہ بچی مل سکتی ہیں۔

دیکھو، سبب کیا ہے کہ میاں بیوی کے ساتھ بچہ ملتا ہے.... لیکن آدم علیہ السلام بغیر ماں اور باپ کے پیدا کئے، سبب کوئی نہیں.... عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا کئے.... سبب کوئی نہیں، تو سبب کے بغیر مدد اللہ دیتا ہے، اور سبب کے ساتھ مدد بندوں سے آدمی مانگ سکتا ہے.... ڈاکٹر سے کہتا ہے، ڈاکٹر جی! میرے سر میں درد ہے، کچھ کرو، کیا مطلب ہے کہ ڈاکٹر جی دوائی دو.... یہ مطلب نہیں کہ ڈاکٹر جی شفا دو، اس لئے کہ شفا تو ڈاکٹر کے بھی اختیار میں نہیں، ڈاکٹر تو آگے دوائی کا محتاج ہے۔ وہ شفا کیسے دے سکتا ہے....؟ ڈاکٹر تو حیلہ کرے گا، حیلہ کسی سے کروانا، حیلہ کرنا، یہ کوئی شرک نہیں ہے، یہ سبب کے ذریعے مدد ہے، جو مدد سبب کے ساتھ مانگی جاتی ہے، اس کا مانگنا شرک نہیں۔

اللہ کے سوا بغیر سبب کے کسی سے مدد مانگنا شرک ہے:

جو مدد بغیر سبب کے مانگی جاتی ہے، اس کا مانگنا شرک ہے۔ ہم پیر کی قبر پر جا کر کہیں میری مشکل حل کردے، درمیان میں سبب کوئی نہیں، یہ شرک ہے.... ہم پیر کی قبر پر کہیں کہ مجھے شفا دیدے، درمیان میں سبب کوئی نہیں، یہی شرک ہے، ہم پیر سے کہہ دیں مجھے لڑکا دیدے، درمیان میں سبب کوئی نہیں، یہی شرک ہے.... ہم پیر سے کہہ دیں میری بگڑی بنادے، پیر قبر میں پڑا ہے، اور ہم کہتے ہیں کہ میری بگڑی یہاں آکر بنادے.... درمیان میں سبب کوئی نہیں.... یہ شرک ہے۔ تو میں اگر اس دنیا میں کسی آدمی سے کوئی مدد مانگوں، یہ سبب کے ساتھ ہے، مجھے پتہ ہے کہ یہ آدمی جو کام میرا کرے گا، اس میں خود بھی طاقت نہیں، اس کو بھی طاقت اللہ نے بخشی ہے۔ آگے اس کا وسیلہ موجود ہو، پھر یہ میری مدد کر سکتا ہے، لیکن جو مدد بغیر وسیلہ کے.... اور بغیر طاقت کے ہو سکتی ہے.... وہ اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

اللہ سبب کے بغیر مدد دیتا ہے۔ چابی نہ ہو، تالا کھول سکتا ہے۔ میاں بیوی نہ ہو، بچے دے سکتا ہے۔ دوائی نہ ہو، شفا دے سکتا ہے۔ اور کوئی آسرا بظاہر نہ ہو، آسرا پہنچا سکتا ہے۔ پانی میں کشتی نہ ہو، تو بغیر کشتی کے آدمی کو بچا سکتا ہے۔ بغیر کسی حیلے کے اللہ مدد دے سکتا ہے۔ انسان جو مدد دیتا ہے، یہ انسان تو خود اللہ کا محتاج ہے۔

جو خود محتاج ہو کر کسی کو مدد دے.... نہ وہ خالق ہوتا ہے، نہ وہ قادر ہوتا ہے، نہ وہ داتا ہوتا ہے، نہ وہ مالک ہوتا ہے، نہ وہ حاجت روا ہوتا ہے، نہ وہ مشکل کشا ہوتا ہے، بلکہ مشکل کشا وہ ہوتا ہے.... جو بغیر سبب کے مدد کرتا ہے، اور وہ اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔

حضرت علیؓ مشکل کشا کیسے....؟

کوئی آدمی حضرت علی المرتضیٰؓ کو مشکل کشا کہے، تو ان سے یہ پوچھو کہ کیا علیؓ مشکل کشا تھے....؟ کہ حضرت علیؓ تو خود مشکلوں میں پھنسے رہے ہیں....؟ حضرت علیؓ پر یہ مشکل آئی تھی یا نہیں....؟ کہ شادی کا وقت ہے، انہوں نے دو اونٹ پال رکھے تھے، حضرت حمزہؓ نے ان دونوں اونٹوں کو ذبح کر دیا.... اس وقت دین میں شراب حرام نہیں ہوئی تھی، نشہ میں حضرت حمزہؓ نے دونوں اونٹوں کے گلے پر چھری چلا دی.... اب دیکھو کہ جب حضرت علی المرتضیٰؓ نے اونٹ

پالے تھے....شادی کے خرچ کے لئے ....تو جب حضرت علیؓ کو پتہ چلا کہ میرے اونٹوں پر میرے چچانے چھری پھیردی ہے،تو حضرت علیؓ روتے ہوئے رسول اللہ کے پاس آئے،اور آکر شکایت کی کہ یارسول اللہ میرے چچانے میرے اونٹ ذبح کردیئے ہیں،حضورؐ شکایت سن کر چچاکے پاس چلے آئے،تو چچاکو دیکھا کہ نشے کی حالت میں ہے۔تو رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات نہیں کی،اور بغیر بات کئے واپس آگئے....حضرت علی المرتضیٰؓ نے عرض کیا یارسول اللہ!آپ میرے کام کیلئے آئے تھے،اور چچاکو کچھ بھی نہیں کہا...تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ حمزہؓ نشے میں تھے....اور اگر نشے کی وجہ سے میری بات کا غلط جواب دے دیتا تو کافر ہوجاتا، اس لئے میں خاموش ہوکر واپس آگیا،حضرت علیؓ رونے لگے،یہ واقعہ بخاری شریف میں ہے، جو حدیث کی کتابوں میں سے ہے....جو آدمی خود روتا ہے،وہ تیرا مشکل کشا کیسے ہوسکتا ہے ....؟جس کے اوپر خود مشکل آئی،وہ مشکل کشا کیسے ہوسکتا ہے،مشکل کشائی کیسے کرسکتا ہے....؟

اب دیکھئے حضرت علی المرتضیٰؓ پر خود مشکل آئی،کہ ان پر عبدالرحمٰن ابن ملجم رافضی نے حملہ کیا...قاتلانہ حملہ کیا تو حضرت علیؓ شہید ہوگئے،اپنی شہادت کو روک نہ سکے،اور آج پاکستان کا بدعتی اور کچے عقیدے والا.... یاعلی!یاعلی!کہتا ہے۔علی کو مشکل کشا کہتا ہے،میں حیران ہوتا ہوں کہ جو علیؓ اپنے بچوں کو یعنی حسن وحسین کی مشکلوں کے وقت مدد نہ کرسکے کہ کربلا کے میدان میں حضرت حسینؓ شہید کردیئے گئے،ان کے ٹکڑے کردئے گئے،ان کے بچوں کے ٹکڑے ہوگئے،اب دیکھئے!جو اپنے بچوں کی مدد نہ کرسکے،تو یہ اتنی بڑی جہالت ہے....کہ اللہ کے سواکسی کو مدد کے لئے پکارنا...اور مدد کے لئے اس کا پکارنا....جو خود اپنی مدد کے لئے خدا کا محتاج ہے....وہ تیری مدد کیسے کرسکتا ہے،میری بات آپ کو سمجھ میں آرہی ہے....؟

میرے بھائیو!توحید کا موضوع خشک ہوتا ہے،اس موضوع کو سن کر عام لوگ حیران ہوتے ہیں....کہ یار یہ خشک مضمون شروع کردیا،لیکن اسی خشک مضمون کو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے بیان کیا،اور پھر ان کو تو لوگوں نے گھروں سے نکالدیا،ہمیں تو کوئی گھروں سے نہیں نکالتا،یہ اللہ کا شکر ہے،کہ ہماری بات سن لی جاتی ہے۔اسی جرم میں ہمارے نبی کو پتھر مارے گئے،کہ اس نبیؐ نے توحید کو بیان کیوں کیا....؟

داتا کا مطلب ومفہوم:

اب دیکھیں ....حضرت خواجہ علی ہجویریؒ لاہور والے .... بہت بڑی ہستی اور بزرگ گزرے ہیں،جن کو عام طور پر "داتا گنج بخش" کہا جاتا ہے،داتا فارسی کا لفظ ہے،فارسی میں "داتا" کہتے ہیں "دینے والے کو"....اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کا داتا کون ہے....؟اور ہمارا داتا کون ہے؟....

حضور ﷺ خود فرماتے ہیں....**انما انا قاسم واللہ یعطی**

(میں تو تقسیم کرنے والا ہوں،دینے والا میرا اللہ ہے)

عربی زبان میں جس کو یعطی کہتے ہیں....فارسی میں اس دینے والے کو"داتا" کہتے ہیں، عربی میں یعطی کہتے ہیں دینے والے کو،تو حضور ﷺ یہ فرماتے ہیں کہ میرا داتا تو اللہ ہے ،اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں،اب دیکھئے!

حضور ﷺ کے داتا ہیں اللہ!اور میرے اور آپ کے داتا ہوں گلی گلی میں،شہر شہر میں،کوچہ کوچہ میں،بلکہ جو داتا حضور ﷺ کا ہے،وہی ہمارا داتا ہونا چاہئے۔

حضرت علی ہجویریؒ خود اولاد سے محروم:

میرے دوستو!اب دیکھئے خواجہ علی ہجویری کتنے بڑے بزرگ گزرے ہیں....؟ساری زندگی اللہ کی عبادت کی،لیکن اللہ نے ان کو اولاد نہیں دی،اگر دینے والے ہی وہ ہوتے تو آج پورے پاکستان کے کچے عقیدے والے لوگ لاہور جاکر ان کی قبر پر اولاد کیوں نہ مانگتے....؟سوال پیدا ہوتا ہے جس کے پاس خود اولاد نہیں....وہ آپ کو اولاد کیسے دیں گے....؟وہ جو اللہ کے ولی تھے....ولی برحق تھے،قطب عالم تھے،اور بہت بڑا انہوں نے کام کیا،پنجاب اور برصغیر میں ان کے قدموں کی بدولت دین روشن ہوا،ان کی وجہ سے دین چمکا،ان کی وجہ سے اسلام پھیلا،ان کی وجہ سے روشنی اسلام کی پورے ہندوستان میں پھیلی،اس میں کوئی شک نہیں،لیکن دینے والا ان کو بھی اللہ تھا،اور دینے والے نے ان کو اولاد نہیں دی،اور آج ہمارے پاکستان کی کچے عقیدے والی عورتیں ان کی قبر پہ جاکر کہتی ہیں....دے پتر تے لے ککڑ،وہ خود اپنے آپ کے لئے تو بچہ نہیں لے سکے....بیٹا!اور تمہیں وہ بیٹا دیں گے۔کتنی بڑی ہستی تھے۔داتا کا معنی دینے والا....اور دینے والا ہمارا تو اللہ ہے۔اور نبیوں کا کون ہے....؟اللہ!اور ولیوں کا داتا کون ہے....؟اللہ!تو ہمارا داتا بھی اللہ ہے۔حضرت شیخ ہجویری رحمۃ اللہ

علیہ ولیٔ وقت تھے۔ولی ہونا، کامل ہونا، بزرگ ہونا، قطب ہونا اور ابدال ہونا اپنی جگہ، لیکن داتا اللہ کے سوا کوئی نہیں۔داتا صرف اللہ ہے۔خواجہ علی ہجویریؒ اللہ کا نیک بندہ ہے۔ولی کامل ہے، قطب وقت ہے، اس کے قدموں کی بدولت ہندوستان میں اسلام پھیلا، لیکن دینے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں۔

حضرت سلطان باہوؒ اولاد سے محروم:

آپ دیکھیں.... حضرت خواجہ سلطان العارفین سلطان باہوؒ کا نام آپ نے سنا ہوگا۔بہت بڑی ہستی گزری ہے۔لیکن ان کی اپنی کوئی اولاد نہیں، اور اس وقت جوان کا سجادہ نشین ہے (فیاض الحسن) اس کی بھی کوئی اولاد نہیں ہے اور عورتیں اس سے مدد مانگنے جاتی ہیں کہ ہمیں بیٹا دو اور خود اس کی اپنی اولاد نہیں۔

حکیم الامتؒ کو بھی اللہ نے اولاد نہیں دی:

اب دیکھو، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ حکیم الامت ہیں، امت کے حکیم ہیں، بڑی بڑی کتابیں لکھیں، ساری دنیا کو نسخے بتائے، بہشتی زیور کی شکل میں.... کہیں طبِّ نبویؐ کی شکل میں، اور کہیں بیاض محمدی لکھی، اور کہیں اعمال قرآنی لکھی، چنانچہ پوری دنیا کو ہر مسئلے کا حل بتا دیا، لیکن ان کی اپنی کوئی اولاد نہیں، ساری دنیا کو درس دیا حکمت کا، توحید کا، طب کا، نسخے بتائے، اور ایسی دانائی اور حکمت کی باتیں بتائیں، لیکن خود ان کو اللہ نے اولاد نہیں دی۔معلوم ہوگیا کہ کسی کا حکیم ہونا، کسی کا حکمت والا ہونا، کسی کا ولی کامل ہونا، کسی کا نسخہ بتانا، اس بات کی دلیل نہیں ہوتا کہ وہ مالک ومختار ہوگیا، بچہ بچی دینے والا ہوگیا، ایسی بڑی بڑی ہستیوں کو خدا نے اولاد نہ دے کر دنیا کو بتا دیا کہ یہ خزانے میرے پاس ہیں۔ان کے پاس نہیں ہیں۔میرے سوا کسی کو کوئی اولاد نہیں دے سکتا۔

حضورؐ بھی اپنے بچے کو نہ بچا سکے:

اور اب خود حضور علیہ السلام کی ذات اقدس کو دیکھئے.... چار صاحبزادیاں، تین صاحبزادے حضور ﷺ کے ہیں، صاحبزادیاں بڑی ہیں اور صاحبزادے چھوٹے ہیں۔صاحبزادیاں زندہ رہیں، اور صاحبزادے فوت ہوگئے، دو پہلے بچے فوت ہوگئے، پھر تیسرا بچہ اللہ نے دیا تو وہ جب بیمار ہوا.... حدیث شریف میں موجود ہے.... کہ رسول اللہ ﷺ کی گود میں ابراہیم علیہ

السلام ان کے صاحبزادے ہیں اور وہ بیمار ہیں، ان کی جان نکل رہی ہے، اتنا بخار ہے حضور کے بیٹے کو.... اب دیکھو، حضور علیہ السلام اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں میں لئے بیٹھے ہیں، بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضورؐ نے اپنے بیٹے کو خطاب کر کے فرمایا.... یا ابراھیم! اے ابراہیم انا بفراقک لمحزونین۔بیٹے! ہم تیری جدائی کے غم میں بڑے پریشان ہیں۔

حضورؐ اپنے بیٹے کے غم میں پریشان ہیں، اور ادھر مکہ مکرمہ میں چوک میں ابو جہل لوگوں کو جمع کر کے خطبہ دے رہا ہے، اور خطبہ دے کر کہتا ہے کہ.... اس محمدؐ کی اولاد نہیں بچے گی۔دیکھو! اللہ نے پہلا بیٹا دیا وہ بھی لے لیا، پہلا بیٹا ہوا وہ بھی چلا گیا، پھر دوسرا بیٹا تھا وہ بھی فوت ہوگیا، اب یہ تیسرا بیٹا ہے یہ بھی مرجائے گا۔(نعوذ باللہ) جب پیغمبر علیہ السلام کی نرینہ اولاد نہیں بچے گی، پیغمبر کا بیٹا کوئی نہیں بچے گا تو نبی کی نبوت محمدیہ (نعوذ باللہ) ختم ہوجائے گی۔یہ ابوجہل پروپیگنڈہ کرتا تھا۔حضور علیہ السلام کو اس پروپیگنڈہ کا علم ہوا.... کہ یہ کہتا ہے، کہ اس محمدؐ کا یہ بیٹا بھی نہیں بچے گا، تو حضور علیہ السلام کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور رو کر کہا کہ اے اللہ! تو نے اپنے دشمنوں کو کتنے کتنے بچے دیے.... اور میں تیرا آخری رسول ہوں اور مجھے تو نے جو بچے دیے وہ اٹھا لیے۔یہ ایک آخری بچہ ہے، یہ بھی تو مجھ سے لے رہا ہے۔پیغمبرؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، لیکن حدیث میں ہے کہ شام کو وہ بچہ بھی فوت ہوگیا، اور پیغمبرؐ اپنے بچہ کو نہیں بچا سکے، معلوم ہوگیا کہ بچہ کو بچانا اللہ کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں۔

من گھڑت عقائد:

اور یہاں غلط لوگوں نے حضرت پیران پیر کی طرف یہ عقیدہ منسوب کردیا کہ ایک ان کے پاس عورت آئی اور اس عورت نے کہا کہ میرا ایک بچہ تھا، عزرائیل نے اس کی جان نکال لی، میں رو رہی ہوں، میں رو رہی ہوں، اتنے عرصے سے بچہ نہیں تھا، بچہ ملا تو عزرائیل لے گیا، تو پیران پیرؒ نے اسی وقت عزرائیل کو بلایا، اور بلا کر اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا، اور ان سے روحوں کا تھیلا جب چھینا، تو سارے مردے قبروں سے نکل کر بھاگ گئے.... دیکھو بھائی! کتنا غلط عقیدہ ہے، یعنی رسول اللہ ﷺ اپنے بیٹے کو نہیں بچا سکے، پیغمبرؐ نے تو عزرائیل سے روحوں کا تھیلا نہیں چھینا، پیغمبرؐ کے پاس تو فرشتے آتے ہیں، اور پیغمبرؐ روح کو روک نہیں سکتے، اور پیران پیرؒ کے پاس وہ عورت آئی، اور

روحوں کا تھیلا انہوں نے چھین کر سارے مردے زندہ کر دیئے۔اس سے بڑا شرک دنیا میں کیا ہوگا....؟اس سے بڑا کفر دنیا میں کیا ہوگا....؟ جو اولیاء اللہ کے نام پر دنیا میں جاری ہے۔

ایک عقیدہ یہ غلط مشہور ہوگیا کہ حضرت مائی رابعہ بصریؒ حج کرنے گئیں تو خانہ کعبہ تین میل باہر نکل آیا استقبال کرنے کے لئے حالانکہ حقیقت کیا ہے....؟ خود حضور علیہ السلام صلح حدیبیہ کے موقع پر گئے، چار چھ میل باہر پیغمبرؐ حدیبیہ کے مقام پر بیٹھے رہے، ابوسفیان مکے کے سردار نے کہا کہ محمد ﷺ عمرہ نہیں کرسکتے، پیغمبرؐ پریشان ہوکر چھ میل کے فاصلے سے واپس چلے گئے۔ چار سو میل کا سفر کر کے رسول اللہ ﷺ آئے، اور مکے میں آپ کو داخل نہیں ہونے دیا گیا، چھ میل باہر پیغمبرؐ بیٹھے رہے، اور اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ واپس چلے گئے۔ پیغمبرؐ کے لئے تو خانہ کعبہ استقبال کرنے نہیں آیا، مائی رابعہ بصری کے لئے آگیا....؟ دیکھو بھائی! کتنا غلط عقیدہ ہے....؟ کہ رسول اللہ کے لئے تو کعبہ نہیں آتا، مائی رابعہ بصری کے لئے آجاتا ہے، یہ جہالت کے وہ عقیدے ہیں کہ جن سے شرک نے جنم لیا، اور انہی عقیدوں سے شرک پیدا ہوتا ہے.... کہتے ہیں حضور علیہ السلام معراج کی رات آسمانوں پر گئے تو حضور ﷺ کو آسمانوں پر چڑھتے ہوئے تکلیف ہوئی۔ تو پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے آکر حضور کو کندھا دیا، اب دیکھو! جب ہم تاریخ کی کتابیں پڑھتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ حضورؐ کی وفات کے تین سو سترہ سال بعد پیران پیر پیدا ہوئے تین سو سترہ سال بعد پیران پیر آئے دنیا میں، اور وہ پونے چار سو سال پہلے ہی نبی کو کندھا دینے کے لئے چلے گئے، کتنا غلط عقیدہ ہے....؟ ان عقائد کی وجہ سے شرک ہمارے دماغوں میں رچ گیا ہے۔

پہلی امتوں کا شرک:

پہلی امتوں میں شرک یہ تھا کہ لوگ پتھر کو، مورت کو سجدہ کرتے تھے اور ان کو شرک سے ہٹانا بڑا آسان تھا، لیکن آج کے دور میں شرک سے ہٹانا بڑا مشکل ہے، کیونکہ پہلی امتوں میں شرک ہوتا تھا.... بتوں کا نام لے کر۔ لات وہبل.... پتھر کی مورتیں ہیں، نبیوں نے آکر کہا مورتیوں کو سجدہ نہ کرو، وہ کہتے تھے کیوں سجدہ نہ کریں....؟ تو نبی کہتے تھے.... کہ یہ پتھر کیا دے سکتے ہیں تمہیں....؟ بات بڑی آسان تھی، ان کو بات سمجھ میں آجاتی تھی، آج وہ کام جو اس دور میں لوگ پتھروں سے لیتے تھے وہی کام آج ولیوں سے لیا جانے لگا ہے، تو وہ لوگ پتھر کی مورتیوں کو پکارتے تھے، اور آج پکارا

جاتا ہے ولیوں کو، آپ جب کسی کو کہتے ہیں کہ یا اللہ کے مقابلے میں کسی کو نہ پکارو، تو کہتے ہیں یہ ولی کا منکر ہے، یہ نبی کا منکر ہے، یہ نبی کا گستاخ ہے، یہ ولی کا گستاخ ہے، یعنی اس زمانے میں کوئی پتھروں کا گستاخ نہیں کہتے تھے، کوئی مورتیوں کا گستاخ نہیں کہتے تھے۔ تو معلوم ہوا کہ جو شرک آج کے زمانے میں ہے، اس سے بڑا شرک کائنات میں پیدا نہیں ہوا۔

مشرکین مکہ اور آج کے مشرک میں فرق:

قرآن کہتا ہے کہ.... فاذا رکبوا في الفلک دعو اللّٰہ مخلصین لہ الدین مکے کے مشرک کرتے تھے، لیکن جب وہ کشتی میں سوار ہوتے تھے اور کشتی دریا کے درمیان میں جاکر جب ڈوبنے لگتی تھی، تو وہ کہتے تھے اے اللہ! اس کشتی کو تیرے سواء کوئی بچا نہیں سکتا، حالانکہ قرآن کہتا ہے....

فاذا رکبوا فی الفلک دعو اللّٰہ مخلصین لہ الدین

اور اس کے بعد قرآن کہتا ہے کہ جس وقت وہ کشتی سے بچ جاتے تھے تو پھر اپنے بتوں میں مشغول ہوجاتے تھے، پھر بتوں کی پرستش کرتے تھے، لیکن آج کے مشرک کو دیکھو، یہ شرک میں اتنا سخت ہے جو کشتی ڈوبتی ہوئی پر بیٹھ کر بھی کہتا ہے.... "معین الدین چشتیؒ لگادے پار کشتی" پیر دستگیر کو کہتا ہے کشتی پار لگادے، مکے کا مشرک ڈوبتی ہوئی کشتی کے موقع پر تو خدا کو یاد کرتا تھا، لیکن آج کا مشرک ڈوبتے وقت بھی خدا کو یاد نہیں کرتا، اس سے بڑا مشرک کائنات میں پیدا نہیں ہوسکتا۔ جب تک ہم اس عقیدے کی اصلاح نہیں کریں گے، ہمارے کلمے کا کوئی فائدہ نہیں، ہماری نمازوں کا کوئی فائدہ نہیں، اور ہمارے ذکر کا کوئی فائدہ نہیں۔

یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے کس نے بچایا تھا؟

ایک مسئلہ بڑا اہم.... بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ علمائے دیوبند جو اپنے آپ کو اہل سنت کہتے ہیں، یہ اولیاء کو نہیں مانتے، اولیاء کو ماننے کا یہ طریقہ ہے کہ ان کو سجدہ کریں؟ اولیاء کو ماننے کا یہ طریقہ ہے کہ ہم ان کو مشکل کے وقت پکاریں؟ اگر مشکل کے وقت کسی نبی اور کسی ولی کو پکارنا جائز ہوتا.... تو میں سوال کرتا ہوں کہ حضرت یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں گئے تھے، تو قرآن کہتا ہے.... کہ یونس علیہ السلام

نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ کو پکارا تھا، اگر کسی نبی اور ولی کو پکارنا جائز ہوتا تو پیغمبر مچھلی کے پیٹ میں کہتے.....اے نوح! تو میرا باپ دادا ہے.....مجھے بچا! اے آدم! تو مجھے بچا.....

اے زکریا! تو مجھے بچا.....اے شیث علیہ السلام! تو مجھے بچا.....لیکن یونس علیہ السلام نے کس کو پکارا...قرآن کا سترہواں پارہ کھولو، قرآن کہتا ہے.....

وذالنون اذذهب مغاضباً فظن ان لن نقدر عليه فنادىٰ فى الظلمٰت.....

یونس مچھلی کے پیٹ میں، رات کا اندھیرا ہے، پانی کا اندھیرا ہے، اور مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا ہے، ان تینوں اندھیروں میں یونس علیہ السلام نے اللہ کے سامنے رو کر کہا.....

لاالٰہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین

اے اللہ! تیرے سوا مجھے کوئی بچا نہیں سکتا۔

معلوم ہوا کہ یونس پیغمبر ہے، اور اگر کسی پیغمبر کو پکارنا جائز ہوتا، تو مچھلی کے پیٹ میں یونس پہلے گزرے ہوئے نبیوں کو پکارتا، ان کی قبروں کو پکارتا، معلوم ہوا کہ پیغمبروں نے بھی اللہ کو پکارا ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی مشکل کے وقت اللہ کو پکاریں، اللہ کے سواء کوئی پکار نہیں سنتا۔ اور پھر قرآن نے کتنی عجیب بات کہی.....کہ حضرت یونس علیہ السلام وحی کا انتظار کئے بغیر دریا کے کنارے پر آگئے تھے، اور آگے ایک کشتی آئی، پیغمبر کشتی میں بیٹھ گئے، اللہ کو یہ بات پسند نہ آئی، کہ میرا نبی ہو اور وحی کا انتظار کئے بغیر چلا جائے، پیغمبر کشتی میں بیٹھے ہیں، اور کشتی ڈوبنے لگی.... کس کی وجہ سے ڈوبنے لگی....؟ نبی کی وجہ سے! پیغمبر کی وجہ سے، کشتی پیغمبر کی وجہ سے ڈوبتی ہے، اور تو کیا کہتا ہے....''میں پاک پتن تے آن کھلوتی بیڑی میری بنے لا''....اور آج کا مشرک یہ بھی کہتا ہے.....

معین الدین چشتیؒ لگادے پار کشتی!

اور یہاں قرآن کہتا ہے کہ نبی کشتی میں ہے اور نبی کی وجہ سے کشتی ڈوب رہی ہے، اور پھر کیا ہوا توجہ کریں.....پیغمبر کشتی میں سوار ہوا، کشتی ڈوبنے لگی، جب کشتی ڈوبنے لگی، تو کشتی کے ملاح نے کہا.....کہ کوئی یہاں پر نجومی ہے....؟ ایک نے کہا میں نجومی ہوں، اس ملاح نے کہا کہ تم بتا سکتے ہو کہ کشتی کیوں ڈوبتی ہے....؟ تو نجومی نے کہا کہ میرا علم نجوم یہ کہتا ہے کہ کشتی اس لئے ڈوبتی ہے کہ اس کشتی میں ایک ایسا آدمی سوار ہے کہ جو اپنے مالک کی اجازت کے

بغیر آیا ہے، اس لئے کشتی ڈوبتی ہے، قرآن میں ہے یہ واقعہ....قرآن کہتا ہے،

وان يونس لمن المرسلين یونس میرے پیغمبروں میں شامل تھا۔ **اذ ابق الى الفلك المشحون** جس وقت وہ اپنی بستی سے بھاگ کر دریا کے کنارے پر کشتی میں جا کر سوار ہو گیا، **فساهم فكان من المدحضين**

عربی زبان میں ساہم کا معنی ہوتا ہے ''قرعہ ڈالنا'' اس کشتی میں قرعہ ڈالا گیا، جب اس نجومی نے کہا کہ ایک آدمی مالک کی اجازت کے بغیر کشتی میں سوار ہوا ہے، تو ملاح نے کہا کہ قرعہ ڈالو، سارے لوگوں کے نام لکھے، کہ جس کا نام نکل آیا معلوم ہو جائے گا یہ اپنے مالک کی اجازت کے بغیر آیا ہے، اور قرآن کہتا ہے.....**فساهم فكان من المدحضين**

تین مرتبہ قرعہ ڈالا گیا، اور تینوں ہی مرتبہ یونس علیہ السلام کا نام نکلا۔

مجھے بتاؤ کہ پیغمبر کے وجود سے کشتی ڈوب رہی ہے، نبی کی وجہ سے کیوں....؟

اللہ کا حکم نہیں آیا.....!! جب اللہ کا حکم آجاتا ہے تو کشتی بچ جاتی ہے.....

جب حکم نہیں آتا تو وجود پیغمبر کا بھی ہو.....تو کشتی اس کی وجہ سے بھی ڈوب جاتی ہے۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ

آگے قرآن نے اتنی پیاری بات کہی میں کہتا ہوں کہ ایسی بات سن کر انسان حیران ہو جاتا ہے، قرآن نے بڑی عجیب بات کہی.....فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ

قرآن کہتا ہے کہ چالیس دن پیغمبر مچھلی کے پیٹ میں اللہ کے دروازے پہ روتا رہا،

وذالنون اذذهب مغاضباً النون عربی زبان میں مچھلی کو کہتے ہیں۔ **وذالنون**.....اے کملی والے! اس مچھلی والے پیغمبر کو یاد کر۔ **اذذهب مغاضباً** جب وہ اپنی قوم سے غصے ہو کر چلا گیا تھا۔ جب وہ اس بات پر گمان کر گیا تھا.....کہ میں اس قوم پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ **فنادىٰ فى الظلمات** اندھیروں میں نبی اللہ کے سامنے رویا فنادىٰ ندا لگائی، فریاد لگائی۔ تو ندا لگاتا ہے پیر کو.....تو ندا لگاتا ہے ملنگ کو، اور نبی نے ندا لگائی اللہ کو۔ **فنادى فى الظلمات** کیا کہا....؟ **ان لاالٰہ الاانت سبحانک**

اے اللہ! تیرے سوا کوئی قادر نہیں، تیرے سوا کوئی خالق نہیں، تو پاک ہے ان سب

کو تین سوال سکھائے تھے۔ایک سوال تھا کہ اصحاب کہف کن لوگوں کو کہتے ہیں؟۔دوسرا سوال تھا کہ ذوالقرنین کسے کہتے ہیں؟۔تیسرا سوال تھا کہ روح کس کو کہتے ہیں؟۔

مشرکین مکہ نے حضور علیہ السلام سے سوال کئے تھے کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو تینوں سوالوں کا جواب دیں، حضورؐ نے فرمایا میں کل کو جواب دوں گا، کل آئی تو پھر فرمایا کل کو جواب دوں گا، پھر کل آئی تو فرمایا کل کو جواب دوں گا....اسی طرح سترہ دن گزر گئے.... حضورؐ نے نہیں بتایا، تو مشرکین مکہ نے مذاق اڑایا کہ اگر آپ سچے نبی ہوتے (نعوذ باللہ) تو آپ ہمیں یہ ساری باتیں بتا دیتے، حضور علیہ السلام اتنے پریشان ہوئے کہ پریشان ہو کر پیغمبر علیہ السلام پہاڑ پر چڑھنے لگے، کہ میں اپنے آپ کو پہاڑ سے نیچے گراؤں گا، اس لئے کہ میرا خدا کہیں مجھ سے ناراض تو نہیں ہو گیا، اس غصے میں اور اس پریشانی میں پیغمبرؐ پہاڑ پر چڑھنے لگے تو جب اس غصے میں اور اس پریشانی میں پیغمبرؐ پہاڑ پر چڑھنے لگے تو جبرئیل امین قرآن کی یہ وحی لے کر آئے.... پندرہ پارہ، سورہ کہف اٹھا کر دیکھو! قرآن کہتا ہے....

و لا تقولن لشیءٍ انی فاعل ذالک غدا الاان یّشآء اللّٰہ

اے پیغمبر! تو نے ان کو یہ کہا تھا کہ میں کل کو جواب دوں گا، پھر کہا کل کو جواب دوں گا، اپنے کل کے ساتھ تو نے ''انشاء اللہ'' کا لفظ کیوں نہیں کہا....؟ تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ اگر اللہ نے چاہا تو کل کو جواب دوں گا، اس لئے خدا ناراض ہو گیا تھا اور خدا نے سترہ دن تک وحی نہیں اتاری، معلوم ہوا کہ جو پیغمبرؐ چاہتا ہے وہ نہیں ہوتا....ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے۔چنانچہ اللہ نے چاہا تو سترہ دونوں کے بعد وحی آئی اور نبی نے کیا چاہا تھا....؟ کہ دوسرے دن وحی آجائے ،وحی نہیں آئی....معلوم ہوا کہ یہ غیب کی خبر کا نبی کو بتایا جانا غیب کی پوشیدہ بات کا نبی کو علم ہو جانا یہ اللہ کے اختیار میں ہے، یہ پیغمبر کا معجزہ ہے، لیکن جب اللہ چاہتے ہیں اس وقت صادر ہوتا ہے۔اور دوسری طرف دیکھئے کہ اللہ نے چاہا تو نبی نے انگلی سے اشارہ کیا، چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے.... نبی نے بھی چاہا چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، لیکن مشرکین مکہ نے کیا کہا تھا....؟ کہ اے پیغمبرؐ! ہم تجھے نبی تب مانیں گے جب آپ ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر دکھائیں گے، تو پیغمبر کے اختیار میں نہیں تھا اللہ نے نہیں چاہا تو نہیں ہوا۔

اللہ نے چالیس سال بعد یعقوبؑ کو بتا دیا:

اب دیکھو، یوسف علیہ السلام کو باپ سے لے کر بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا، تین میل کا فاصلہ تھا، یعقوب علیہ السلام کو پتہ چلا کہ میرا بیٹا تین میل کے فاصلے پر ہے....؟ (نہیں) کیوں....؟ اللہ نے نہیں بتایا، تین میل کے فاصلے پر بیٹا کنویں میں پڑا ہے باپ گھر میں روتا ہے، بیٹا بھی پیغمبر ہے باپ بھی پیغمبر ہے، دونوں پیغمبر ہیں، لیکن باپ کو یہ پتہ نہیں کہ میرا بیٹا تین میل کے فاصلے پر ہے....وہ بھی پیغمبر یہ بھی پیغمبر، اور جس وقت اللہ نے چاہا تو پھر ایسے بتایا کہ سینکڑوں میل دور مصر کا علاقہ ہے، مصر کے تخت پر یوسف علیہ السلام بادشاہ بنتے ہیں، اور ادھر قافلہ جاتا ہے، قافلہ واپس آنے لگا....تو یوسف علیہ السلام نے اپنی قمیص اتار کر اپنے قافلے والوں کو دے دی، جو بھائی تھے ان کو دے دی، اور کہا بھائیو! میرا باپ میرے غم میں بڑا پریشان ہے، یہ میری قمیص میرے باپ کی آنکھوں پر ڈال دینا، میرا باپ چالیس سال رو رو کر نابینا ہو گیا ہے، میرے باپ کی آنکھوں پہ یہ چادر ڈالنا، قمیص میری ڈالنا تمہارا کام ہے....اور آنکھوں کی بینائی کو دوبارہ لوٹانا خدا کا کام ہے، یہ قرآن کہتا ہے کہ.... **اذھبوا بقمیصی ھذا فالقوہ علیٰ وجہ ابی یات بصیراً** کہ میرے باپ کی آنکھوں پہ قمیص میری ڈالنا تمہارا کام ہے، بینائی واپس لوٹانا خدا کا کام ہے۔اور ادھر پیغمبر نے قمیص بھیجی، اور خود سینکڑوں میل دور تھے، کنعان کا علاقہ ہے، یعقوب علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے، ادھر قمیص چلی، ادھر پیغمبر اٹھ کر بیٹھ گیا، اور کیا کہا یعقوب علیہ السلام نے....قرآن کہتا ہے۔ **انی لاجد ریح یوسف لولآان تفندون** اور بیٹو! مجھے بوڑھا کھوسٹ اگر نہ کہو، تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج چالیس سال بعد مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔مجھے بتاؤ! تین میل کے فاصلے پر بیٹا کنویں میں تھا، نبی کو پتہ نہیں تھا، کیوں....؟ اللہ نے نہیں چاہا تھا اللہ آزمائش کرنا چاہتے تھے اور جب خدا نے چاہا چالیس سال کے بعد ہزاروں میل دور سے قمیص چلتی ہے پیغمبر کو بتا دیا کہ تیرے بیٹے کی قمیص آرہی ہے، اور اس کی خوشبو آرہی ہے....یہ بتانے والا کون ہے....؟ اللہ!

ابراہیمؑ سے چھری کیوں نہ چلی؟

ایک آخری بات توجہ سے سماعت فرمائیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلانے کا حکم اللہ نے دیا....اللہ نے فرمایا....ابراہیمؑ! گلے پہ چھری چلا۔چھری چلانے والا کون

ہے ....؟ (پیغمبر!) چھری سہنے والا کون ہے ....؟ (پیغمبر!) اسماعیل بھی چاہتے ہیں چھری چل جائے، ابراہیمؑ بھی چاہتے ہیں چھری چل جائے۔ کیا ان کو پتہ تھا چھری نہیں چلے گی....؟ (نہیں) اگر پتہ تھا تو امتحان کیسا....؟ امتحان تو تب ہوگا کہ پتہ نہ ہو چھری چلے گی یا نہیں چلے گی، اللہ نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ بیٹے کے گلے پہ چھری چلا، ان کو یہ پتہ تھا کہ چھری نہیں چلے گی، اگر پتہ تھا تو امتحان کیسا....؟ اگر یہ پتہ ہو کہ میں کنویں میں چھلانگ لگاؤں تو ڈوبوں گا نہیں ....اگر چھلانگ لگا دے تو کوئی کمال ہے....؟ (نہیں) کمال تو تب ہے کہ یہ پتہ نہ ہو....تو اللہ نے ابراہیمؑ کو فرمایا کہ بیٹے کے گلے پہ چھری چلا، تو نبی چھری تیز کرنے لگا....بیٹے سے کہا بیٹا اللہ کا حکم ہے چھری چلاؤں....تو بیٹے نے کہا....**یآابت افعل ماتؤمر**....ابا جی چھری چلاؤ....

ستجدنی انشآء اللّٰہ من الصابرین ....

تم مجھے صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے۔ میں صبر کروں گا۔

چنانچہ دیکھئے، پیغمبر اپنے بیٹے کو کپڑے پہنا کر باہر جنگل میں لے گئے، مقام منٰی کے قریب لے گئے اور بیٹے کو نیچے لٹا دیا، اور نیچے لٹا کر اس کے گلے پہ نبی چھری چلانا چاہتا ہے۔ توجہ کریں....نبی نے چھری تیز کر رکھی ہے، بیٹا نیچے لیٹا ہوا ہے....بیٹا بھی پیغمبر، باپ بھی پیغمبر....کیوں....؟ اس لئے کہ جو چاہا اسماعیل نے....جو چاہا ابراہیم نے اس طرح نہیں ہوا، اسی طرح ہوا جس طرح چاہا خدا نے ....دیکھو دونوں پیغمبر ہیں، دونوں ایک کام چاہتے ہیں ہو جائے لیکن نہیں ہوتا۔ اور تو ہر نبی، ہر ولی کو مختار کل کہتا ہے۔ مختار کل کا معنی ہر چیز کا اختیار....تو مجھے بتاؤ ان چیزوں کا اختیار تھا....دونوں نبیوں کو....کہ چھری چلائیں....؟ بیٹا بھی چاہتا ہے چھری چلے، باپ بھی چاہتا ہے چھری چلے، تو کیا ہوا....؟ پیغمبر نے چھری کو اٹھا کر پتھر پہ پھینک دیا کہ میں نے اتنا تجھے تیز کیا....تو نہیں چلتی، تو زبان حال سے چھری نے کیا کہا....کہ خلیل! تیری مانوں یا جلیل کی مانوں....تو اللہ کا حکم کیا تھا....چھری نہیں چلی....اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ولی ولی ہوتا ہے، اس کے ہاتھ سے کرامت کیسے کرامت ہوتی ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اپنی بیرک میں اللہ کا قرآن پڑھ رہے ہیں اور چکی خود بخود چلتی جا رہی ہے....یہ کرامت ہے....اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن اور صاحبِ قرآن

بمقام:-..................مسجد قطب الدین جھنگ صدر

مؤرخہ:-..................۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن اور صاحبِ قرآن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَلَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَامُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ.... اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا....

وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ.

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

ایک ایک آیتِ قرآن کی تلاوت کرنا
جان پر کھیل کر اظہارِ صداقت کرنا
جھنگ والے نے بتایا بزبانِ جرأت
زندگی کیا ہے؟ تمنائے شہادت کرنا
اس نے جو لفظ سرِ سینۂ صحرا لکھا
مٹ سکے گا نہ ہواؤں سے کچھ ایسا لکھا
اس نے ایماں سے چمکتی ہوئی پیشانی پر
خون سے اپنے صحابہؓ کا قصیدہ لکھا

تمہید: میرے واجب الاحترام! قابل صد احترام علماء کرام! جامع مسجد قطب الدین جھنگ صدر کے غیور نوجوانوں اور دوستو! آج یہاں ۲۶ رمضان المبارک، ختم

قرآن کے موقع پر یہ عظیم الشان تقریب منعقد ہو رہی ہے۔ میں اس پروگرام میں زیادہ لمبی چوڑی گفتگو آپ کے سامنے پیش نہیں کرنا چاہتا، ختم قرآن کا موقع ہے تو مجھے یہ چاہئے کہ اسی عنوان پر آپ کے سامنے گفتگو کروں، کیونکہ قرآن ایک سمندر ہے، اور اس سمندر سے میں کچھ موتیوں کو چنوں اور آپ کی جھولی میں ڈال دوں.... قرآن ایک سمندر ہے، اور میرا جی چاہتا ہے کہ میں اس سمندر میں غوطہ لگاؤں اور وہاں سے کچھ موتی نکال کر آپ کی جھولی میں ڈال دوں۔ یہ ختم قرآن کا موقع ہے۔

قرآن وصاحب قرآن میں فرق:

قرآن اور صاحب قرآن.... یہ دو علیحدہ علیحدہ موضوع ہیں، اگر میں یہ کہوں کہ دونوں ایک ہیں، تو اس میں کلام نہیں ہے کہ قرآن بھی وہی ہے، اور صاحب قرآن بھی وہی ہے، فرق کیا ہے؟ فرق یہ ہے کہ.... قرآن علم ہے، نبی عمل ہے.... قرآن متن ہے، نبی تشریح ہے.... قرآن اجمال ہے، نبی تفصیل ہے.... قرآن کتاب میں اللہ کا کلام ہے.... محمدؐ چلتا پھرتا اللہ کا کلام ہے.... قرآن بے مثال ہے، کیوں....؟ اسلئے کہ جس پیغمبر پہ اترا وہ پیغمبر بھی بے مثال ہے.... قرآن لازوال ہے.... جس نبیؐ پہ اترا وہ نبی بھی لازوال ہے.... قرآن کو پڑھ کر کوئی تھکتا نہیں ہے.... محمد کو دیکھ کر کوئی تھکتا نہیں ہے۔

قرآن کو ایک مرتبہ پڑھے یا چالیس مرتبہ پڑھے مزہ وہی:

قرآن پڑھتے جاؤ، دنیا میں جتنی کتابیں پڑھتے ہو، ایم، اے کی کتاب ہے، بی۔اے کی کتاب ہے، اور اسی طرح پرائمری کا نصاب ہے، ایک آدمی کہتا ہے کہ یہ تیسری جماعت کی کتاب میں نے پڑھی ہوئی ہے، ایک آدمی کہتا ہے کہ نہیں حضورؐ کی سیرت کی کتاب پڑھو، دوسرا کہتا ہے نہیں یہ جغرافیہ کی کتاب پڑھو، تیسرا کہتا ہے کہ نہیں میں تاریخ اسلام پڑھتا ہوں، چوتھا کہتا ہے کہ نہیں، میں نے تو یہ کتاب پڑھ رکھی ہے، ایک کتاب کو تو پڑھتا ہے، دوسری مرتبہ تیرا جی نہیں چاہتا، دو مرتبہ پڑھتا ہے تیسری دفعہ اسے لائبریری میں بند کر دیتا ہے، تو لائبریری میں جاتا ہے، کرایہ خرچ کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ مجھے ایک کتاب چاہئے، جب تو پڑھ لیتا ہے اس کو واپس کر دیتا ہے، وہ کتاب دوبارہ نہیں

پڑھتا، تیرا جی نہیں چاہتا دنیا کی کوئی کتاب دوبارہ تو نہیں پڑھتا، سہ بارہ نہیں پڑھتا....لیکن ایک ہی ایسی کتاب ہے....جس کا پہلی مرتبہ بھی وہی مزہ ہے....دوسری مرتبہ بھی وہی مزہ ہے، تیسری مرتبہ بھی وہی مزہ ہے....اور چالیس مرتبہ پڑھے.... پھر بھی مزہ وہی ہے ....ایک رات میں پڑھ لے مزہ وہی ہے....ساری رات پڑھے مزہ وہی ہے....اور سارا دن پڑھے مزہ وہی ہے....تراویح میں سنے تو مزہ وہی ہے، نفلوں میں سنے تو مزہ وہی ہے....منبر پر سنے تو مزہ وہی ہے، اور تسبیح میں سنے تو مزہ وہی ہے....قاری پڑھے تو مزہ وہی ہے، حافظ پڑھے تو مزہ وہی ہے....قرآن پڑھتا جا....مزے میں کوئی تبدیلی نہیں، چالیس مرتبہ بھی پڑھے گا....تو عرش سے خدا بولے گا، کہ دنیا کی کسی کتاب پر اتنا ثواب نہیں ملتا....جتنا ثواب اس کتاب پر ہے....ایک پوری کتاب پڑھے....کوئی ثواب نہیں، قرآن کا ایک لفظ پڑھے....دس نیکیاں ملیں گی....دس گناہ معاف ہوں گے....دس درجے بلند ہوں گے ....یہ تو پڑھنے والے کی بات ہے، میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں....تو قرآن نہیں پڑھتا ہے، صرف قرآن سنتا ہے....تو تجھے تب بھی ثواب ہے۔ صرف قرآن دیکھتا ہے، تجھے تب بھی ثواب ہے....جو بچہ قرآن پڑھتا ہے، تو اس بچے کو سینے لگائے گا، تجھے تب بھی ثواب ہے ....اس بچے سے محبت کرے گا، تجھے تب بھی ثواب ہے....تو بچے کو بھی چھوڑ دے....جس تپائی پہ قرآن رکھا ہے.... تپائی بنا کر تو بچے کو دے دیگا.... تجھے تب بھی ثواب ہے ....تو غلاف بنائے گا، تب بھی ثواب ہے....ارے! قرآن مسجد میں پڑھا جاتا ہے، تو مسجد میں قرآن سننے کے لئے گلی میں کھڑا ہو جاتا ہے تب بھی ثواب ہے....قرآن پڑھنا بھی ثواب ہے، دیکھنا بھی ثواب ہے!!!

قرآن لاریب کتاب ہے: قرآن بے مثال ہے، اور ایک اور بات کہتا ہوں قرآن لاریب ہے، اور یہ لاریب میں نے نہیں کہا، خود قرآن نے کہا ہے....کہ میں لاریب ہوں، قرآن کھولو، قرآن نے سب سے پہلے یہ کہا کہ لوگو! مجھے پڑھتے ہو میں بتاؤں میں کون ہوں....؟ میرا تعارف پوچھنے سے پہلے مجھ سے پوچھو کہ میری حیثیت کیا ہے....؟ یہ قرآن کہتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ پورا قرآن پڑھ جاؤ، بعد

میں پتہ چلے کہ یہ تو بدل دیا گیا تھا....بعد میں پتہ چلے کہ اسے تو شرابیوں نے لکھا تھا....بعد میں پتہ چلے کہ اس کا تو سارا حصہ بدل دیا گیا....بعد میں پتہ چلے کہ اس کے تو کئی حصے نکال دیئے گئے....ان لئے ایک سو چودہ سورتوں میں جو پہلی سورت ہے، پہلا لفظ ہے.... **الم**....پڑھنے کے بعد قرآن اپنی حیثیت کو متعین کرتا ہے، تاکہ پہلے میری حیثیت کو پڑھ کر، **پھر** آگے چل، تاکہ شک کوئی باقی نہ رہے، قرآن نے کیا کہا ہے....؟

الم ذالک الکتاب....

اور **الم** کیا ہے، **الف** کیا ہے....؟ **لام** کیا ہے....؟ **میم** کیا ہے....؟ اس پر تم غور نہیں کرتے ہو....**الف** سے اللہ ہے، اللہ نے فرمایا میں بھیج رہا ہوں۔ **لام** سے جبرئیل ہے، جبرئیل نے کہاں میں لا رہا ہوں۔ **میم** سے محمدؐ ہے، محمد ﷺ کہتے ہیں میرے سینے پہ اترا ہے۔ میں اور بھی بڑی باتیں کر سکتا ہوں، لیکن ختم قرآن کی رات ہے، میں اور آپ مل کر آج قرآن کی باتیں کریں، کیونکہ قرآن سے بڑی کوئی بات نہیں۔ کوئی کتاب نہیں۔ الف....اللہ!، لام....جبرئیل!، میم....محمدؐ!....الـم Code word ہے۔ (Short Short Happend) شارٹ شارٹ ہیپنڈ ہے۔ خدا نے کوڈ ورڈ اپنی کتاب کے پہلے صفحہ پر لکھا....کیوں لکھا....؟ تاکہ راوی کا بھی پتہ چل جائے۔ بھیجنے والے کا بھی پتہ چل جائے، جس کے پاس بھیجا گیا....اس کا بھی پتہ چل جائے۔ اور کیا کہا؟۔

الف۔لام۔میم

اگر شک کتاب میں کرنا ہے....تو الف میں کر....اگر شک کتاب میں کرنا ہے.... تو لام میں کر....اگر شک کتاب میں کرنا ہے....تو میم پہ شک کر....الف پہ شک کرے گا ....دہریہ بن جائے گا۔ لام پہ شک کرے گا....کافر بن جائے گا۔ میم پہ شک کرے گا....محمدؐ کا منکر بن جائے گا۔ تو تین شکوک سے گزر کر شک آگے بڑھے گا....؟ جب شک آگے نہیں بڑھے گا، تو پھر قرآن جیسی بے مثال کتاب کوئی نہیں....الـم....یہ ایک لفظ ہے، اس لفظ پر سینکڑوں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اس پر بڑی تحقیق کی گئی ہے۔ صرف الف....لام پر ہی میں الحمد للہ بڑی تقریر کر سکتا ہوں، ساری رات گزار سکتا ہوں۔ آپ کو بتا سکتا ہوں راوی کو دیکھو، ایک

آدمی کہتا ہے، یہ جو بند ہے، خدانخواستہ دریا کا پانی ٹوٹ گیا، بند کے پاس آ گیا ہے، بند ٹوٹنے والا ہے، یہ آدمی چوک میں لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ آدمی سچا ہے، یہ آدمی جھوٹا ہے، لوگ کسیاں اٹھاتے ہیں، بند کی طرف بھاگ جاتے ہیں، کیونکہ ایک آدمی نے کہا.... بند ٹوٹ گیا ہے۔ پانی شہر کی طرف آ گیا، ایک عام آدمی کے کہنے پر یقین کرتا ہے، اور الف۔ لام۔ میم۔ پہ یقین نہیں کرتا....؟ طبری نے کہا، یہ واقعہ ہوا، ابن ہشام نے کہا یہ واقعہ ہوا، شاہ ولی اللہ کا واقعہ کتاب میں ہے، شک نہیں کرتا.... پیران پیرؒ کا واقعہ کتاب میں ہے، شک نہیں کرتا.... پیران پیرؒ کا ذکر حدیث میں نہیں، تاریخ نے بتایا ہے، اس میں شک نہیں ہے.... خواجہ علی ہجویری کا ذکر تاریخ میں ہے، قرآن میں نہیں اس میں کوئی شک نہیں.... بابا فرید الدین گنج شکر کا ذکر قرآن میں نہیں ہے، صرف تاریخ میں ہے، اس میں کوئی شک نہیں.... پیروں کا ذکر تاریخ میں ہو، شک کوئی نہیں.... اولیاء کا ذکر تاریخ میں ہو، شک کوئی نہیں.... بزرگوں کا ذکر تاریخ میں ہو، شک کوئی نہیں.... جس تاریخ کو تو نے لکھا ہے، اس میں کوئی شک نہیں....؟ جس الف کو خدا نے بھیجا ہے، اس میں شک کرتا ہے....؟ الف ہے.... لام ہے.... میم ہے.... مجھے کہنے دے کہ اللہ نے محمدؐ اور اپنے درمیان واسطہ جبرئیل کا کیوں رکھا....؟ اس لئے رکھا ہے کہ جبرئیل فرشتوں کا سردار ہے، اور قرآن نے خود کہا ہے....

قل من کان عدوا لجبریل فانّه نزّله علٰی قلبک

جوشخص جبرئیل کا دشمن ہے، وہ محمدؐ! تیرا بھی دشمن ہے۔ میرا بھی دشمن ہے....

اللہ نے کتنی وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے.... **الم ذالک الکتاب** اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے اور بھی بڑی کتابیں آئیں، کسی کتاب کا آغاز اس بات سے نہیں ہوا کہ اس میں کوئی شک نہیں، جتنی بھی بڑی کتابیں آئیں، میٹرک کا نصاب ہے۔ بی۔ اے کا نصاب ہے۔ ایم۔ اے کا نصاب ہے۔ دنیا کی کتابیں ہیں، کوئی کتاب دکھاؤ، جس کتاب کا آغاز اس بات سے ہوا ہو کہ اس میں کوئی شک نہیں....؟ کیونکہ شک پوری کتاب پڑھ کر آدمی کو پڑ سکتا ہے، لیکن خدا نے پوری کتاب کا نچوڑ تین لفظوں میں لکھا ہے، الف میں، لام میں، میم میں.... کہہ دیا راوی اللہ ہے، راوی جبرئیل ہے، راوی محمدؐ ہے.... اللہ سے سچا کوئی

نہیں.... جبرئیلؑ سے سچا کوئی نہیں.... محمد ﷺ سے سچا کوئی نہیں.... بھیجنے والا تیرا خالق ہو، لانے والا فرشتوں کا سردار ہو، اور جس پہ اترے وہ نبیوں کا سردار ہو، اب جھوٹا کس کو کہے گا.... خدا کو کہے گا، یا جبرئیل کو کہے گا، یا محمد ﷺ کو کہے گا، جب خدا سچا، جبرئیل سچا، محمد ﷺ سچا، تو پھر مجھے کہنے دے، جو کتاب خدا نے بھیجی، جبرئیل کے ہاتھ سے بھیجی، محمد ﷺ کے سینے پہ اتاری.... وہ سچی ہے، لاشک ہے، اس لئے قرآن نے کہا....

الم ذالک الکتاب لاریب فیه اس میں کوئی شک نہیں۔

یہ آغاز کیوں کیا....؟ خدا کو پتہ تھا کہ پورا قرآن صحابہ کی شان میں ہے، اس کو جھٹلایا جائیگا، اس کو جھوٹا کہا جائے گا، اس کو برا کہا جائے گا، اس کو شرابیوں کی کتاب کہا جائیگا، اس میں زیروزبر کی تبدیلی کے لئے کہا جائے گا، میں آج عرش پہ فیصلہ کر کے دنیا میں اتاروں کہ اے لوگو! **الم ذالک الکتاب لاریب فیه** جس طرح مجھ میں شک نہیں.... جبرئیل میں شک نہیں.... محمدؐ میں شک نہیں.... اسی طرح اس کتاب میں شک نہیں....

قرآن مخزن علوم ہے:

قرآن میں کیا ہے....؟ قرآن میں اٹھارہ ہزار علوم ہیں، سائنس قرآن میں ہے، جغرافیہ قرآن میں ہے، آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں جغرافیہ کہاں ہے، آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں سائنس کہاں ہے؟!

وانزلنا الحدید فیه باس شدید.... یہ سائنس ہے۔

قل سیروا فی الارض.... یہ جغرافیہ ہے۔

لاؤ تو سہی! جغرافیہ قرآن میں ہے، سائنس قرآن میں ہے۔

عیسائی کو چیلنج:

میں نے برطانیہ میں گلاسکو کے ایک شہر میں، ایک عیسائی مارٹن سے گفتگو کی، مارٹن عیسائی تھا، میں نے اسے چیلنج کیا، میں نے کہا اسلام سائنس کا بانی ہے، بات قابل غور ہے، میری گفتگو کی طرف آپ سب کی توجہ ہے....؟ یہ رحمت کی رات ہے، رحمت والی کتاب کا ذکر ہے، آج رحمت کا نزول ہو رہا ہے، میں نے اس عیسائی سے کہا.... میں نے کہا اسلام سائنس کا بانی ہے، اسنے کہا نہیں!....

مولویو! تم پیچھے رہ گئے ہو، سائنس آگے نکل گئی ہے۔

مولویو! تم پیچھے رہ گئے ہو.... سائنس چاند پر پہنچ گئی ہے۔ستاروں پہ پہنچ گئی ہے.... تم پیچھے رہ گئے ہو۔کہاں اسلام! اسلام کو کیا پتہ....؟ اسلام کون سا مذہب ہے....؟ میں نے اس کے سامنے ایک بات کہی، پڑھے لکھے لوگوں کی توجہ کے لئے کہتا ہوں، میں نے اسے کہا کہ سائنس کا بانی اسلام ہے، میں نے کہا آپ کو پتہ ہے سائنس کہتے کس کو ہیں....؟

سائنس اور سیاست کی تعریف:

سائنس.... یہ عربی زبان کا لفظ ہے، انگریزی کا لفظ نہیں ہے۔سائنس اصل میں سائس ہے، سائس کا معنی توڑنا.... Research ریسرچ کرنا، ٹھیک کرنا، ساس کا معنی چھان پھٹک کرنا، اسی سے سیاست ہے، سائنس اور سیاست کا مادہ.... ایک ہے، سیاست کا معنی انتظام کرنا، اور لغوی معنی ہے بھیڑوں کی رکھوالی کرنا.... یہ سیاست کا معنی ہے، اور سائنس کا معنی توڑنا، پھوڑنا، اور توڑ پھوڑ کر اندر دیکھنا.... اسے سائنس کہتے ہیں۔

میں نے کہا اس کا بانی اسلام ہے، اور اسلام ہی قرآن ہے.... اس نے کہا یہ کیسے....؟ میں نے کہا میں چیلنج کرتا ہوں مجھے بتاؤ! محمدؐ کے آنے سے پہلے تم نے جہاز کیوں نہیں بنائے....؟ عیسائیت تو حضورؐ سے پہلے بھی تھی....! حضورؐ کے آنے سے پہلے.... ٹیکنالوجی کیوں نہیں تھی....؟ حضورؐ کے آنے سے پہلے.... جدید مشینری کیوں نہیں تھی....؟ حضورؐ کے آنے سے پہلے.... وائرلیس کیوں نہ تھی....؟ حضورؐ کے آنے سے پہلے.... ریڈیو، ٹیلی ویژن کیوں نہیں تھا....؟ حضورؐ کے آنے سے پہلے.... لوہے کو مسخر کیوں نہیں کیا گیا....؟ حضورؐ کے آنے سے پہلے.... بحری وہوائی جہاز کیوں نہیں بنائے گئے....؟ جواب دو، بتاؤ! وہ خاموش ہے، مارٹن عیسائی.... نامور پادری.... گلاسکو کا، اس کے ساتھ ایک یہودی بیٹھا تھا جیمس (Jamus) مجھے اس نے کہا آپ اگر بتائیں.... ہماری معلومات میں اضافہ ہوگا، میں نے کہا اسلام اور قرآن سائنس کا بانی ہے۔وہ کہتا ہے.... وہ کیسے....؟ میں نے کہا سائنس کا معنی توڑنا ہے، چھان پھٹک کرنا ہے۔Research کرنا ہے۔یہ سائنس کا معنی ہے، اور جن چیزوں کو تم توڑتے ہو، پھوڑتے ہو، محمد ﷺ کے آنے سے پہلے لوگ ان کو خدا کہتے تھے، پتھر کو تو خدا کہتے تھے توڑا کیسے جائے....؟

درخت کو خدا کہتے تھے.... توڑا کیسے جائے....؟ چاند کو سجدہ ہوتا تھا.... Research کیسے کی جائے؟ سورج کو سجدہ ہوتا تھا.... ریسرچ کیسے کی جائے....؟ تاروں کو سجدہ کیا جاتا تھا.... ریسرچ کیسے کی جائے؟ ریسرچ کا معنی توڑنا، چھان پھٹک کرنا.... اور جن سے تم نے سائنس بنائی ہے ان کو تو لوگ سجدہ کرتے تھے، ان کو توڑا کیسے جائے، ان کو پھوڑا کیسے جائے....؟ سب سے پہلے قرآن اترا، قرآن نے آکر کہا.... درخت خدا نہیں ہے.... ستارہ خدا نہیں ہے.... سورج خدا نہیں ہے.... اور ستارے یہ خدا نہیں ہیں.... پتھر خدا نہیں ہے....

اسلام نے آکر، قرآن نے آکر، ان کی خدائی کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا، ان کی خدائی ختم ہوگئی، اب ان کو توڑنا بھی تم نے شروع کیا، پھوڑنا بھی تم نے شروع کیا، اگر یہ خدا رہتے.... ریسرچ نہ ہوتی.... اگر یہ خدا رہتے.... ان پر تحقیق نہ ہوتی.... اگر یہ خدا رہتے.... ان کو توڑا نہ جاتا.... محمد ﷺ نے آکر بتایا کہ سجدے کے لئے سورج نہیں ہے، ستارہ نہیں ہے، چاند نہیں ہے، چاند بھی تیرا نوکر ہے، سورج بھی تیرا نوکر ہے، درخت بھی تیرا نوکر ہے، پتھر بھی تیرا نوکر ہے، جب محمد ﷺ نے ساری چیزوں کو تیرا نوکر بنایا، اب تو نے ریسرچ شروع کی.... اور سائنس کا آغاز ہوا.... میں نے کہا کہ قرآن کہتا ہے.... الٓمٓ ذالک الکتاب لاریب فیه اس میں کوئی شک نہیں، میں نہیں کہتا.... خدا کہتا ہے۔

قرآن ناطق ہے:

اور یہ قرآن ناطق ہے، ناطق کا معنی ''بولنے والا'' ہے۔قرآن بولتا ہے، قرآن سے پوچھو اے قرآن! تو کون ہے....؟ اے قرآن تو کس پر اترا....؟ تو قرآن کہتا ہے.... نزل علیٰ محمد. میں محمدؐ پر اترا!! قرآن تو بتا تجھے لایا کون ہے....؟ قرآن کہتا ہے.... نزل به الرّوح الامین مجھے روح الامین لایا! اے قرآن تو بتا تیری حفاظت کا ذمہ کس نے لیا....؟ قرآن نے کہا.... انا نحن نزّلنا الذّکر وانا لهٗ لحافظون

قرآن کے کفار کو تین چیلنج:

اور جھنگ کے لوگو! ایک بات کہتا ہوں.... دنیا میں ایک اللہ کا قرآن ہے، جس نے پوری کائنات کے غیر مسلموں کو تین چیلنج کئے، قرآن نے کیا کہا....؟ قرآن نے کہا.... جب مکے کے مشرکوں نے کہا یہ اپنی بنائی ہوئی کتاب ہے، تو قرآن نے چیلنج کر دیا.... قرآن نے کہا،

فاتوا بسورۃ من مثله قرآن نے یہ کہا.... تین چیلنج کئے، پہلا چیلنج کہ قرآن جیسی کتاب لاؤ، امراء القیس جیسا شاعر، عربی کا فصیح وبلیغ شاعر تم میں موجود ہے، اگر تم کہتے ہو یہ انسانوں کا کلام ہے....تو لاؤ، اس قرآن جیسی کتاب لاؤ، جب کوئی نہ لا سکا تو قرآن نے چیلنج کیا... **فاتوا بعشر سور مثله**. سارا قرآن نہ لاؤ، دس سورتیں لے آؤ، جب دس بھی نہ لے آئے....تو آخری چیلنج قرآن نے کیا.... **فاتوا بسورۃ من مثله** ایک سورہ لے آؤ! ''انا **اعطینٰک الکوثر**'' جیسی، اور یہ چیلنج محمد مصطفیٰ نے لکھا، سورۃ کوثر لکھ کر، کعبے کی دیوار پر لگادی، اور یہ سورہ کئی مہینے تک لٹکی رہی، لیکن کوئی قرآن کے چیلنج کا جواب نہ دے سکا....اور میں نے عیسائیوں سے کہا کہ عیسائیو! تم نے ستارے مسخر کئے، چاند پر پہنچے.... جہاز بنائے، تم نے ٹیلی ویژن بنایا، تم نے وائرلیس بنائی، ٹھیک ہے، کارخانے بنائے، ٹھیک ہے۔

قرآن کے علاوہ کسی کتاب کا حافظ نہیں مل سکتا:

تم نے کتنی ریسرچ کی ہے.... بڑی ریسرچ کی ہے، لیکن پوری دنیائے عیسائیت جس کی آبادی ایک ارب ہے، ساری دنیا کو مسخر کیا، لیکن ایک انجیل کا حافظ نہ بنا سکے، میں نے ان کو چیلنج کیا.... میں نے کہا یہودیو! تم نے کتنی ترقی کی....؟ لیکن پوری دنیا میں جاؤ ایک تورات کا حافظ نہیں ہے۔

سبائیو! پوری دنیا میں پھرو ایک زبور کا حافظ نہیں ہے، لیکن تم میرے ساتھ آؤ، میں تمہیں بتاتا ہوں، تمہارے ملک میں.... میں نے ان کو برطانیہ میں کہا، تمہارے ملک، تمہارے محلے میں، میرے قرآن کے حافظ ہیں، اس نے کہا کہاں ہیں....؟ میں نے کہا.... یہ مسجد ہے، جاؤ اس مسجد کے اندر پوچھو کہ حافظ قرآن کتنے ہیں، وہ میرے ساتھ گیا، تو پتہ چلا وہاں سترہ قرآن کے حافظ موجود ہیں۔ برطانیہ کی ایک مسجد میں سترہ قرآن کے قاری اور ان قاریوں میں ایک بچہ چھ سال کا بھی تھا۔ لاؤ تو سہی ہے کوئی تم میں سے....؟ میں نے کہا انجیل بدل دی گئی، زبور بدل دی گئی، تورات بدل دی گئی، قرآن نہیں بدلا.... کیونکہ....

ذالک الکتاب لاریب فيه

نہیں بدلا میں نے کہا چلو میں تم پر چھوڑتا ہوں۔ چیلنج کے الفاظ پر غور کریں، میں نے

میں کہا، بائبل انجیل کا خلاصہ، تم نے بائبل کے نام پہ چھاپا۔ جو بائبل امریکہ میں چھپی، وہ لندن میں نہیں.... جو لندن میں ہے، وہ گلاسکو میں نہیں.... جو گلاسکو میں ہے، وہ پیرس میں نہیں.... جو پیرس میں ہے، وہ ہالینڈ میں نہیں.... جو ہالینڈ میں ہے، وہ پولینڈ میں نہیں.... تمہاری بائبل، تمہاری کتاب.... اور میرے ساتھ افغانستان کے پہاڑوں پہ جو قرآن ہے.... وہ بھی لاؤ۔ اور انڈیا کے دریاؤں میں جو قرآن ہے.... وہ بھی لاؤ۔ افریقہ کے جزیروں میں جو قرآن ہے.... وہ بھی لاؤ۔ امریکہ کی بستیوں میں جو قرآن ہے.... وہ بھی لاؤ۔ گلاسکو میں جو قرآن ہے.... وہ بھی لاؤ۔ آؤ! الم سے قرآن شروع ہوگا والنّاس پہ ختم ہوگا۔ یہی قرآن برطانیہ میں.... یہی امریکہ میں.... یہی افریقہ میں.... یہی انڈیا میں.... یہی پاکستان میں.... یہی چالیس عرب ملکوں میں.... پوری دنیا میں.... میں نے کہا یہ تو قرآن لکھا ہوا ہے، چلو اس کو بھی چھوڑو، افغانستان میں آٹھ سال کا بچہ قرآن کا حافظ ہے، اسے ایک جگہ کھڑا کرو، برطانیہ میں آٹھ سال کا بچہ.... اسے ایک جگہ کھڑا کرو، انڈیا میں آٹھ سال کا بچہ، پوری دنیا میں انٹرنیشنل حافظوں کو جمع کرو، پوری دنیا کے ایک سو اسّی (۱۸۰) ملکوں کے ایک سو اسی قرآن کے قاری جمع کرو، ان کو کھڑا کرو، علیحدہ علیحدہ کرکے سنو! ایک بچے کو اس کمرے میں کھڑا کرو، دوسرے کو اس کمرے میں کھڑا کردو.... ہر بچہ الم سے شروع کرے گا، والناس تک پڑھتا چلا جائے گا۔ اگر کسی ایک رکوع میں تبدیلی ہوگی، تو میں مذہب بدل لوں گا۔ ایک سورہ میں تبدیلی ہوگی.... تو میں مذہب بدل لوں گا۔

شیعہ جیسا کافر دنیا میں نہیں ہوسکتا:

میں نے تو یہ چیلنج عیسائیت اور یہودیت کی دنیا کو کیا تھا، لیکن رافضیت نے محمدؐ کا قرآن بدل ڈالا۔ رافضیت نے محمد کا قرآن بدل ڈالا۔ رافضیت نے پیغمبر کے دین کو بدل ڈالا۔ اس کا مطلب یہ ہوا، کہ عیسائیت میری چیلنج کا جواب نہ دے سکی، یہودیت نہ دے سکی، لیکن....

ذالک الکتاب لاریب فيه

کہ اصلی قرآن کی آیتیں سترہ ہزار ہیں، لیکن اسی قرآن کی آیتیں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں، اسی لئے جو لفظ میرے قائد حق نواز نے کہا تھا کہ شیعہ یہودیوں سے، عیسائیوں سے،

سبائیوں سے بڑا کافر ہے، اسی دلیل سے ہے کہ عیسائی تو قرآن کو لازوال کہتا ہے ،شیعہ تبدیل شدہ کہتا ہے،اور قرآن لاریب کتاب ہے شیعہ سے بڑا کائنات میں کافر کوئی نہیں!

جہاں نبی وہاں قرآن:

جھنگ کے لوگو!ایک بات کہتا ہوں ....توجہ ہے....؟ اس لفظ پہ غور نہیں کرتے ، دیکھئے یہ قرآن ہے، اترنے کو تو انجیل بھی اتری ، زبور بھی اتری، تورات بھی اتری ، ایک سو ستائیس صحیفے آسمانوں سے اترے، بڑی کتابیں چار اتریں، کیسے اتریں....؟ قرآن کیسے اترا....؟ تورات اترنے لگی، تو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ موسیٰ! طور پہاڑ پہ جاؤ، وہاں تمہیں تورات ملے گی، موسیٰ چل کر تورات لینے گئے ۔اور زبور کا وقت آیا، تو داؤد علیہ السلام سے کہا اس عبادت خانے میں بیٹھ جاؤ، یہاں زبور ملے گی۔ انجیل کا وقت آیا تو عیسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا کہ اپنے عبادت خانے سے باہر نہیں جانا.... میں انجیل اتار رہا ہوں ۔تورات اتری.... موسیٰ علیہ السلام لینے گئے.... انجیل اتری.... عیسیٰ علیہ السلام لینے گئے.... زبور اتری.... داؤد علیہ السلام لینے گئے، لیکن دیکھو تو سہی....!! ذالک الکتاب جب اتری، یہ کتاب جب اتری، تو کون لینے گیا....؟ اس کے دینے کو تو دیکھو، کہ اس کتاب کو لینے کے لئے محمد ﷺ نہیں گئے ، بلکہ پیغمبرؐ مکے میں تھا.... قرآن کو مکے میں بھیج دیا.... نبیؐ مدینے میں تھا.... قرآن کو مدینے میں بھیج دیا.... نبی بدر میں، قرآن بدر میں .... نبیؐ احد میں، قرآن احد میں ....نبیؐ خندق میں، قرآن خندق میں .... نبیؐ غزوۂ تبوک میں، قرآن غزوۂ تبوک میں ....حتی کہ نبیؐ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بستر پر، قرآن بھی عائشہؓ کے بستر پر....

ہمیں دین قرآن نے سکھایا:

اور رمضان کا مہینہ قرآن نے بتایا.... غریبوں سے اچھا سلوک قرآن نے بتایا.... ہمسائے کا حق قرآن نے بتایا....اور مسکرانا قرآن نے سکھایا....سلام قرآن نے سکھایا.... عظمت قرآن نے سکھائی....اب اسی قرآن سے پوچھتے ہیں کہ اے قرآن! تو محمد ﷺ کا تعارف پیش کر، تو قرآن کہتا ہے: **اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی** پیغمبر کی رحمت کا ذکر کر کے قرآن کہتا ہے: **وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ**

جب پیغمبر کی زلفوں کا ذکر آیا....تو قرآن **وَالَّیْلِ** کہتا ہے۔ نبیؐ کے چہرے کا ذکر آیا....تو قرآن **وَالضُّحٰی** کہتا ہے۔ پیغمبرؐ کے ہونٹوں کا ذکر آیا....تو قرآن **لَاتُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ** کہتا ہے۔ نبیؐ کے دانتوں کا ذکر آیا....تو قرآن **یٰسٓ** کہتا ہے۔ پیغمبرؐ کی آنکھوں کا ذکر آیا....تو قرآن **مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی** کہتا ہے۔ پیغمبر کی سنت کا ذکر آتا ہے....قرآن **مَآاٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا** کہتا ہے۔ نبی کے زمانے کا ذکر آیا....قرآن **وَالْعَصْرِ** کہتا ہے....پیغمبرؐ کے شہر کا ذکر آیا، قرآن **لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ** کہتا ہے....پیغمبر کی صفتوں کا ذکر آیا....قرآن **اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا** کہتا ہے، **مُبَشِّرًا** کہتا ہے، **نَذِیْرًا** کہتا ہے، **دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ** کہتا ہے، **بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا** کہتا ہے....نبی کی ختم نبوت کا ذکر آیا....**مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ** کہتا ہے۔ نبی کی بیویوں اور بیٹیوں ذکر آیا.... قرآن **یَآاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ** کہتا ہے....

پیغمبرؐ کے صحابہؓ کا ذکر آیا، قرآن **اولٰئک هم المفلحون** کہتا ہے۔

اولٰئک هم الفائزون کہتا ہے۔ **اولئک کتب فی قلوبهم الایمان** کہتا ہے۔ **الذی جآء بالصدق وصدق به** کہتا ہے۔ **یبشرهم ربهم برحمة منه** کہتا ہے۔ **کنتم خیر امة اخرجت للناس** کہتا ہے۔ **رضی الله عنهم ورضوا عنه** کہتا ہے۔اور **خالدافیها ابدًا** کہتا ہے۔ **ورضوان من الله اکبر** کہتا ہے۔ قرآن صحابہ کی تعریف کرتا ہے.... نبیؐ چلتا ہے....قرآن بولتا ہے! نبیؐ مسکراتا ہے....قرآن بولتا ہے! نبیؐ اشارہ کرتا ہے....قرآن بولتا ہے! نبی مکے میں آیا....قرآن بولا! نبیؐ مدینے میں آیا.... قرآن بولا! نبی مسکرایا....قرآن بولا! نبیؐ نے گفتگو کی....قرآن بولا! صدیقؓ قدموں میں آیا....قرآن بولا! عمرؓ قدموں میں آیا....قرآن بولا! عثمانؓ نے تلاوت کی ....قرآن بولا! دحیہ کلبی کا حسن چمکا....قرآن بولا! نبیؐ نے ستارہ توڑ دیا....قرآن بولا! نبیؐ نے چاند کے دوٹکڑے کر دیے....قرآن بولا! پیغمبر مسکرائے....تو قرآن بولے! نبیؐ ہاتھ اٹھائے.... تو قرآن بولے! نبیؐ سجدہ کرے....تو قرآن بولے! نبیؐ اٹھ کر کھڑا ہو....تو قرآن بولے!

حتی کہ نماز میں پیغمبرؐ کے دل میں خیال آئے .... کہ اے اللہ! کعبہ بیت المقدس کی بجائے اگر خانہ کعبہ کو بنادیا جائے .... تو اے اللہ! مجھے خوشی ہوگی، یہ سوچنے کی دیر تھی، کہ عرش سے قرآن بولے.... **فلنولینک قبلة ترضٰها**.... یہ قرآن بولتا ہے، یہ قرآن کی شان ہے۔

شاہ عبدالعزیزؒ اور یہودی پادری کا واقعہ:

قرآن لاریب ہے، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر کے بڑے عالم گزرے ہیں، اتنے بڑے عالم! توجہ کیجئے! کتب خانے میں بیٹھے ہیں، ایک آدمی بھاگا ہوا آیا، اس نے کہا شاہ جی اسلام کی ناک کٹ گئی، کیسے کٹ گئی....؟ انہوں نے کہا، فنڈر پادری دلّی کے چوک میں کھڑا ہے، وہ کہتا ہے .... کہ اوئے مسلمانو! آؤ اگر تم سچے ہو تو میرا مقابلہ کرو، میرے ہاتھ میں بائبل ہے، انجیل ہے، میں اس کو جلتی ہوئی آگ میں پھینکتا ہوں.... اگر تم سچے ہو تو لاؤ اپنا قرآن آگ میں ڈالو! میں اپنی بائبل ڈالتا ہوں تم اپنا قرآن ڈالو!

وہ آدمی کہنے لگا شاہ جی چوک میں دنیا کا اجتماع ہے، لوگ بڑے جمع ہیں، اسلام کی ناک کٹ گئی، ہزاروں کا اجتماع ہے، چوک میں اجتماع ہے، اس نے کہا کہ آگ جل رہی ہے، خچہ جل رہا ہے، آسمانوں سے شعلے باتیں کر رہے ہیں، میں اپنی بائبل یعنی انجیل اس آگ میں ڈالتا ہوں، تم قرآن ڈالو! شاہ جی اٹھ کر چل پڑے، اس نے کہا قرآن تو اپنے ہاتھوں میں لے لو! شاہ عبدالعزیزؒ نے کہا.... بغیر قرآن کے بات بن جائے گی۔ شاہ عبدالعزیزؒ وہاں پہنچے، شاہ صاحب نے فرمایا.... تو کیا کہتا ہے، اس پادری نے کہا چیلنج کرتا ہوں، آگ جل رہی ہے، آگ میں قرآن ڈالو، میں انجیل ڈالتا ہوں۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے فرمایا اللہ کا قرآن اپنے ہاتھوں سے آگ میں ڈالوں میں....؟ میں کوئی شیعہ ہوں....؟ اس نے کہا پھر آپ جھوٹے ہیں۔ پھر آپ جھوٹے ہیں، آگ میں قرآن ڈالو، ابھی فیصلہ ہوگا، جو سچا ہوگا.... بچ جائے گا، جھوٹا ہوگا تو جل جائے گا!! شاہ عبدالعزیزؒ نے فرمایا میں فیصلہ کرتا ہوں، تم اس طرح کرو، کہ اس انجیل کو سینے سے لگاؤ، میں قرآن کو سینے سے لگاتا ہوں، تم بھی چھلانگ لگاؤ، میں بھی چھلانگ لگاتا ہوں، تمہاری کتاب سچی ہوگی تجھے بچالے گی، میری کتاب سچی ہوگی مجھے بچالے گی! قرآن بے مثال ہے۔ جب شاہ عبدالعزیزؒ نے یہ بات کہی.... تو عیسائی لاجواب

ہوگیا، بھاگنے لگا، لوگوں نے پکڑ لیا، کہاں جاتا ہے....؟ کہنے لگا بائبل پر تو میں نے مسالہ لگایا ہوا تھا، اپنے جسم پر تو کوئی مسالہ نہیں تھا.... میرے بھائیو! جب تک امتوں نے قرآن کو سینے سے لگایا.... اس وقت تک خود قرآن کہتا ہے، **ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم** یہ قرآن قوموں کو اونچا کرتا ہے، یہ سربلند کرتا ہے، یہ انسانوں کو اونچا کرتا ہے۔

مدارس عربیہ اور خدمت قرآن:

میرا دعویٰ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں سب سے زیادہ قرآن کے قاری دارالعلوم دیوبند نے پیدا کئے۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے، علمائے بریلوی نے بڑا دین کا کام کیا ہوگا، علمائے اہل حدیث نے بڑا دین کا کام کیا ہوگا، اس میں کوئی شک نہیں، لیکن آپ مدارس عربیہ کی تعداد دیکھیں، مدارس عربیہ کی تعداد کا میں معائنہ کرانا چاہتا ہوں، اس وقت ہندوستان میں اٹھارہ ہزار دینی مدارس ہیں علمائے دیوبند کے، جن اٹھارہ ہزار دینی مدارس میں ساڑھے ۳۲ لاکھ بچے قرآن حفظ کر رہے ہیں۔ یہ قرآن کا اعجاز ہے، پاکستان میں گیارہ ہزار دینی مدارس ہیں، بریلوی علماء کے مدارس، اہلحدیث علماء کے مدارس اس کے علاوہ ہیں، گیارہ ہزار قرآن کے مدارس ہیں، قرآن پڑھا جارہا ہے قرآن سیکھا جارہا ہے، قرآن سنایا جارہا ہے۔ ایسی بھی کوئی سورۃ ہے، سورۃ دخان ہے، جو شخص دس آٹھ دنوں میں ایک مرتبہ سورۃ دخان پڑھتا ہے، ستر ہزار فرشتے پورا ہفتہ اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، لاؤ کوئی ایسی کتاب، یہ قرآن ہے.... یہ.... قرآن بے مثال ہے.... اس کی.... تلاوت بے مثال ہے.... اس کی.... قرأت بے مثال ہے.... اس کا.... مفہوم بے مثال ہے....

ابوحنیفہؒ نے قرآن کیسے پایا:

ابوحنیفہؒ سے پوچھا.... ابوحنیفہ تو نے قرآن کو کیسے پایا....؟ ابوحنیفہؒ نے کہا قرآن پاک سے میں نے نوے ہزار مسائل نکالے ہیں، احمد بن حنبلؒ سے پوچھا.... انہوں نے کہا کہ ہزاروں مسائل پر چار جلدیں مکمل ہو چکی ہیں، لیکن قرآن کی معنی مکمل نہیں ہوا۔

امام غزالیؒ سے پوچھا گیا:

علامہ امام غزالیؒ سے پوچھا گیا کہ قرآن کے بارے میں بتاؤ، قرآن میں کیا کیا ہے، تو امام غزالی نے ایک بڑی عجیب بات کہی، امام غزالی نے کہا لوگو! قرآن اتنا آسان ہے کہ آٹھ سال کے بچے کے

سینے میں اتر جاتا ہے، مشکل اتنا ہے کہ چودہ سو سال سے علماء اس میں غوطے لگا رہے ہیں، موتیوں کو پا نہیں سکے۔

امام احمد بن حنبلؒ کو خواب میں خدا کی زیارت:

امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا گیا.... امام بتاؤ قرآن کے بارے میں کوئی بات بتاؤ! تو امام کہتا ہے، کیا بتاؤں....؟ ایک دن خواب میں اللہ کا دیدار ہوا.... میں نے اللہ سے پوچھا اے اللہ! تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے، تو اللہ نے جواب میں فرمایا قرآن! احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ اے اللہ! قرآن کے بارے میں کیا حکم ہے....؟ سمجھ کر پڑھوں تب تجھے پسند ہے یا بے سوچے سمجھے پڑھوں تب تجھے پسند ہے....؟ تو جواب میں اللہ نے فرمایا.... فهمًا او كان بلافهمٍ

احمد سمجھ کر پڑھے تب بھی مجھے پسند ہے، بغیر سمجھ کر پڑھے تب بھی مجھے پسند ہے۔ پڑھو تو سہی!۔

منشی رحمت علی کا حیرت انگیز واقعہ:

منشی رحمت علی ایک بڑے بزرگ تھے، دار العلوم دیوبند کا قیام عمل میں آیا، منشی رحمت علی نانوتہ کی بستی سے روانہ ہو کر دیوبند کی بستی میں آئے، راستے میں ایک گاؤں آیا ہے، صبح کا وقت ہے، دس بجے کا وقت ہے، گاؤں میں لوگ جمع ہیں۔ لوگ جمع ہیں منشی رحمت علی کھڑے ہو گئے، انہوں نے کہا منشی صاحب آپ جنازہ پڑھائیں، منشی صاحب نے کہا میں تو نہیں پڑھاتا، تو گھر سے پیغام آیا کہ منشی رحمت علی کو بلاؤ، جنازہ وہ پڑھائیں۔

لوگوں نے اس آدمی کی بیوی سے پوچھا کہ منشی رحمت علی کا نام تم نے کیوں لیا....؟ تو وہ عورت کہتی ہے یہ جو آدمی فوت ہوا، اس آدمی نے فوت ہونے سے پہلے کہا تھا میں مر جاؤں تو میرا جنازہ منشی رحمت علی پڑھائے۔ لوگوں نے کہا کہ آج وہ اتفاق سے آئے ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ہماری بات پوری ہو گئی، منشی رحمت علی نے جنازہ پڑھایا، وہ ملازمت پر روزانہ دفتر میں جاتے تھے، ملازم تھے، اللہ کے ولی تھے، تو انہوں نے کہا کہ کچھ وقت اس بزرگ کے پاس گزاروں، بڑا نیک آدمی معلوم ہوتا ہے، جنازہ پڑھایا، قبر میں اتارنے کا وقت آیا، منشی رحمت علی نے اپنے ہاتھوں سے اس میت کو قبر میں اتارا، دفن کر دیا، چلے گئے،

دفتر میں پہنچے، بڑی عجیب بات ہے، جیب میں دیکھا جو ملازمت کا کارڈ تھا وہ غائب تھا۔ خیال آیا کہ جب میں نے اس بزرگ کو قبر میں اتارا.... تو وہ کارڈ قبر میں اتر گیا، میری زندگی کا سوال ہے، ملازمت کا مسئلہ ہے، اسی وقت واپس آئے، لوگوں کو جمع کیا، اور جمع کر کے کہا، کہ ابھی ان کو دفن کیا ہے، گھنٹہ نہیں گزرا ہوگا، میری زندگی کا مسئلہ ہے، تھوڑا سا قبر کو ہٹاؤ، مٹی کو ہٹانے کے بعد وہ میرا کارڈ یہاں موجود ہے، سب لوگ جمع ہو گئے انہوں نے کہا منشی رحمت علی ولی اللہ ہے، کوئی بات نہیں، ابھی دفن کیا ہے، مٹی کو ہٹایا، جب اس کے کفن کے قریب پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں.... اس کی ساری قبر گلاب کے پھولوں سے بھری پڑی ہے۔ منشی رحمت علی اپنی ملازمت کو بھول گئے، سیدھے اس عورت کے گھر گئے اور جا کر کہا کہ اماں بتاؤ! یہ جو بزرگ تھا، اس کا عمل کیا تھا، ساری زندگی یہ کیا کرتا تھا، تو بوڑھی عورت نے جواب میں بڑی عجیب بات کہی، اس نے کہا یہ تو ان پڑھ تھا، زبانی اس نے چند سورتیں یاد کر رکھی تھیں، لیکن لکھنا نہ آتا تھا، نہ پڑھنا آتا تھا، بھائی قرآن نہیں پڑھتا تھا، تو بوڑھی عورت کیا کہتی ہے.... اس نے کہا.... قرآن بھی نہیں آتا تھا، تو پھر عمل کیا تھا....؟

تو اس عورت نے کہا.... پینتالیس سال ہو گئے، مجھے اس کے نکاح میں آئے ہوئے، ایک کام یہ روزانہ کرتا تھا، ایک ناغہ میں نے اس کی پوری زندگی میں نہیں دیکھی تھی، کام کیا تھا کہ جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہو جاتا.... تو قرآن سامنے رکھ لیتا، اور قرآن سامنے رکھ کر قرآن کی سطروں کے اوپر انگلی رکھ کر کہتا: اے اللہ! تو نے یہ بھی سچ کہا، تو نے یہ بھی سچ کہا، تو نے یہ بھی سچ کہا، تو نے یہ بھی سچ کہا....!!! میرے بھائیو! آؤ تو سہی قرآن کی طرف، قرآن نے کہا.... انّ هٰذا القرآن يهدى للتى هى اقوم

یہ قرآن وہ کتاب ہے جو گری ہوئی انسانیت کو بلند کرتی ہے، کرتی ہے یا نہیں کرتی....؟ (کرتی ہے).... اللہ پاک ہم سب کو قرآن پاک کی عظمت اور قرآن پاک کی شان سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیرت ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم

مقام:- ....جامعہ دارالعلوم مدنیہ بہادر پور

مؤرخہ:- ۱۹۸۴ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سیرت ختم الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَاهَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَلَانَظِيْرَلَهٗ وَلَا وَزِيْرَلَهٗ وَلَا مُشِيْرَلَهٗ وَلَا مُعِيْنَ لَهٗ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ الْمَبْعُوْثُ اِلٰى كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًاo

وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى الْكَلَامِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ:

وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَo

وَقَالَ فِىْ مَوْضِعٍ آخَرَ: اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰىo

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰهُ رُوْحِيْ.

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَo

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر کہ جس کا نام لے کر اس کے شیدائی
الٹ دیتے تھے تخت قیصریت اور دارائی
سلام اس ذات پر جس کے پریشاں حال دیوانے
سنا سکتے ہیں اب بھی خالدؓ وحیدرؓ کے افسانے

حقیقت کروں گا بیاں دوستو! چاہے کٹ جائے میری زباں دوستو
جس زمیں پر نبوت کی توہین ہو، گر پڑے نہ کہیں آسماں دوستو
جو خلاف شریعت ہمیں حکم دے، بدل دیں گے وہ ہم حکمراں دوستو
اپنی منزل کی دھن میں رہے گا رواں، بخاریؒ کا یہ کارواں دوستو

تمہید: میرے واجب الاحترام بہادر پور تحصیل جلال پور پیروالہ ضلع ملتان کے غیور نوجوانو اور دوستو! آپ حضرات بڑے دور دراز سے وقت نکال کر آئے ہیں۔ اگر آپ کی توجہ میری طرف رہی تو انشاء اللہ آپ ضرور آج بہت بڑا فائدہ حاصل کر کے جائیں گے۔

میرے بھائیو! مجھے یہ کہا گیا ہے کہ آج میں آپ کے سامنے ختم الرسل ﷺ کی سیرت طیبہ کا کچھ حصہ بیان کروں۔

ختم الرسل ﷺ کی سیرت کا حق ادا نہیں ہوسکتا: میرے بھائیو! کوئی شخص دنیا میں ختم الرسل ﷺ کی سیرت بیان کرنے کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ میں جتنی مرضی دعوے کروں کہ.... میں ختم الرسل ﷺ کی سیرت بیان کروں گا.... میں ختم الرسل ﷺ کے معجزات ذکر کروں گا۔ میں ختم الرسل ﷺ کے کمالات کا احاطہ کروں گا، میں ختم الرسل ﷺ کے اخلاق واطوار ذکر کروں گا۔ میں جتنا مرضی کہوں گا.... حقیقت یہ ہے کہ ختم الرسل ﷺ کے جتنے کمالات ومحاسن ہیں، ختم الرسل ﷺ کی جتنی عظمتیں، رفعتیں اور بلندیاں ہیں.... ان تک دنیا کے کسی انسان کی رسائی نہیں ہوسکتی۔ اور دنیا میں اردو اور عربی کی لغت میں کوئی ایسا لفظ ایجاد نہیں کیا گیا.... کہ جس لفظ میں ختم الرسل ﷺ کے کمالات کا احاطہ کیا گیا ہو.... کمالات سارے پیچھے رہ گئے.... الفاظ سارے پیچھے رہ گئے.... معانی سارے پیچھے رہ گئے.... محاورات سارے پیچھے رہ گئے.... لغات ساری پیچھے رہ گئیں.... بلاغتیں وفصاحتیں ساری پیچھے رہ گئیں.... لیکن میرا نبی آگے چلا گیا.... اسی کو تو دیکھ کر مولانا مناظر احسن گیلانیؒ نے کہا ہے کہ.... ''یوں آنے کو تو سب آئے لیکن جو بھی آیا وہ جانے کے لئے ہی آیا، لیکن مکہ میں ایک ایسا محمد عربی ﷺ آیا، جو صرف آنے کے لئے ہی آیا، وہ آیا تو آتا چلا گیا، وہ بڑھا تو بڑھتا چلا گیا، وہ پھیلا تو پھیلتا چلا گیا، وہ گھوما تو گھومتا چلا گیا، وہ چڑھتا تو چڑھتا چلا گیا، اور وہ پھلا تو پھلتا چلا گیا''.... یہ میرے نبی کی شان ہے.... کہو یہ میرے نبی کی....؟ شان ہے....!!

سیرت طیبہ کے سمندر میں غوطہ لگانے والوں کا مرتبہ ومقام: ہر آدمی نے اپنے اپنے انداز میں میرے نبی ﷺ کی سیرت بیان کی ہے، چودہ سو سال گزر گئے ہیں، ابھی تک میرے نبی ﷺ کی سیرت کے اتھاہ سمندر کی گہرائی تک کوئی نہیں پہنچ سکا۔ لیکن پھر بھی اس نے مقام ومرتبہ حاصل کیا۔ دیکھئے کہ اگر.... ابوبکرؓ نے میرے پیغمبر کی سیرت کے اتھاہ سمندر میں غوطہ لگایا.... تو صدیق اکبر بن گیا۔ اگر عمر فاروقؓ نے غوطہ لگایا.... تو قاتل سے عادل بن گیا۔ اگر عثمان غنیؓ نے غوطہ لگایا.... تو ذوالنورین بن گیا۔ اگر علی مرتضیٰؓ نے غوطہ لگایا.... تو حیدر کرّار اور اسد اللہ غالب بن گیا۔ عبدالرحمان بن عوفؓ نے غوطہ لگایا.... تو عشرۂ مبشرہ میں سے بن گیا۔ امیر معاویہؓ نے غوطہ لگایا.... تو کاتبِ وحی بن گیا۔ ابن عباسؓ نے غوطہ لگایا.... تو مفسر قرآن بن گیا۔ ابن مسعودؓ نے غوطہ لگایا.... تو محدث اعظم بن گیا۔ ابوہریرہؓ نے لگایا.... تو حافظ الحدیث بن گیا۔ حنظلہؓ نے لگایا.... تو غسیل الملائکہ بن گیا۔ حبشے کے بلالؓ نے لگایا.... تو جنت کا وارث بن گیا۔ میں اس سے بھی آگے چلتا ہوں۔ کہ اگر ابوحنیفہؒ نے میرے نبی ﷺ کی سیرت کے اتھاہ سمندر میں غوطہ لگایا.... تو فقاہت کا امام بن گیا امام مالکؒ نے لگایا.... تو حق گو اور صادق بن گیا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے لگایا.... تو استقامت کا شہنشاہ بن گیا۔ امام ابن تیمیہؒ نے لگایا.... تو جرأت کا بادشاہ بن گیا۔ مجدد الف ثانیؒ نے لگایا.... تو جہد مسلسل کا نام لیوا بن گیا۔ شاہ ولی اللہؒ نے لگایا.... تو علم پڑھانے والا بن گیا۔ شاہ اسماعیل شہیدؒ نے لگایا.... تو جذبۂ حریت والا بن گیا۔ عبید اللہ سندھیؒ نے لگایا تو.... تو بہت بڑا مجاہد بن گیا۔ سید احمد شہیدؒ نے لگایا.... تو شہادت نوش کرنے والا بن گیا۔ شیخ الہند محمود حسن دیوبندیؒ نے لگایا.... تو غیرت کا نام بن گیا۔ مولانا الیاس دہلویؒ نے لگایا.... تو بانی دعوت وتبلیغ بن گیا۔ بلکہ مجھے کہنے دو!! کہ قاسم نانوتویؒ نے میرے نبی ﷺ کی سیرت کے اتھاہ سمندر میں غوطہ لگایا تو علم وحکمت کا عرفان اور جنگ آزادی کا ہیرو بن گیا۔ یہ میرے نبی کی شان ہے، یہ میرے نبی کی....؟ (شان ہے)

خدا سے بہتر نبی کی شان کوئی بیان نہیں کرسکتا: میرے دوستو! میں نے قرآن کی ایک آیت آپ کے سامنے پڑھی ہے، میں چاہتا ہوں کہ آج میں اس کے ضمن میں گفتگو کروں۔ ایک یہ ہے

کہ میں اپنی طرف سے نبی کی شان بیان کروں، اور ایک یہ ہے کہ کوئی شاعر، کوئی ادیب، کوئی خطیب، کوئی لبیب، کوئی مفکر، کوئی مدبر، کوئی محقق، کوئی مفسر، کوئی شیخ الحدیث، کوئی امام، کوئی فقیہ نبی ﷺ کی شان بیان کرے.... اور ایک یہ ہے کہ خدا عرش پر خود نبی کی شان بیان کرے۔ میں چاہتا ہوں کہ آج آپ کو ختم الرسل کی وہ شان سناؤں جو عرش پہ خدا نے بیان کی ہے۔ کیونکہ خدا سے بہتر تو کوئی نبی کی شان بیان نہیں کرسکتا۔

ہمارے نبی کا ذکر پیدائش سے پہلے اور باقی انبیاء کا ان کی پیدائش کے بعد:

میرے دوستو! دنیا میں انبیاء کرام تو بہت آئے ہیں، لیکن جو بھی آیا ہے، ان کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش کے بعد ہوا۔ دیکھئے.... حضرت آدم علیہ السلام آئے.... ان کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش کے بعد ہوا۔ حضرت شیث علیہ السلام آئے.... ان کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش کے بعد ہوا۔ حضرت نوح علیہ السلام.... کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش کے بعد ہوا۔ حضرت زکریا علیہ السلام.... کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش کے بعد ہوا۔ حضرت ہارون علیہ السلام.... کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش کے بعد ہوا۔ حضرت ہود علیہ السلام.... کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش کے بعد ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام.... کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش کے بعد ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام.... کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش کے بعد ہوا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام.... کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش کے بعد ہوا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام.... کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش کے بعد ہوا۔ حضرت داؤد علیہ السلام.... کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش کے بعد ہوا۔ حتیٰ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام آئے، ان انبیاء کرام کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش کے بعد ہوا....

لیکن قربان جاؤں اپنے نبی پر کہ ان کی پیدائش تو بعد میں ہوئی لیکن ان کی سیرت کا آغاز ان کی پیدائش سے پہلے ہوا۔ دیکھئے.... کہ حضرت آدم علیہ السلام کا دنیا سے جانے کا وقت آیا اپنے بیٹے کو وصیت کررہے ہیں کہ بیٹے اگر تجھے کسی چیز کی ضرورت پڑے تو اللہ سے محمد ﷺ کا واسطہ دے کر مانگنا۔

بیٹا کہتا ہے ابو!.... محمد کون ہیں؟ جناب آدم علیہ السلام فرماتے ہیں بیٹے سن لے.... بات اتنی سی ہے کہ اگر محمد ﷺ کو دنیا میں نہ آنا ہوتا تو کائنات کا یہ نظام سجایا نہ جاتا۔ اگر محمد ﷺ کو دنیا میں نہ آنا ہوتا.... تو کائنات

نہ بنتی۔ اگر محمد ﷺ نے دنیا میں نہ آنا ہوتا.... دنیا کا یہ نظام سجایا نہ جاتا۔ کچھ بھی نہ ہوتا، بیٹے یہ سب چیزیں **محمد** مصطفیٰ ﷺ کے واسطے بنا کر سجائی گئی ہیں۔ یہی تو معنی ہیں.... ورفعنا لک ذکرک

اے پیغمبر! ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کردیا.... ہم نے تیرے نام کو اونچا کردیا.... اے پیغمبر! ہم نے تیری بات کو اونچا کردیا.... ہم نے تیرے کردار کو اونچا کردیا.... ہم نے تیری گفتار کو اونچا کردیا.... ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کردیا....!!

پیغمبر کے ساتھ جو مل گیا وہ بھی اعلیٰ:

صرف تیرے ذکر کو اونچا نہیں کیا، بلکہ جو تیرے ساتھ ملا ہم نے اس کو بھی اونچا کردیا، تُو تو اونچا ہی تھا.... جو تیرے ساتھ ملا ہم نے تو اس کو بھی اونچا کردیا۔ دیکھئے کہ.... ابوبکرؓ پہلے صرف ابوبکر تھا.... جب میرے نبی کے ساتھ ملا تو صدیق اکبر بن گیا۔ عمرؓ پہلے قاتل تھا.... جب میرے پیغمبر کے ساتھ مل گیا تو قاتل سے عادل بن گیا۔ عثمانؓ پہلے صرف عثمان تھا.... جب میرے پیغمبر کے ساتھ ملا تو سخاوت کا بادشاہ اور ذوالنورین بن گیا۔ علیؓ پہلے صرف علی تھا، کچھ حیثیت نہیں تھی.... جب میرے پیغمبر کے ساتھ ملا تو فاتح خیبر بن گیا۔ امیر معاویہؓ پہلے صرف معاویہ تھا.... میرے پیغمبر کے ساتھ ملا تو کاتب وحی بن گیا۔ ابن عباسؓ پہلے صرف ابن عباس تھا.... میرے پیغمبر کے ساتھ ملا تو مفسر قرآن بن گیا۔ ابن مسعودؓ پہلے صرف ابن مسعود تھا.... میرے پیغمبر کے ساتھ ملا تو محدث اعظم بن گیا۔ ابوہریرہؓ پہلے صرف ابوہریرہ تھا.... میرے پیغمبر کے ساتھ ملا تو حافظ الحدیث بن گیا۔ حنظلہؓ پہلے صرف حنظلہ تھا.... میرے پیغمبر کے ساتھ ملا تو غسیل الملائکہ بن گیا۔ بلالؓ پہلے صرف حبشہ کا ایک غلام تھا، لیکن جب میرے پیغمبر کے ساتھ اس کی نسبت ہوگئی تو ایسا اونچا ہوا.... کہ چلتا مکے کی گلیوں میں ہے اور اس کے پاؤں کی کھڑکھڑاہٹ جنت میں سنائی دے رہی ہے۔ یہی تو معنی ہیں.... ورفعنا لک ذکرک.... اے پیغمبر! ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کردیا۔

پیغمبر ﷺ کا حسن وجمال قرآن کے ہر ہر صفحے پر بکھرا پڑا ہے:

میرے دوستو! ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا گیا.... اماں نبی ﷺ کی شان بیان کرو، تو اماں نے فرمایا کہ قرآن نہیں

پڑھتے ہو؟ لوگوں نے کہا پڑھتے ہیں، فرمایا قرآن کھولو.... قرآن کے ہر ہر صفحے پر محمدؐ کا حسن وجمال بکھرا پڑا ہے۔ قرآن کھولو تو سہی۔ تو میں اسی قرآن سے پوچھتا ہوں کہ اے قرآن! تو اپنے نبی کا تعارف بیان کر۔ تو قرآن کہتا ہے.... **الم یجدک یتیماً فاویٰ....**

قرآن پیغمبر کا تعارف **یتیماً** سے شروع کرتا ہے۔ میرے بھائیو! قرآن کے ہر ہر لفظ پہ میرے آقاؐ کی سیرت موجود ہے۔ کیونکہ.... جب میرے نبیؐ کے چہرے کی باری آئی.... تو قرآن نے **والضحیٰ** کہا.... جب میرے نبی کی زلفوں کی باری آئی.... تو قرآن نے **واللیل** کہا.... جب میرے نبی کے سینے کی باری آئی.... تو قرآن نے **الم نشرح لک صدرک** کہا۔ جب میرے نبی کی زبان کی باری آئی.... تو قرآن نے **لاتحرک بہ لسانک لتعجل بہ** کہا۔ جب میرے نبی کی آنکھوں کی باری آئی.... تو قرآن نے **مازاغ البصر** کہا۔ جب میرے نبی کے دانتوں کی باری آئی.... تو قرآن نے **یٰسین** کہا۔ جب میرے نبی کے ہاتھوں کے باری آئی.... تو قرآن نے **وما رمیت اذرمیت** کہا۔ جب میرے نبی کے اخلاق کی باری آئی.... تو قرآن نے **انک لعلی خلق عظیم** کہا۔ جب میرے نبی کی رحمت کی باری آئی.... تو قرآن نے **وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین** کہا۔ جب میرے نبی کے زمانے کی باری آئی.... تو قرآن نے **والعصر** کہا۔ جب میرے نبی کے شہر کی باری آئی.... تو قرآن نے **لااقسم بھذا البلد** کہا۔ جب میرے نبی کی صفتوں کی باری آئی.... تو قرآن نے **انا ارسلنک شاھدًا** کہا۔ جب میرے نبی کی خوشی کی باری آئی.... تو قرآن نے **مبشرًا** کہا۔ جب میرے نبی کی قیادت کی باری آئی.... تو قرآن نے **نذیرًا** کہا۔ جب میرے نبی کی بشریت کی باری آئی.... تو قرآن نے **انما انا بشرٌ** کہا۔ جب میرے نبی کی دعوت کی باری آئی.... تو قرآن نے **داعیاً الی اللہ** کہا۔ جب میرے نبی کی معراج کا ذکر آیا تو قرآن نے **سبحان الّذی اسریٰ** کہا۔ جب میرے نبی کی غار کی باری آئی.... تو قرآن نے **ثانی اثنین اذھما فی الغار** کہا۔ جب میرے نبی کی ازواج وبنات کی باری آئی.... تو قرآن نے **یآایھا النّبی قل لازواجک وبناتک** کہا۔ جب میرے نبی کے شاگردوں کی باری آئی.... تو قرآن نے **اولٰئک ھم المفلحون** کہا۔ جب میرے نبی کے ساتھیوں کی باری آئی.... تو قرآن نے **اولٰئک ھم الرّاشدون** کہا۔ جب میرے نبی کے صحابہ کی باری آئی.... تو قرآن

نے **اولٰئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقویٰ** کہا۔ جب میرے نبی کے جانشینوں کی باری آئی.... تو قرآن نے **اولٰئک ھم المؤمنون** کہا۔ لیکن جب میرے نبی کی اپنی باری آئی.... تو قرآن نے کہا.... **ورفعنا لک ذکرک** اے پیغمبر! ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔

اللہ نے ہر نبی کو نام لے کر پکارا مگر حضورؐ کو القاب سے یاد فرمایا:

ایسا ذکر اونچا کیا.... کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ یا حضرت نوحؑ کے ساتھ یا حضرت زکریاؑ کے ساتھ یا حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ، حتیٰ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے اللہ تعالیٰ جس کسی کے ساتھ مخاطب ہوئے تو ان میں سے ہر ایک کا نام لے کر خطاب کیا۔ لیکن قربان جاؤں اپنے محبوبؐ پر.... کہ جب بھی میرے نبی کی باری آئی تو اللہ نے نام لے کر خطاب نہیں کیا، بلکہ.... کہیں **یآ ایھا النّبی** کہا.... کہیں **یآ ایھا الرّسول** کہا.... کہیں **یآ ایھا المزمّل** کہا.... کہیں **یآ ایھا المدثّر** کہا.... کہیں **طٰہٰ** کہا.... کہیں **یٰسین** کہا.... کہیں **شاھد** کہا.... کہیں **بشیر** کہا.... کہیں **نذیر** کہا.... کہیں **داعی الی اللہ** کہا.... کہیں **سراجاً منیراً** کہا.... یہی تو معنی ہیں....

ورفعنا لک ذکرک اے پیغمبر! ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔

پیغمبرؐ کے مدمقابل نیست ونابود، پیغمبر کا ذکر ابھی تک موجود:

ایسا اونچا کر دیا کہ کفار مکہ پیغمبر کی اولاد کی وفات کے وقت خوشیاں منا رہے ہیں۔ میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے میرے نبی کو تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں عطا فرمائیں۔ پہلا بیٹا قاسم عطا فرمایا۔ دوسرا بیٹا طاہر طیب عطا فرمایا۔ تیسرا بیٹا ابراہیم عطا فرمایا۔ قاسم فوت ہوگئے، طاہر طیب بھی فوت ہوگئے، تیسرا بیٹا اللہ نے ابراہیم عطا فرمایا۔ جب ابراہیم چلنے پھرنے لگا اور پیغمبر ﷺ کے ساتھ گھوڑے پر بیٹھنے لگا.... تو وہ بھی بیمار ہوگیا اور جب یہ ابراہیم بیمار ہوگیا تو مکے کے سرداروں نے، مکے کے مشرکوں نے، مکے کے چودھریوں نے دارالندوۃ میں میٹنگ بلائی اس میٹنگ میں انہوں نے کہا کہ اس محمدؐ کا دین (نعوذ باللہ) مٹ جائے گا۔ اس کی شریعت باقی

نہیں رہے گی۔ تیسرا بیٹا ابراہیم پیغمبر کی جھولی میں ہے اور بیمار ہے، نبیؐ نے بیٹے ابراہیم کو دیکھا کہ ابراہیم تڑپ رہا ہے، حضورؐ نے روتے ہوئے فرمایا.... **یا ابراهیم انا بفراقک لمحزونین....** کہ اے ابراہیم! ہم تیرے فراق میں بڑے پریشان ہیں۔

واہ میرے اللہ! ابوجہل جو محمدؐ کا دشمن ہے اس کو بڑی اولاد دے دی، عتبہ کو بڑی اولاد دے دی، شیبہ کو بڑی اولاد دے دی، لیکن یہ ساری دنیا کا پیغمبر ہے، ساری انسانیت کا پیغمبر ہے، اس کو چار بیٹیاں دے دیں اور بیٹے تین دے دئے۔ پہلے ایک اٹھالیا، پھر دوسرا اٹھالیا، پھر تیسرا دیا وہ بھی اٹھالیا۔ میرے بھائیو! جب تیسرے بیٹے کی وفات کی خبر مکے میں آئی، پیغمبر رو رہے ہیں، صحابہؓ پر قیامت ٹوٹی ہوئی ہے۔ ابوجہل اپنے گھر میں خوش ہو رہا ہے۔ خوش ہو کر کہتا ہے کہ دیکھو محمد ﷺ کا تیسرا بیٹا بھی چلا گیا۔ دیکھو اب محمدؐ کا نام باقی نہیں رہے گا۔ اب اس کی بات نہیں رہے گی۔ اب اس کی اولاد نہیں رہے گی، اب اس کا دین نہیں رہے گا۔ میرے بھائیو! پیغمبر جب پریشان ہوئے، نبیؐ کی آنکھوں سے جب آنسوؤں کے قطرے آئے، عرش والا خدا اپنے پیغمبر کو دیکھتا ہے اور میں قربان جاؤں اس نبیؐ کی شان پر جو فرش پر پریشان رہتا ہے.... خدا عرش پر اس کو تسلی دیتا ہے۔ میرے بھائیو! دیکھو!.... جس کو آٹھ بیٹوں اور کئی بیٹیوں کا ناز تھا، وہ خود تو مٹ گیا، لیکن آج بھی محمد ﷺ کا نام اور محمدؐ کا ذکر موجود ہے۔ یہی تو معنی ہیں....

ورفعنا لک ذکرک....

اے پیغمبر! ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کردیا۔ اے اللہ! تو نے کیسے ذکر کو اونچا کردیا....؟ اللہ فرماتے ہیں کہ جہاں خدا کا ذکر ہوگا، وہاں محمد مصطفیٰ کا بھی ذکر ہوگا۔

جہاں ذکرِ خدا وہاں ذکرِ مصطفیٰؐ:

دیکھئے........ اگر آسمان میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر زمین میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر زبور میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر تورات میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر انجیل میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر ایک سو ستائیس صحیفوں میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد

مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر قرآن میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر مشرق میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر مغرب میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر شمال میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر جنوب میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر دنیا کے ہر کونے میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر تکبیر میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر کلمہ میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اگر نمازوں میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ اذان میں پہلے خدا کا ذکر ہوگا.... تو بعد میں محمد مصطفیٰ کا ذکر ہوگا۔ حتیٰ کہ زمین کے ذرے ذرے پہ اور درخت کے جس پتے پتے پہ اور قلم کے جس نوک پہ، جہاں خدا کے ذکر کے بغیر چارہ نہیں.... وہاں محمد مصطفیٰؐ کے ذکر کے بغیر بھی چارہ نہیں۔ کیونکہ خدا کے بعد خدائی کا تصور غلط ہے، اسی طرح محمدؐ کے بعد مصطفائی کا تصور غلط ہے۔ خدا اپنی خدائی میں بے مثال ہے اور محمدؐ اپنی مصطفائی میں بے مثال ہے۔ خدا اپنی خدائی میں وحدہٗ لاشریک ہے اور محمد اپنی مصطفائی میں وحدہٗ لاشریک ہے۔ خدا پر خدائی ختم ہے.... اور محمدؐ پر مصطفائی ختم ہے۔ یہی تو معنی ہیں.... **ورفعنا لک ذکرک....** اے پیغمبر! ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کردیا۔

حضورؐ کے آنے سے سب چیزوں کو مقام ملا:

میرے بھائیو! حضور خود بھی اعلیٰ.... اور جس دور میں آئے وہ دور بھی اعلیٰ.... حضورؐ خود بھی اعلیٰ.... اور جس برس میں آئے وہ برس بھی اعلیٰ.... حضورؐ خود بھی اعلیٰ.... اور جس مہینے میں آئے وہ مہینہ بھی اعلیٰ.... حضورؐ خود بھی اعلیٰ.... اور مہینے کے جس عشرے میں آئے وہ عشرہ بھی اعلیٰ.... حضور خود بھی اعلیٰ.... اور مہینے کے جس ہفتے میں آئے وہ ہفتہ بھی اعلیٰ.... حضورؐ خود بھی اعلیٰ.... اور ہفتہ کے جس دن میں آئے وہ دن بھی اعلیٰ.... حضورؐ خود بھی اعلیٰ.... اور دن کی جس گھڑی میں آئے وہ گھڑی بھی اعلیٰ.... حضور خود بھی اعلیٰ.... اور جس گود میں آئے وہ گود بھی اعلیٰ.... حضور خود بھی اعلیٰ.... اور حضورؐ نے جس پتھر پر قدم رکھا وہ پتھر بھی اعلیٰ.... حضور خود بھی اعلیٰ.... اور حضور جس شہر میں آئے وہ شہر بھی اعلیٰ.... حضور خود بھی اعلیٰ.... شہر

کی جس گلی میں آئے وہ گلی بھی اعلیٰ.... حضور خود بھی اعلیٰ.... گلی کے جس گھر میں آئے وہ گھر بھی اعلیٰ.... حضور خود بھی اعلیٰ.... گھر کے جس کونے میں آئے وہ کونہ بھی سب سے اعلیٰ.... یہی تو معنی ہیں.... **ورفعنا لک ذکرک**.... اے پیغمبر! ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔

نبی ﷺ کے آنے سے ہر چیز میں انقلاب:

یہ میرے نبی کی شان ہے۔ ایسی بلند شان کہ اگر....

میرا نبی زمین پہ بیٹھ جائے.... تو زمین کو سکون ملتا ہے۔ میرا نبی کھڑا ہو جائے.... تو آسمان کو بلندیاں ملتی ہیں۔ میرا نبی ہاں کرے.... تو چیزیں حلال ہو جائیں۔ میرا نبی نہ کرے.... تو چیزیں حرام ہو جائیں۔ میرا نبی بولے.... تو حدیث بن جائے۔ میرا نبی اوپر کی طرف سر اٹھائے.... تو قرآن بن کر آجائے۔ میرا نبی غصے میں آئے.... تو جہنم کو ہلا کر رکھ دے۔ میرا نبی مسکرائے.... تو جنت کا دروازہ کھل جائے۔ میرے نبی کو پسینہ آئے.... تو گلشن مہکے۔ میرا نبی دامن چھڑکے.... تو فرشتے وضو کریں۔ میرا نبی جس راستے سے گزرتا ہے.... تو اس راستے سے خوشبو مہکتی ہے۔ میرا نبی جس راستے سے گزرتا ہے.... تو اس راستے سے سورج، چاند، ستارے بھیک مانگتے ہیں۔ میرے نبی کے آنے سے پہلے چاند کو اپنی نورانیت پہ ناز تھا، سورج کو اپنی ضیائت پہ ناز تھا، ستاروں کو اپنی روشنی پہ ناز تھا، لیکن جب میرا نبی آیا تو سب کے ناز ٹوٹ پھوٹ گئے.... یہی تو معنی ہیں.... **ورفعنا لک ذکرک**.... اے پیغمبر! ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔

اگر حضور ﷺ نہ آتے تو کچھ بھی نہ ہوتا:

ایسا ذکر اونچا کیا.... ایسی بلند شان عطاء فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ محبوب! یہ سب کچھ تیرے لئے ہے۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو کائنات کا یہ نظام سجایا نہ جاتا۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو یہ کائنات نہ ہوتی۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو یہ رونق محفل نہ ہوتی۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو یہ جلسہ بلایا نہ جاتا۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو یہ مساجد نہ ہوتیں۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو یہ مدرسہ نہ ہوتا۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نہ آتے۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ آپ کے قدموں میں

نہ آتے۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو یہ علماء نہ ہوتے۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو فقہاء، اتقیاء، اصفیاء نہ ہوتے۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو یہ مرسل نہ ہوتے۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو ابوبکر کو صداقت نہ ملتی۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو عمرؓ کو عدالت نہ ملتی۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو عثمانؓ کو سخاوت نہ ملتی۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو علیؓ کو شجاعت نہ ملتی۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ عشرہ مبشرہ میں سے نہ ہوتے۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو امیر معاویہؓ کاتب وحی نہ ہوتے۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو ابن عباسؓ مفسر قرآن نہ بنتے۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو ابن مسعودؓ محدث اعظم نہ بنتے۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو حنظلہؓ غسیل الملائکہ نہ بنتے۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو ابوذر غفاریؓ تارک الدنیا نہ بنتے۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو سلمان فارسیؓ زاہد دنیا نہ بنتے۔ اگر تجھے دنیا میں پیغمبر بنا کر بھیجنا نہ ہوتا.... تو یہ ارض و سماء نہ ہوتے....!! محبوب ﷺ! کچھ بھی نہ ہوتا، یہ سب کچھ تیرے لئے ہے۔ یہی تو معنی ہیں....

ورفعنا لک ذکرک.... اے پیغمبر! ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔

نبی ﷺ کی شان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

میرے دوستوں! میرے پیغمبر کو ایسی بلند شان اللہ نے عطاء فرمائی ہے.... جس کا آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ معراج کی رات ملائکہ اور باقی تمام انبیاء کرام مقتدی، لیکن میرے محبوب ﷺ کو آگے کر کے امام بنا دیا۔ ایسی بلند شان کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرا پیغمبر ایسی بلند شان والا ہے، جہاں میری توحید کا ذکر ہوگا، وہاں محبوب تیری رسالت کا ذکر بھی ہوگا۔ ایسی بلند شان عطاء فرمائی کہ موسیٰ علیہ السلام جیسے نبی بھی اس بات کو طلب کریں کہ کاش میں آخری رسول ﷺ کی امت میں سے ہوتا....!! ایسی بلند شان کہ پہلے نبی قبیلے کا، پہلے نبی محلے کا، پہلے نبی بستی کا، پہلے نبی شہر کا.... لیکن فرمایا میرا آخری نبی آنے والی پوری امت کا نبی ہوگا۔ یہی تو معنی ہیں....

ورفعنا لک ذکرک.... اے پیغمبر! ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کر دیا۔

معجزاتِ پیغمبر.....!!

ایسی شان بلند فرمائی کہ ایک دن ابوجہل آپ کے پاس آتا ہے اور آکر کہتا ہے کہ اے محمدؐ! اس چاند کے دوٹکڑے کردے تب تُو نبی ہے۔ محبوب پریشان ہوگئے، اللہ نے فرمایا اے محبوبؐ! گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ، ہاتھ کی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کرنا تیرا کام ہے، اور چاند کے دوٹکڑے کرکے ابوجہل کو لاجواب کردینا یہ خدا کا کام ہے۔ میرے نبی کی ایسی شان بلند فرمائی کہ جنگل میں تین سوتیرہ صحابہ کرام پانی کے لئے پریشان ہیں، پینے اور وضو کرنے کے لئے پانی نہیں ہے، میرے نبی نے ایک چھوٹے سے پیالے میں پانی منگوایا.....اللہ نے فرمایا کہ محبوب! پیالے میں ہاتھ ڈالنا تیرا کام ہے، اور اس پیالے سے پانی کے چشمے جاری کردینا میرا (خدا) کا کام ہے۔ یہی تو معنی ہیں.... ورفعنا لک ذکرک.... اے پیغمبر! ہم نے تیرے ذکر کو بلند کردیا۔

پیغمبرؐ کی نظر سے انقلاب آگیا:

میرے دوستو! پیغمبر کے حسن وجمال کو جس انداز سے اور جس قدر بھی بیان کیا جائے حق ادا نہیں ہوسکتا۔ جسم اطہر کے اس حسن ظاہری کے ساتھ، کمالات پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ آنکھیں وہ نگاہ انقلاب ہیں کہ ....اگر ابوبکر پر اٹھیں.... تو صدیق بنے۔ اگر عمرؓ پر اٹھیں....تو قاتل سے عادل بنے۔ اگر عثمانؓ پہ اٹھیں....تو تاجر سے باحیاء بنے۔ اگر علیؓ پہ اٹھیں ....تو عرب کے بہادر اور فاتح خیبر بنے۔ اگر معاویہؓ پہ اٹھیں ....تو کاتب وحی بنے۔ اگر سلمانؓ پہ اٹھیں....تو خاندان نبوت کا فرد بنے اگر ابوہریرہؓ پہ اٹھیں....تو حافظ الحدیث بنے۔ اگر ابن مسعودؓ پہ اٹھیں....تو محدث اعظم بنے۔ اگر ابن عباسؓ پہ اٹھیں....تو مفسر قرآن بنے۔ اگر بلال حبشیؓ پہ اٹھیں....تو جنت کا وارث بنے۔ اگر حنظلہؓ پہ اٹھیں....تو غسیل الملائکہ بنے۔ اگر حمزہؓ پر اٹھیں.... تو سید الشہداء بنے۔ میرے پیغمبر کی نگاہ مبارک پڑنے سے ....چور.... چوکیدار بنے! رہزن ....رہبر بنے! اجڑے.... بسنے لگے! بگڑے ....بننے لگے! بچھڑے.... ملنے لگے! یہی تو معنی ہیں.... ورفعنا لک ذکرک.... اے پیغمبر! ہم نے تیرے ذکر کو اونچا کردیا۔ میرے بھائیو! وقت کافی ہوچکا ہے، میں انہیں الفاظ پہ اپنی معروضات کو ختم کرتا ہوں۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیرتِ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:-..........لیڈز.....برطانیہ

مؤرخہ:-............

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیرتِ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَلَہٗ وَلَا مُشِیْرَلَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِالرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ....

وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ
اُولٰئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ o
وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْبَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا o وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ o
صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o

حضور آئے تو سر آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
بجھے چہروں کا زنگ اترا ستے چہروں پہ نور آیا
حضورؐ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
یتیموں اور ضعیفوں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضورؐ آئے تو ذروں کو نگاہیں مل گئیں آخر
خرد کی شمع افروزی جنوں کی چارہ فرمائی
زمانے کو اسی امی کے صدقے میں سمجھ آئی
ضمیر اس در سے گر نسبت نہ رکھے لوح و پیشانی
تو کشکول گدائی ہے چہ درویشی چہ سلطانی

تمہید: میرے واجب الاحترام! قابل صد احترام علمائے کرام! مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ آج کا یہ پروگرام جمعیت علمائے اسلام برطانیہ کے زیر اہتمام منعقد ہورہا ہے۔اور محترم جناب قاری سید حسین احمد مدنی جو جمعیت علمائے اسلام برطانیہ کے جنرل سیکرٹری ہیں ان کی خصوصی دعوت پر میں کل ہی پاکستان سے یہاں پہنچا ہوں اور قاری حسین احمد صاحب کا یہ پروگرام جو سیرت کانفرنس کے عنوان سے معنون ہے اس میں آپ حضرات کی شرکت باعث سعادت ہے۔اور میں اس عظیم سیرت کانفرنس میں جو برطانیہ کے ایک مشہور شہر لیڈز میں آج منعقد ہورہی ہے قاری صاحب اور ان کے معاونین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، چونکہ میرے بعد ہمارے مخدوم حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کا خطاب ہونے والا ہے، اس لئے میں زیادہ لمبی گفتگو نہیں کرسکتا۔مختصر وقت میں ''سیرت طیبہ'' پر اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

رحمت کے معانی: میرے بھائیو! میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک کی ایک وہ آیت پڑھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو پوری کائنات کے لئے رحمۃ للعالمین قرار دیا ہے۔فرمایا ہے کہ اے پیغمبر! تم جہانوں کے لئے رحمت ہو۔

رحمت کے معانی ومفاہیم: رحمت عربی کا لفظ ہے۔رحمت کا معنی لغت میں یہ ہے کہ ایسی چیز جس سے اطمینان اور سکون حاصل ہو یا یوں کہہ لیجئے کہ رحمت کا معنی ہے راحت، رحمت کا معنی ہے عافیت، رحمت کا معنی ہے سکون، رحمت کا معنی ہے اندھیروں کے بعد پیدا ہونے والی روشنی، رحمت کا معنی ہے عظمت، رحمت کا معنی ہے بلندی، رحمت کا معنی ہے رفعت، رحمت کا معنی ہے ایسی جگہ جو اندھیروں کے بعد میسر آئے۔ایسا چین جو دکھوں کے بعد حاصل ہو۔ایسی روشنی جو شرک اور کفر کے اندھیروں کے بعد میسر آئے۔رحمت کے بے شمار معانی علماء نے لکھے ہیں۔قرآن پاک کا یہ کہنا کہ ''اے پیغمبر! ہم نے تجھے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا'' یعنی دنیا کے اندر جتنے بھی جہان ہیں....

نباتات کا جہان ہے.....حیوانات کا جہان ہے.....جمادات کا جہان ہے.....انسانوں کا جہان ہے.....عقبیٰ کا جہان ہے.....ارواح کا جہان ہے.....مشرق ومغرب کا جہان ہے.....شمال وجنوب کا

جہان ہے.... عورتوں کا جہان ہے.... مردوں کا جہان ہے.... مزدوروں کا جہان ہے.... کسانوں کا جہان ہے.... بچوں کا جہان ہے.... اے پیغمبر ﷺ دنیا میں جتنے جہان ہیں ہر جہان میں تو رحمت ہے۔ ہر جہان میں تیری روشنی ہے.... ہر جہان میں تیری عظمت ہے.... ہر اندھیرے میں تیری روشنی ہے.... ہر دکھ میں تیری عافیت ہے.... ہر اندھیرے میں تیرا سورج روشن ہے....

حضورؐ کی سیرت ایک اتھاہ سمندر ہے: میرے بھائیو! حضور علیہ السلام کی عظمت ساری کائنات میں مانی گئی ہے۔

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

اگر اس کی تفصیل میں جاؤں تو بہت لمبی گفتگو ہو جائے گی۔ آپ کو معلوم ہے کہ حضور علیہ السلام کی سیرت ایک اتھاہ سمندر ہے۔ جس میں اتنی گہرائی ہے کہ کوئی آدمی اس میں شناوری نہیں کرسکتا۔ ایک عربی کے شاعر نے چالیس ہزار اشعار حضور کی شان میں لکھے۔ چالیس ہزار اشعار کے بعد جو آخری شعر لکھا اس کا ترجمہ ایک اردو کے شاعر نے کیا، اس نے کہا ہے چالیس ہزار اشعار کے بعد.... کہ ع

تھکی ہے فکر رسا مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا، مدح باقی ہے
اور عمر تمام لکھا، مدح باقی ہے

حضورؐ کی شان بیان کرنے کے لئے کس زاویہ کو چھیڑیں.... کس پہلو کو تلاش کریں.... حضور کا دنیا میں آنا.... یہ ایک علیحدہ عنوان ہے۔ دنیا میں رہنا.... علیحدہ عنوان ہے۔ نبی دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے، دنیا کی کیا حالت تھی.... یہ علیحدہ عنوان ہے۔ پیغمبر آئے تو کیا ہوا.... یہ علیحدہ عنوان ہے۔ نبی کی وسعت کیا ہے، نبی کی بلندی کیا ہے.... یہ علیحدہ عنوان ہے۔ میرے بھائیو! بس تو صرف فانی بدایونی کی زبان میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ:

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا ترے بغیر
اک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

اور نبی کی آمد سے پہلے کا ایک ہندو شاعر نقشہ کھینچتا ہے۔ اس ہندو شاعر نے کتنی خوبصورت بات کہی.... وہ کہتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے آنے سے پہلے کا کیا نقشہ ہے، اب حضورؐ دنیا میں تشریف لائے تو کیا ہوا.... وہ کہتا ہے۔

وہی یونان کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا
وہی روئے زمیں پر آج تھا تخریب کی دنیا
یہ تحقیق وتجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ
فلاطوں کی خرد، سقراط کی دانش تھی افسانہ
غرض دنیا میں ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشان نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دفعتاً سیلاب نور آیا
جہان کفر وباطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا
شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے وہ فقیر آیا
اور مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلین آیا
سحاب رحم بن کر رحمۃ للعالمین آیا

وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین

حضورؐ رحمت للعالمین ہیں۔

حضورؐ مزدور کے لئے رحمت: میرے بھائیو! مجھے کہنے دو کہ ایک آدمی مزدور ہے، جب حضورؐ دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے تو وہ سارا دن مزدوری کرتا تھا۔ دس دس دن مزدوری کرتا تھا، مہینے گزر جاتے تھے، سال گزر جاتے تھے اس کو مزدوری نہیں ملتی تھی.... وہ دکھوں میں مبتلا رہتا تھا، وہ انسان بن کر حیوان کی زندگی گزارتا تھا۔ اس کو کوئی آدمی مزدوری نہیں دیتا تھا کوئی قاعدہ قانون نہیں تھا۔ کوئی ضابطہ نہیں تھا، کوئی اخلاق کا کلیہ نہیں تھا، کوئی کتاب نہیں تھی، کوئی دستور نہیں تھا، کوئی منشور نہیں تھا،

اس کے لئے کوئی ضابطہ نہیں تھا، اس کو کس ضابطے سے مزدوری دی جائے، لیکن وہ سارا دن مزدوری کرتا تھا اس کو کچھ بھی نہ ملتا تھا تو وہ پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا تھا، لیکن دنیا کے سب سے بڑے سردار نے فرمایا: **اعطوا لا جیر اجره قبل ان یجف عرقه (الحدیث)**

مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دی جائے۔ تو پھر مجھے کہنے دو کہ..... **وما ارسلنک الا رحمة للعالمین**.... کہ میرا پیغمبر اس مزدور کے لئے بھی رحمت بن کر آیا ہے۔

کسان کے لئے رحمت: میرے بھائیو! میرا پیغمبر صرف مزدور کے لئے نہیں اس کسان کے لئے بھی رحمت بن کر آیا ہے کہ جس کسان نے بنجر زمین کو آباد کیا اور اس کا وہ مالک نہیں ہے لیکن میرے پیغمبرؐ نے فرمایا:

جو بنجر زمین کو آباد کرے وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے۔

تو گویا کہ اس بنجر زمین کے آباد کرنے والے کے لئے بھی میرا نبی رحمت بن کر آیا۔

جانوروں کے لئے رحمت: اور میرا پیغمبر ﷺ تو اس جانور کے لئے بھی رحمت بن کر آیا ہے کہ جو اونٹ اپنے مالک کی شکایت میرے رسولؐ کے پاس لے کر گیا اور سر پیغمبر کی چوکھٹ پہ رکھ کے شکایت کرتا تھا.... لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا کہتا ہے حضورؐ نے فرمایا: جبرئیلؑ نے مجھے بتایا کہ یہ اپنے مالک کی شکایت کر رہا تھا کہ میرا مالک مجھے چارہ تھوڑا دیتا ہے اور کام زیادہ لیتا ہے۔ حضورؐ نے مالک کو بلا کر فرمایا اس کو چارہ زیادہ ڈالا کرو اور کام تھوڑا لیا کرو۔ تو مجھے کہنا چاہئے کہ میرا پیغمبرؐ جانور کے لئے بھی رحمت بن کر آیا۔ **وما ارسلنک الا رحمة للعالمین**

عورتوں کے لئے رحمت: میرے بھائیو! حضورؐ کے آنے سے پہلے دنیا کے اندر عورت کی عزت کا کوئی قانون نہیں تھا، جب عورت کے مخصوص ایام آتے تو عورت کو جنگلوں میں لوگ باندھ آتے تھے۔ عورت ماں ہوتی تو کوئی قدر نہ بھی بیٹی اور بہو ہوتی تو کوئی قدر نہ تھی، لیکن میرے رسول نے دنیا میں آنے کے بعد اسلام میں عورت کا سر اونچا کر دیا۔ عورت کو بلند کر دیا۔ عورت کو چار حیثیتیں دے دیں۔

میرے رسولؐ نے فرمایا: (۱) عورت اگر تیری بیٹی ہے تو تیری عزت ہے۔ (۲) عورت تیری بہن ہے تو تیری آبرو ہے۔ (۳) عورت اگر تیری بیوی ہے تو اس کا خرچہ تیرے ذمے واجب ہے۔ (۴) اور اگر عورت ماں ہے تو اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔

وما ارسلنک الا رحمة للعالمین

تو میرا پیغمبر ﷺ ساری کائنات کے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔ عورت کے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔ بچیوں کے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔ مجھے یہ کہنے دو کہ یہی میرا پیغمبر ﷺ ہے کہ جس کے دور میں عورت کی دو حیثیتیں تھیں، روم اور ایران کے اندر عورت انسانی خواہشات کا ذریعہ بن گئی تھی۔ صبح کو اٹھ کر روزانہ لڑکیوں کو بے آبرو کیا جاتا، عورت کو بری نظر سے دیکھا جاتا، عورت کو جنسی خواہشات کا ذریعہ بنایا جاتا، عورت کی کوئی عزت نہ تھی، کوئی احترام نہ تھا، لیکن عرب کے اندر عورت کی حالت یہ تھی کہ بچی پیدا ہوتی تو اس کو زندہ دفن کر دیتے.... لوگ کہتے تھے کہ کل کو کوئی اس لڑکی کا رشتہ لینے ہمارے پاس آئے گا، کوئی اس سے شادی کرے گا، قریشیوں کی ناک کٹ جائے گی۔ تو دنیا کے اندر دو بلاک تھے۔ ایک عرب کا بلاک تھا ایک قیصر اور کسریٰ کا بلاک تھا۔ دونوں جگہ پر عورت بے عزت ہو رہی تھی۔ قیصر و کسریٰ کے اندر.... عورتوں کو شوکیسوں میں بنا کر کھڑا کر دیا جاتا لوگ اس کو پسند کر کے نفسانی خواہشات کا ذریعہ بناتے تھے۔ لیکن عرب کے اندر جو بچی پیدا ہوتی تھی اس کے زندہ دفن کر دیا جاتا۔ آؤ لیڈز کے مسلمانو! برطانیہ کے مسلمانو! کے کے مسلمانو! آؤ میں تمہیں چودہ صدیاں پہلے مکہ اور مدینہ کے اس تاجدار کے قدموں میں لے چلوں کہ جس نے عورت کو کتنی عزت بخشی.... کتنا اونچا مقام بخشا، کتنی رفعت و بلندی بخشی.... کہ اس پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی کسی عورت کی طرف بری نظر سے دیکھے گا قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔ اس نبی نے دنیا کو بتا دیا کہ عورت بری نظر کی چیز نہیں ہے۔ عورت چار حیثیتیں رکھتی ہے۔ بیٹی ہے تب بھی عزت والی ہے.... بہن ہے تب بھی عزت والی ہے.... اور بیوی ہے تب بھی عزت والی ہے.... ماں ہے.... تو جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔ وہ جنت.... جس کی تلاش میں اولیاء پھرے، اقطاب پھرے،

امام پھرے، پیشواء پھرے، مفکر پھرے، ساری کی ساری زندگی جس جنت کے لئے لوگ متلاشی رہے.... اس جنت کو اٹھا کر میرے پیغمبر ﷺ نے ماں کے قدموں کے نیچے ڈال دیا ہے۔ **وما ارسلنک الا رحمة للعالمین** میرا پیغمبر ﷺ سارے جہانوں کے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔ اور میرے نبی کی اس رحمت کو دیکھو کہ عرب کے اندر عورتوں کی کیا حالت تھی، اور قیصر و کسریٰ میں حالت کیا تھی.... یہ میرے پیغمبر ﷺ کی سیرت کا ایک انوکھا واقعہ ہے جسے ''اصح السیر'' میں نقل کیا گیا ہے کہ میرے پیغمبرؐ کے گھر میں ایک عورت آتی ہے اس کے پاس دو چھوٹی چھوٹی بچیاں ہیں ایک بچی اس کو گود میں ہے ایک بچی کو وہ انگلی سے پکڑ کر ساتھ لائی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گھر میں موجود ہیں.... حضرت عائشہ نے اس عورت کو دیکھا کہ ایک بچی اس کی گود میں ہے اور ایک بچی نیچے ہے۔ اور اس کے چہرے سے افلاس ٹپک رہا ہے۔ بھوک ٹپک رہی ہے، پریشانی ٹپک رہی ہے.... یہ بچیاں کیوں پریشان ہیں....؟ تو وہ رو کر کہتی ہے کہ میرا خاوند میدان جنگ میں شہید ہو چکا ہے، میرے پاس کمانے والا کوئی نہیں ہے، میرے پاس لانے والا کوئی نہیں ہے، ان بچیوں کو کہاں سے کھلاؤں.... یہ کہہ کر وہ عورت رو پڑی اور وہ بچیاں بھی رونے لگیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا ہوا، کہنے لگی سات دن ہو گئے نہ ان بچیوں نے کچھ کھایا ہے نہ میں نے کچھ کھایا ہے، پانی پی کر ہم گزارا کرتے ہیں، اماں عائشہؓ رو پڑیں اور اندر چلی گئیں اندر جا کر ایک توشہ دان نکالا اس توشہ دان میں کھجوریں ہوا کرتی تھیں، حضرت عائشہؓ نے اس توشہ دان میں ہاتھ ڈالا، ایک کھجور نکلی اور دوسرے توشہ دان میں ہاتھ ڈالا اس میں بھی ایک کھجور نکلی، دو کھجوریں حضرت عائشہؓ لے آئیں اور لا کر حضرت عائشہؓ نے فرمایا اے بہن! یہ ایک کھجور تیرے لئے ہے اور ایک کھجور کے دو حصے کر کے ان دو بیٹیوں کو دے دو۔ تو جب اس عورت نے دونوں کھجوریں پکڑیں تو ایک کھجور ایک بیٹی کو دے دی اور دوسری کھجور دوسری بیٹی کو دے دی اور خود کھجور کوئی نہیں کھائی، ان بچیوں نے کھجوروں کو ایسے جھپٹا کہ جیسے بڑے عرصے کی بھوکی ہیں، تو دونوں کھجوریں وہ دونوں بچیاں کھا گئیں۔ حضرت عائشہؓ نے دیکھا کہ اس عورت نے تب بھی کچھ نہیں کھایا.... تو سارے گھر میں پھر تلاش کیا، ایک بوری میں دیکھا تو اس میں ایک کھجور ملی۔ حضرت عائشہؓ وہ کھجور لے آئیں اور لا کر کہا کہ بہن اب یہ کھجور تجھے کھانی

ہے، حضرت عائشہؓ نے جب کھجور اسے دی تو وہ عورت کہنے لگی کہ میرا تو گزارا ہو جائے گا.... میں تو پانی سے بھی گزارا کر لونگی، لیکن میری بیٹیاں ابھی بھوکی ہیں تو اس عورت نے اپنی اس ایک کھجور کے پھر دو ٹکڑے کر کے ان دونوں بیٹیوں کو دیدی۔ اور خود پانی پی لیا اور بیٹیوں کو بھی پانی پلا کر چلی گئی۔ جب تھوڑی دیر گزری تو رسول اللہ تشریف لائے، حضرت عائشہؓ نے سارا واقعہ میرے نبی کے سامنے بیان کر دیا حضور کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے، حضورؐ رو پڑے حضور نے فرمایا عائشہؓ جاؤ، اس عورت کو تلاش کرو، جہاں بھی وہ تجھے ملے، تو اس عورت کو کہو کہ رسول اللہ نے تجھے جنت کی خوشخبری دی ہے۔ **وما ارسلنک الا رحمة للعالمین** اسی کا نام ہے کہ میرا نبی سارے جہان کیلئے رحمت ہے۔ میرا پیغمبر ساری کائنات کے لئے رحمت بن کر آیا ہے۔

مکہ مکرمہ کا تاریخی واقعہ:

میرے بھائیو! عرب کے اندر عورت کی کیا حالت تھی، یہ قیصر و کسریٰ کی بات ہے۔ عرب کے جاہل معاشرے کی بات ہے جو رسول اللہ سے پہلے تھا۔ لیکن حضور علیہ السلام سے پہلے مکہ مکرمہ کا وہ تاریخی واقعہ ایڈورڈ گبن نے بھی نقل کیا ہے۔ اس واقعہ نے پوری دنیا کی آنکھوں کو دھندلا دیا ہے۔ ایسا واقعہ تو دنیا میں کبھی پیش نہیں آیا.... کہ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس آتا ہے، کہنے لگا یا رسول اللہ میں بڑا گناہ گار ہوں۔ میں آپ کے دروازے پہ آیا ہوں، میرے بڑے گناہ ہیں، میرا اتنا بڑا گناہ ہے کہ آسمانوں سے بھی بڑا میرا گناہ ہے اور زمین سے بھی بڑا میرا گناہ ہے۔ حضور نے فرمایا تو نے شرک کیا.... اس نے کہا شرک سے بھی میں بڑا گناہ سمجھتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کتنے بڑے بڑے تیرے گناہ ہیں.... تو نے جھوٹ بولا ہے.... اس نے کہا جھوٹ سے بھی بڑا گناہ ہے۔ میں آپ کے دروازے پہ آیا ہوں مجھے معافی مل سکتی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا تو نے کیا کیا، کہنے لگا میں نے جھوٹ سے بھی بڑا گناہ کیا ہے ۔ کفر سے بھی بڑا گناہ کیا ہے.... حضورؐ نے فرمایا بتا تو سہی کہنا کیا چاہتا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے علاقے میں، میرے گھر میں.... رواج یہ تھا کہ جو بچی پیدا ہوتی اسے لوگ زندہ دفن کر دیتے تھے۔ بچی بڑی نہ ہوتی تھی، بچی زندہ دفن ہو جاتی تھی۔ عرب کا سردار ابو جہل تھا، جس کے گھر میں بچی کا پتہ چلتا تو وہ جا کر بچی کو اسی وقت قتل کر دیتا، اور وہ کہتا یہ تھا کہ کسی کے گھر میں داماد نہ آئے کسی کے گھر میں لڑکی کو لینے والا کوئی نہ آئے۔ ہمارے علاقے میں رواج تھا کہ بچی بچتی نہ تھی۔ حضور ﷺ نے

فرمایا: تونے کیا کیا۔ اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ میرے گھر میں ایک بچی پیدا ہوئی چودہ سال کے بعد بچی پیدا ہوئی، کوئی اولاد نہ تھی، کوئی بیٹا نہ تھا، کوئی لڑکی نہ تھی، جب بچی پیدا ہوئی تو میری بیوی نے کہا ہم اس کو زندہ دفن نہیں ہونے دیں گے، تو اس نے کہا اس بچی کو ہم چھپا کر رکھتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اس بچی کو چھپایا، دو تین سال گزر گئے.... بچی چھپی رہی، لیکن کسی طرح ابو جہل کو پتہ چل گیا، چوراہے میں کھڑا کر کے اس نے میرا بازو پکڑ لیا، اس نے کہا تیرے گھر میں ایک لڑکی ہے۔ کل کو تو قریشیوں کی ناک کٹوائے گا۔ تیرے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ تو میری رعایا میں ہو کر اپنی بچی کو زندہ دفن ہونے سے بچائے، میں ایسا نہیں کر سکتا، آج ہی اپنی بچی کو زندہ دفن کر دے ورنہ میں کل کو تیرے سارے گھر کو آگ لگا دوں گا۔ کہنے لگا یارسول اللہ! میں ابو جہل کی دھمکی سے گھبرایا.... میں گھر آ گیا، میں نے بیٹی کو تو کچھ نہ بتایا، اس کی ماں کو بھی کچھ نہ کہا، وہ بچی جب میں گھر میں آتا تھا.... سارے دن کی تھکاوٹ میری دور کر دیتی تھی۔ وہ میرے سینے سے چمٹ جاتی تھی میری تکلیف دور ہو جاتی تھی۔ میں اس سے پیار کرتا تھا، لیکن آج جب میں آیا.... تو وہ بچی میرے پاس آنے لگی، میں نے دھکا دے دیا، میں نے اس کو پیچھے ہٹایا اور میں نے کہا کہ چلو میں تجھے تیرے ماموں کے گھر چھوڑ آؤں، ابو جہل کل کو تلوار لے کر آئیگا۔ بچی سہم گئی، میں نے اس کی ماں کو کچھ نہ بتایا اور اس بچی کو لے کر جب میں گھر سے نکلا تو ایک کسی (زمین کھودنے والی کدال) بھی ساتھ لے لی.... بچی میرے کندھے پر ہے۔ اور کدال بھی میرے کندھے پر ہے اور میں اپنی بستی سے باہر نکلا، پہاڑی سے باہر نکل گیا تو وہ بچی مجھے کہنے لگی ابا جان مجھے کہاں لے جاتے ہو....؟ میں نے کہا تیرے ماموں کے گھر، تو وہ کہتی ہے کہ اس جنگل میں تو میرے ماموں کا گھر نہیں ہے۔ میں نے اس جنگل میں پہاڑ کے پیچھے جو قبرستان تھا وہاں بچی کو ایک جگہ کھڑا کر کے میں نے اس کی قبر کو کھودنا شروع کر دیا تا کہ اسے زندہ دفن کر دوں۔ جب میں بچی کی قبر کھود رہا تھا تو بچی بھی میرے پاس آ گئی اور وہ اپنے دوپٹے کو زمین پر بچھا کر مٹی نکالتی تھی اور میرے ساتھ ہاتھ بٹاتی تھی.... اس کام میں گڑھا کھود رہا تھا اور وہ بھی میرا ہاتھ بٹاتی تھی۔ جب وہ قبر اس کی بن گئی اور اس بچی کو اٹھا کر میں قبر میں ڈالنے لگا تو وہ بچی رو کر کہتی ہے کہ ابا جان میرا جرم تو بتاؤ، میرا قصور تو بتاؤ، کس جرم میں مجھے زندہ دفن کرتے ہو.... حضور علیہ السلام نے جب یہ بات سنی تو رسول اللہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے، نبی کی آنکھوں سے جو آنسو نکلا.... یہ رحمت کی وجہ سے تھا۔ سارے

جہان کے لئے میرا رسول رحمت تھا۔ حضور ﷺ رو پڑے، سارے صحابہؓ رو پڑے، کہنے لگا یارسول اللہ! مجھے ترس نہ آیا، میں نے بچی کو اٹھا کر جب قبر میں ڈالنا چاہا تو بچی کہتی ہے ابا جان میرا قصور نہیں، میرا کوئی جرم نہیں، مجھے چھوڑ دے، میں ساری زندگی تیرے گھر میں نہیں آؤں گی۔ میں عرب کے جنگلات کے اندر پھر پھر کر وقت گزار دوں گی۔ میں تیرے گھر نہیں آؤں گی.... تجھے مجھ سے نفرت ہو گئی ہے تو بتا دے، اگر تو نے مجھے اسی طرح دفن کرنا تھا.... مجھے اپنے گھر بتا دیتا، میں اپنی اماں کو آخری سلام تو کر کے آ جاتی۔ جب یہ بات کہی تو رسول اللہ رو پڑے، میرے بھائیو! صحابہ کی چیخیں نکل گئیں۔ اس کے بعد کہنے لگا.... حضور علیہ السلام کے سامنے اس نے کہا، میں نے بچی کو قبر میں ڈالا اور اس کے سینے کے اوپر ریت کا تو دا ڈال دیا۔ جب ریت کا تو دا سینے پہ ڈالا تو بچی رو کر کہتی ہے.... ابا جان! آخری بات کہتی ہوں کہ مجھے چھوڑ دے میں ساری زندگی تیرا چہرہ نہیں دیکھتی، تیرے گھر نہیں آتی۔ اس کے بعد اس نے کہا میں نے بچی کی کسی آہ و بکا کو نہ سنا اور اس کے سینے پہ میں نے مٹی ڈال دی.... اور اس کو قبر میں زندہ دفن کر دیا اور اس کے اوپر مٹی ڈال کر اس کی قبر میں نے بنا دی.... جس دن سے میں نے بچی کو زندہ دفن کیا ہے اس دن سے روزانہ رات کو وہ بچی مجھے خواب میں ملتی ہے اور خواب میں مل کر مجھے کہتی ہے، ابا جان! تیرا گریبان ہوگا.... میرا ہاتھ ہوگا، قیامت کا دن ہوگا، رسول اللہ کی محفل ہوگی، اس کے بعد کہنے لگا کہ میرے پاؤں میں لرزہ طاری ہو گیا، چالیس دن گزر گئے مجھے نیند نہیں آئی، اللہ کے رسول میں آپ کے دروازے پہ آیا ہوں، اس لئے آیا ہوں کہ آسمانوں سے بڑا میرا گناہ ہے.... اس کے لئے بھی معافی ہو سکتی ہے....؟ حضور ﷺ نے فرمایا تو نے گناہ تو بہت بڑا کیا.... لیکن جب تو سچے دل سے آ کر میرے دروازے پہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگا تو اللہ تیرے اس گناہ پہ میری رحمت کی چادر ڈال دے گا۔ چنانچہ اس نے اسی وقت کلمہ پڑھا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا، حضورؐ نے فرمایا.... جا تیری آسمانوں سے بڑی غلطی معاف ہو گئی ہے۔ اس لئے تو قرآن نے کہا: **وما ارسلنک الا رحمة للعالمین** کہ آسمانوں سے بڑے گناہوں کو محمد مصطفیٰ ﷺ کی رحمت کی چادر نے ڈھانپ لیا۔

حضورؐ کے بعد جو بھی آیا، آپ کی رحمت بن کر آیا:

میرے بھائیو! میرا پیغمبر جہانوں کے لئے رحمت ہے اور یہ بھی مجھے کہنے دو کہ میرا یہ پیغمبرؐ.... ساری کائنات کے لئے رحمت ہے، بچیوں

کے لئے رحمت ہے، بچوں کے لئے رحمت ہے اور اگر آپ غور کریں، آپ کو معلوم ہو کہ ہر نبی کے بعد تو دوسرا نبی آیا لیکن حضورؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آیا، حضورؐ کے بعد جو بھی آیا وہ نبی کی رحمت بن کر آیا۔ ابوبکرؓ کی صداقت میرے نبی کی رحمت ہے.... عمرؓ کی عدالت میرے نبی کی رحمت ہے.... عثمانؓ کی شرافت میرے نبی کی رحمت ہے.... علیؓ کی شجاعت میرے نبی کی رحمت ہے.... حسنینؓ کی شہادت میرے نبی کی رحمت ہے.... معاویہؓ کی سیاست میرے نبی کی رحمت ہے.... مجھے اور کہنے دو! کہ حبشے کے بلالؓ کی عظمت میرے نبی کی رحمت ہے.... ابن مسعودؓ کی تفسیر میرے نبی کی رحمت ہے.... ابن عباسؓ کی فقہ اور تفسیر میرے نبی کی رحمت ہے.... حنظلہؓ کی شہادت میرے نبی کی رحمت ہے.... صحابہؓ کی عظمت میرے نبی کی رحمت ہے.... ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ کا پوری کائنات میں.... اللہ کا قرآن لے کر، نبی کا فرمان لے کر پہنچنا میرے نبی کی رحمت ہے.... مکے سے مدینے تک پہنچنا میرے نبیؐ کی رحمت ہے.... مدینے سے مراکش تک جانا میرے نبی کی رحمت ہے.... سمندروں کے جزیروں میں اللہ کا قرآن صحابہ کا پیش کرنا میرے نبی کی رحمت ہے۔ افریقہ میں دین پہنچانا میرے نبی کی رحمت ہے.... اور ساحل مکران پہ اذانیں دنیا میرے نبی کی رحمت ہے.... یورپ کے دروازے پہ دین پہنچانا نبی کی رحمت ہے.... میں آگے چلتا ہوں.... ابوحنیفہؒ کی فقاہت میرے نبی کی رحمت ہے.... امام مالکؒ کی عظمت میرے نبی کی رحمت ہے.... احمد بن حنبلؒ کا استقلال میرے نبی کی رحمت ہے.... ابن تیمیہؒ کا عشق میرے نبی کی رحمت ہے.... امام رازیؒ کی تفسیر میرے نبی کی رحمت ہے.... پیران پیرؒ کا علم نبی کی رحمت ہے.... خواجہ معین الدین چشتیؒ اجمیری کی عظمت نبی کی رحمت ہے.... مجھے کہنے دو.......شاہ ولی اللہؒ کا علم نبی کی رحمت ہے.... شاہ عبدالعزیزؒ کی عظمت نبیؐ کی رحمت ہے.... قاسم نانوتویؒ کا عشق نبیؐ کی رحمت ہے.... رشید احمد گنگوہیؒ کا تفکر نبی کی رحمت ہے.... شاہ اسماعیلؒ کا جذبہ جہاد نبیؐ کی رحمت ہے.... سید احمد شہیدؒ کی عظمت نبیؐ کی رحمت ہے.... مجھے کہنے دو.... کہ عبدالشکور لکھنویؒ کی تحقیق نبیؐ کی رحمت ہے.... اور حق نواز جھنگوئی شہیدؒ کی شہادت بھی میرے نبیؐ کی رحمت ہے.... میرے بھائیو! آج پوری دنیا میں اسلام کا نام بلند ہو رہا ہے، یہ سب کچھ نبیؐ کی رحمت

ہے.... عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خطابت نبیؐ کی رحمت ہے.... حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا جیل میں وقت گزار[illegible]ی رحمت ہے.... بڑے بڑے اکابرین کا اسلام کے لئے جان دینا نبی کی رحمت [illegible]ج سپاہ صحابہؓ پوری دنیا میں قربانیاں دے رہی ہے، یہ سب کچھ نبیؐ کی رحمت ہے۔ [illegible]ے بڑے علماء گزرے، بڑے بڑے ائمہ گزرے، بڑے بڑے فقیہہ اور پیشوا.... یہ سب کچھ نبیؐ کی رحمت ہے۔

سپاہ صحابہ کیا ہے؟

میرے بھائیو! پیغمبر ﷺ ساری کائنات کے لئے رحمت للعالمین بن کر آئے، اور آج سپاہ صحابہ.... سپاہ صحابہ کا معنی کیا ہے؟.... صحابہؓ کے غلام، صحابہؓ کے نوکر، صحابہؓ کے سپاہی، یعنی صحابہؓ و رسول ﷺ کے سپاہی اور ہم صحابہؓ کے سپاہی، مولانا حق نواز شہیدؒ نے اسی مشن پہ، اسی عظمت پہ جان قربان کی ہے۔ کیوں جان قربان کی ہے؟ اس لئے کہ پاکستان میں اور ایران میں ایک ایسا طبقہ اٹھا کہ جس نے اپنی کتابوں کے اندر.... ابوبکرؓ و عمرؓ کو کافر لکھا.... عثمانؓ و علیؓ کو کافر لکھا.... حضرت عائشہؓ کو طوائفہ لکھا.... پیغمبر ﷺ کی بیٹیوں کو، ماؤں بہنوں کی گالیاں دیں.... تو ایسے موقع پر پوری دنیا کے علماء کا فرض تھا کہ وہ میدان میں آکر اس کفر کا مقابلہ کرتے.... اللہ نے وہ مرد قلندر جھنگ میں پیدا کیا کہ آج پوری دنیا کے ایک ایک خطے پہ اس کا نام گونج رہا ہے۔ میرے بھائیو! اس کی عظمت کی گواہی پوری دنیا کے لوگ دے رہے ہیں، اس کی وجہ کیا ہے یہ نبی کا عشق ہے، یہ نبی کی محبت ہے، یہ رسول اللہ کی رحمت ہے۔ اگر حضورؐ کی رحمت نہ ہوتی تو یہ عظمت نہ ہوتی.... کائنات میں کچھ بھی نہ ہوتا.... یہ سب کچھ پیغمبرؐ کی رحمت کی وجہ سے ہے۔ میرے بھائیو! شیخ الہند محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے حضورؐ کے عشق میں ایک بڑی عجیب بات کہی ہے اور جنت کو خطاب کیا ہے.... شیخ الہندؒ نے فرمایا کہ....

اے جنت تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر جنت
میرے دل میں حضورؐ رہتے ہیں

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرتِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:-............گھڑوالا، صدیق آباد، جلالپور پیروالہ

مؤرخہ:-............۹ فروری ۱۹۹۴ء

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَلَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ....

وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ: لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْبَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا....

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ لَقَدْ جَآئَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌo

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ....

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo

وہ آئے، جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے، جن کی آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے، نغمہ داؤد میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے، گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے، جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے، جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے، جن کے دم سے عرش اعظم پر اجالا تھا

تمہید: میرے واجب الاحترام! قابل صد احترام علمائے کرام! آج کا یہ جلسہ جو جلال پور پیروالا کے اس قصبہ بستی گھڑوالہ، صدیق آباد میں منعقد ہو رہا ہے.... آج ۹ فروری ۱۹۹۴ء ہے اور غالباً اس قصبہ میں پہلی مرتبہ آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل کر رہا ہوں اور مجھے کہا گیا ہے کہ میں آج آپ کے سامنے ''سیرت النبی ﷺ'' کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

جس چیز کی حضورؐ سے نسبت، اس کی تعریف بھی حضورؐ کی سیرت ہے:

میرے بھائیو! میرا عقیدہ اور دعویٰ ہے کہ حضور علیہ السلام کی طرف جس چیز کی نسبت ہوگئی اس کا تذکرہ کرنا بھی حضور علیہ السلام کی سیرت ہے..... حضور علیہ السلام کی طرف مدینہ کی نسبت ہوگئی، میں مدینہ کی فضیلت اگر بیان کروں تو یہ بھی حضور علیہ السلام کی سیرت ہے..... حضور علیہ السلام کی طرف مکہ کی نسبت ہوگئی، میں مکہ کا ذکر اگر کروں تو یہ بھی حضور علیہ السلام کی سیرت ہے ..... حضور علیہ السلام کی طرف جس پہاڑ کی نسبت ہوگئی، اگر میں اس پہاڑ کا ذکر کروں تو یہ بھی حضور علیہ السلام کی سیرت ہے..... حضور علیہ السلام کی طرف صحابہ کرامؓ کی نسبت ہوگئی، اگر میں صحابہ کرامؓ کی تعریف کروں تو یہ بھی حضور علیہ السلام کی سیرت ہے۔ میرے بھائیو! سیرت کے کئی باب ہیں.... سیرت کا صرف ایک باب نہیں ہے، حضور علیہ السلام کی سیرت کے کئی موضوع ہیں۔ سینکڑوں، ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں موضوع ہیں، لیکن پھر بھی حضور علیہ السلام کی شان کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

ایک عاشق رسول کا حضورؐ کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت:

ایک عربی کا شاعر گزرا ہے اسنے نے حضور علیہ السلام کی شان میں چالیس ہزار اشعار عربی میں لکھے اور اس نے جو عربی میں آخری شعر لکھا میں اس کا ترجمہ آپ کو سناتا ہوں۔ اس نے چالیس ہزار اشعار عربی میں لکھ کر آخر میں جو شعر لکھا اس کا ترجمہ اردو کے ایک شاعر نے یوں کیا ہے:

تھکی ہے فکر رسا، مدح باقی ہے
قلب ہے آبلہ پا، مدح باقی ہے

ورق تمام ہوا، مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا، مدح باقی ہے

چالیس ہزار اشعار لکھنے کے بعد وہ کہتا ہے کہ جو میری چالیس سال کی فکر ہے یہ نچوڑ دی گئی ہے اور مدح رسول اللہ ﷺ ابھی باقی ہے۔ یہ نبی علیہ السلام کی شان ہے۔

نبی ﷺ کے غلاموں کے غلام:

میرے بھائیو! یہ کہنا کہ سپاہ صحابہ تو صحابہ کے سپاہی ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ صحابہؓ کے سپاہی ہیں اور ہم نبیؐ کے سپاہی ہیں.... میری بات یاد رکھو جو صحابہؓ کا سپاہی ہے وہ اصل میں نبیؐ کا غلام اور سپاہی ہے۔ میرے بھائیو! ایک پیر صاحب سے کوئی آدمی کہتا ہے کہ میں تیرا غلام ہوں لیکن ایک دوسرا شخص اس کے پاس بیٹھا ہے وہ کہتا ہے کہ پیرجی میں تو تیرے غلاموں کا بھی غلام ہوں.... تو اس شخص کے اندر پہلے شخص سے زیادہ عشق ہے۔ ایک نے کہا کہ پیرجی میں تیرا نوکر ہوں، دوسرا کہتا ہے کہ پیرجی میں تو تیرے نوکروں کا بھی نوکر ہوں.... ایک شخص کہتا ہے کہ میں نبی کا سپاہی ہوں، میں کہتا ہوں کہ میں نبیؐ کے سپاہیوں کا بھی سپاہی ہوں تو سپاہ صحابہ کا معنی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سپاہیوں کے سپاہی.... ہم ابوبکرؓ کے سپاہی کیوں ہیں....؟ اس لئے کہ ابوبکرؓ نبیؐ کا سپاہی ہے۔ ابوبکرؓ اگر نبیؐ کا سپاہی نہ ہوتا تو ہم کیوں اس کے سپاہی ہوتے....؟ میرے بھائیو! ہم ابوجہل کے سپاہی کیوں نہ بنے....؟ ہم عتبہ اور شیبہ کے سپاہی کیوں نہ بنے....؟ ہم اخنس بن شریک کے سپاہی کیوں نہ بنے....؟ اس لئے کہ وہ نبیؐ کے سپاہی نہیں تھے۔ نبیؐ کا سپاہی ابوبکرؓ ہو.... ہم اس کے بھی سپاہی.... نبیؐ کا سپاہی حبشے کا کالے رنگ کا بلالؓ ہو.... ہم اس کے بھی سپاہی.... ہم نبی کے سپاہی ہیں، نہیں بلکہ ہم نبیؐ کے سپاہیوں کے بھی سپاہی ہیں....

حضرت سفینہؓ کا حیرت انگیز واقعہ:

آج میں وہی لفظ کہتا ہوں جو حضرت سفینہؓ نے ایک جنگل کے شیر سے کہا تھا پیغمبرؐ کے صحابی حضرت سفینہؓ سفر کر رہے تھے.... جنگل میں ایک شیر حملہ آور ہوا تو حضرت سفینہؓ نے اسے صرف یہ کہا کہ اے شیر! میں محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں۔ شیر نے فوراً اپنا سر نیچے کر دیا

اوردم ہلانے لگا۔ حضرت سفینہؓ اس کی پشت پر بیٹھ گئے اور وہ شیر مدینہ منورہ تک حضرت سفینہؓ کو چھوڑنے آیا۔ حضرت سفینہؓ نے یہ سارا واقعہ رسول اللہ ﷺ کو سنایا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک شیر نے مجھ پر ایسے حملہ کیا اور میں نے آگے سے یہ کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں، لیکن مجھے یہ پتہ نہیں کہ جب میں نے اس کو کہا کہ میں رسول اللہ کا غلام ہوں تو آگے سے شیر سر جھکا کر کچھ کہتا تھا.... لیکن پتہ نہیں کہ وہ کیا کہتا تھا۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سفینہؓ تیرے یہاں پہنچنے سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتادیا کہ جب وہ سر جھکا کر کچھ کہتا تھا تو وہ کہتا یہ تھا کہ اے سفینہؓ اگر تو محمد ﷺ کا غلام ہے تو میں محمد ﷺ کے غلاموں کا بھی غلام ہوں۔ میرے بھائیو! اپنے آپ کو پیغمبر کا سپاہی کہنا یہ اپنی جگہ عظمت ہے.... لیکن نبیؐ کے سپاہیوں کا سپاہی ہونا یہ اس سے بھی بڑی عظمت کی بات ہے۔

ہم صحابہ کرامؓ کے سپاہی کیوں ہیں....؟

سپاہ صحابہ کی مخالفت کرنے والو! صحابہؓ سے ہماری رشتہ داری نہیں ہے۔ ہم صحابہؓ کے سپاہی کیوں ہیں....؟ اس لئے کہ ان لوگوں نے میرے محمد ﷺ کی چوکھٹ پر پہرہ دیا ہے۔ وہ لوگ میرے پیغمبر کی چوکھٹ کے پہرہ دار ہیں.... جان دے کر بھی وہ پہرے دار ہیں.... مال لگا کر بھی وہ پہرے دار ہیں.... بچے یتیم کرا کر بھی وہ پہرے دار ہیں.... اور نیزے کی انیوں پر سر چڑھا کر بھی وہ پہرے دار ہیں.... ہم ان کے غلام کیوں ہیں؟ سپاہ صحابہؓ کے غلام کیوں ہیں؟ اس لئے کہ.... بدر کے میدان میں چودہ صحابہؓ کی نعشیں تڑپتی رہیں، نبیؐ کا پہرہ نہ چھوڑا.... احد کے پہاڑوں میں ستر صحابہؓ ذبح ہوتے رہے.... نبیؐ کا پہرہ نہیں چھوڑا.... حنین کی جنگ میں انیس صحابی شہید ہوگئے.... لیکن نبیؐ کا پہرہ نہیں چھوڑا.... تبوک کے معرکے میں چھ صحابی شہید ہوگئے.... نبیؐ کا پہرہ نہیں چھوڑا.... نبیؐ کا دفاع نہیں چھوڑا.... آؤ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں.... حضرت حمزہؓ کی نعش کے بارہ ٹکڑے ہوگئے.... پیغمبرؐ کا دفاع نہیں چھوڑا.... سمیہؓ کے ٹکڑے ہوگئے.... نبیؐ کا دین نہیں چھوڑا.... لبینہؓ کی چمڑی ادھیڑ دی گئی.... نبیؐ کا دفاع نہیں چھوڑا.... زنیرہؓ کی آنکھیں نکال دی گئیں.... میرے محمد ﷺ کی چوکھٹ کو نہیں چھوڑا.... اور نیزے کی انیوں پہ سر لٹکا دیئے گئے.... میرے پیغمبرؐ کو نہیں چھوڑا.... ابلتی ہوئی دیگوں

میں ان کے جسموں کو پکا دیا گیا.... میرے نبیؐ کو نہیں چھوڑا.... افریقہ کے جزیروں میں پہنچ کر اور قسطنطنیہ کے دروازے پہ پہنچ کر اور چین کے صحراء پر پہنچ کر، بچے یتیم کرا کے، بیویوں کو بیوہ کرا کے پیغمبر کی عظمت کو بلند کیا۔ لیکن محمد ﷺ کی چوکھٹ کو نہیں چھوڑا.... ہم صحابہؓ کے سپاہی کبھی نہ ہوتے اگر صحابہ کرامؓ نبیؐ کے سپاہی نہ ہوتے.... ان کی عظمت تو نبیؐ کی وجہ سے ہے۔

سیرت پیغمبر کا ایک انوکھا پہلو:

میرے بھائیو! پھر اس پیغمبر کو دیکھو.... جس پیغمبرؐ کی عظمت کا ٹھکانہ کوئی نہیں، مثال کوئی نہیں، توجہ کریں! میں آپ کو سیرت پیغمبرؐ کا ایک پہلو بتانا چاہتا ہوں اور ایک نیا عنوان آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں.... مسلمانوں کا ایمان ہے کہ نبیؐ کے عشق سے بہتر کسی کا عشق نہیں۔ اہل سنت کا ایمان ہے، سپاہ صحابہؓ کا ایمان ہے کہ پیغمبرؐ کا عشق بنیاد ہے.... یہ بات میں نہیں کہتا بلکہ قرآن پاک کہتا ہے: **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہیں کہ اگر مجھے پانا چاہتے ہو تو میرے نبیؐ کو پاؤ، میرے نبیؐ کے پاس آؤ.... یہ ہمارا ایمان ہے۔

ابو جہل کی مٹھی میں کنکریوں کا کلمہ پڑھنا:

میرے بھائیو! ایک ایسا وقت بھی چشم فلک نے دیکھا کہ میرے پیغمبر کو خدا نے کتنی عظمت دی کہ ابو جہل مٹھی میں کوئی چیز لے کر کہتا تھا کہ اے محمد ﷺ! بتاؤ میری مٹھی میں کیا ہے.... یہ وقت بھی آیا حضور علیہ السلام کے معجزات کو دیکھو، میں اس پیغمبرؐ کی عظمت کو سلام پیش کرتا ہوں، میں اس پیغمبر کی پاؤں کی خاک کو آنکھوں میں لگانا عظمت سمجھتا ہوں.... علامہ شبلیؒ نے، امام غزالیؒ نے اور بڑے بڑے سیرت نگار لوگوں نے اپنی کتابوں میں یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ابو جہل نے حضور علیہ السلام کے سامنے آکر اس طرح مٹھی کو بند کیا اور مٹھی کو بند کر کے کہتا ہے.... کہ اے محمد! بتاؤ میری مٹھی میں کیا ہے....؟ تو حضور علیہ السلام نے جواب میں فرمایا کہ میں بتاؤں تیری مٹھی میں کیا ہے یا تیری مٹھی والی چیز بتائے کہ میں کون ہوں....؟ اس نے کہا کہ چلو یہ مٹھی والی چیز بتائے۔ بس یہ کہنے کی دیر تھی کہ اس مٹھی میں کنکریاں تھیں، ان کنکریوں سے آواز آئی.... **اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ** یہ میری نبیؐ کی شان ہے۔

پیغمبر اسلام کا اخلاق: میرے بھائیو! سارا قرآن میرے پیغمبرؐ کی شان سے بھرا پڑا ہے۔قرآن پاک کی ہر آیت میں میرے نبیؐ کی شان ہے۔ بلکہ قرآن پاک کے ہر لفظ میں میرے نبیؐ کی شان ہے۔حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا گیا کہ حضور علیہ السلام کا خلق بیان کیجئے....تو اماں نے جواب میں فرمایا کہ کیا قرآن نہیں پڑھتے....؟لوگوں نے کہا کہ قرآن تو پڑھتے ہیں....فرمایا کہ قرآن کو کھولو، قرآن کے ہر صفحے پر میرے نبیؐ کا حسن بکھرا پڑا ہے۔یہ میرے نبیؐ کی شان ہے....

لقدمن اللہ علی المؤمنین کی تفسیر: میرے واجب الاحترام دوستو! جو آیت میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اس پر غور کریں کہ قرآن کیا کہتا ہے۔ویسے تو سینکڑوں آیتیں ہیں ہر آیت پر علیحدہ بات ہوسکتی ہے، لیکن یہ آیت بڑی عجیب وغریب ہے....قرآن کہتا ہے:

لقدمن اللہ علی المؤمنین اذبعث فیھم رسولاً

اس میں کوئی شک نہیں....اس میں کوئی شبہ نہیں....اس میں کوئی ریب نہیں....کس میں....؟جوآگے بات آرہی ہے۔لقدمن اللہ.... اللہ نے احسان جتلایا....اللہ بھی احسان جتلا رہے ہیں۔میں حیران ہوا کہ اللہ پاک تو بہت وسیع ہیں وہ احسان کیسے جتلاتے ہیں۔لیکن قرآن کہتا ہے کہ اللہ احسان جتلا رہے ہیں۔میں نے پہلی کتابوں کو دیکھا....میں نے توریت کو دیکھا....میں نے انجیل کو دیکھا....میں نے زبور کو دیکھا....اللہ نے کہیں بھی احسان نہیں جتلایا....شجر وحجر کو دیکھا احسان نہیں جتلایا....سمندروں کو اللہ نے پیدا کیا اللہ نے احسان نہیں جتلایا....آدم علیہ السلام....عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کو پیدا کیا اللہ نے احسان نہیں جتلایا....لیکن وہ کونسی بات ہے کہ جس پر ساری دنیا کا خدا احسان جتلاتا ہے....وہ چیز بھی نرالی ہوگی.... وہ بات بھی نرالی ہوگی.... وہ تحفہ بھی نرالا ہوگا....کہ اتنا بڑا خدا ....کائنات ساری بناتا ہے، لیکن احسان نہیں جتلاتا....انسان بناتا ہے....احسان نہیں جتلاتا....اٹھارہ ہزار مخلوقات کو اللہ پیدا کرتا ہے....اللہ احسان نہیں جتلاتا....سمندروں کا خروش پیدا کرتا ہے....اللہ احسان نہیں جتلاتا.... پہاڑوں کی وسعت کو پیدا کیا....اللہ نے

احسان نہیں جتلایا....آسمانوں کے ستارے پیدا کیئے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....اللہ نے شمس وقمر پیدا کیئے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....شجر وحجر پیدا کیئے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....شمال وجنوب پیدا کیئے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....مشرق ومغرب پیدا کیئے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....آدمؑ کو عظمت دی....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....نوحؑ کو طوفان سے بچایا....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....ابراہیمؑ کو آگ سے بچایا....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....اسماعیلؑ کو چھری سے بچایا....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....موسیٰؑ کو دریا سے بچایا....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....عیسیٰؑ کو جیل سے نکالا....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....یوسفؑ کو کنویں سے نکالا....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....یعقوبؑ کو چالیس سال رلا کر بیٹا دیا....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....انبیاء کو عظمتیں بخشیں....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....بنی اسرائیل کے انبیاء کو حکومت بخشی....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....موسیٰ علیہ السلام کو تورات دی....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل دی....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....داؤد علیہ السلام کو زبور دی....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....دانیال پیغمبر آئے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....بنی اسرائیل کے پیغمبر آئے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....امام آئے، پیشوا آئے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....صحیفے آئے، ولی آئے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....قطب آئے، ابدال آئے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....دنیا میں ذرات پیدا کیئے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....انسان بنایا....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....تیری آنکھوں کو بنایا....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....تیری زبان کو بنایا....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....تجھے کپڑے دیئے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....تیرے لئے پانی بنایا....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....تیرے لئے زمین بنائی....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....تیرے لئے کشتیاں بنائیں....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....تجھے مکان دیئے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....دریا بنائے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....درخت بنائے....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....انگوریاں بنائیں....اللہ نے احسان نہیں جتلایا....کائنات کا ذرہ ذرہ تیرے قدموں میں رکھ دیا....احسان نہیں جتلایا

.....لیکن جب میرے محمد ﷺ کی تخلیق کی باری آئی تو قرآن نے کہا: **لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا.....** کہ آج میں پوری انسانیت پہ احسان کررہا ہوں کہ محمد ﷺ کو تمہاری جھولی میں دے رہا ہوں.....اللہ نے فرمایا کہ جو چیز میرے خزانے میں بھی ایک تھی.....وہ میں نے تمہیں دے دی....تو پھر احسان جتلانا چاہئے تھا یا نہیں چاہئے تھا....؟ (جتلانا چاہئے تھا) **لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا....**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مجھ سے نبوت لے لے.....محمد ﷺ کا امتی بنادے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، زکریا علیہ السلام نے کہا، اے اللہ! محمد ﷺ کا امتی ہمیں بنا دے....لیکن مسلمانو! بغیر تمہاری دعا کے.....محمد ﷺ کو تمہارے اندر بھیج دیا۔ یہ اللہ پاک کا بہت بڑا احسان ہے۔

تحویل قبلہ:

میرے بھائیو! محمد ﷺ کی خواہشات اتنی پوری ہوئیں کہ پیغمبر نماز میں کھڑے ہیں اور نماز میں کھڑے ہونے سے پہلے آپ کو خیال آیا کہ خانہ کعبہ جو مکے میں ہے وہ قبلہ تبدیل ہو چکا تھا، اس وقت قبلہ بیت المقدس بن گیا تھا۔ بہر حال! آپ کو صرف یہ خیال آیا کہ کاش قبلہ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ ہی ہوتا....نماز سے پہلے یہ خیال آیا.....پیغمبر علیہ السلام نے نماز کی نیت باندھی.....اللہ کو اپنے پیغمبر علیہ السلام کی خواہش عرش پر پہنچ گئی اور پسند آگئی کہ نبیؐ کے دل میں خیال آیا ہے کہ قبلہ بیت المقدس کی بجائے خانہ کعبہ ہوتا.....تو نماز کی حالت میں قرآن پاک کی یہ آیت اتری..... **فلنولینک قبلۃ ترضھا.....** اے پیغمبرؐ! اس وقت نماز میں اپنا منہ پھیر کر خانہ کعبہ کی طرف کرلو.....تو نبی کی خواہش پہ قبلہ بدلا یا نہیں....؟ (بدلا) اور تمہیں پتہ ہے کہ نبی کیوں کہ بہت بلند ہے، جو اس نبیؐ کے صحابہؓ ہیں وہ بھی بہت بلند ہیں۔ نبی کی خواہش پہ قبلہ بدلا.....اور صحابہؓ کے طریقے پر شریعت بدل گئی....

صحابیؓ کی وجہ سے شریعت کے حکم کی تبدیلی:

میرے بھائیو! تم روزہ رکھتے ہو نا....؟ کتنے بجے روزہ رکھتے ہو....؟ سحری کے وقت اور افطاری مغرب کے وقت کرتے ہو....لیکن آپ حیران

ہوں گے کہ جب روزہ فرض ہوا تھا تو روزے کی سحری کا یہ وقت نہیں تھا.... حکم یہ تھا کہ مغرب کے وقت افطاری کرو....تراویح کے بعد، سونے سے پہلے سحری کھاؤ اور اگلے دن شام کو پھر روزہ افطار کرو۔ تو روزہ کتنا لمبا تھا.... بائیس گھنٹے کا روزہ تھا یا نہیں تھا....؟ (تھا)۔ حضرت بشری بن اوفاط ایک صحابی رسول تھے۔ وہ ایک دن نماز عشاء کے فوراً بعد کھانا کھانے سے پہلے سو گئے اور ان کو نیند آگئی....وہ صحابیؓ لوہے کا کام کرتے تھے، لوہا کوٹتے تھے، یہ لوہاروں والا کام....سارا سارا دن وہ محنت کرتے، مزدوری کرتے، تھکے ہوئے تھے، اس دن وہ روٹی نہ کھا سکے اور جب آنکھ کھلی تو تہجد کا وقت تھا....انہوں نے کہا کہ سحری کا وقت تو گزر گیا ہے۔ نہار منہ روزہ رکھ لیا....اگلے دن عصر کی نماز کے وقت بھوک اور تھکاوٹ کی وجہ سے بے ہوش ہوگئے۔ بہر حال مغرب کے وقت صرف افطاری کی....

آج بھی عشاء کے بعد سحری کھانے سے پہلے تھکاوٹ کی وجہ سے نیند آگئی۔ تو اب جب آنکھ کھلی تو تقریباً سوا تین بجے کا وقت ہوگا، صحابی نے اسی وقت اٹھ کر سوچا کہ اگر اب بھی کچھ نہ کھایا تو پھر دوپہر کو بے ہوش ہو جاؤں گا، تو فوراً اٹھے اور جلدی جلدی سے کھانا کھالیا....اب چاہئے تو یہ تھا کہ بغیر وقت کے کھانا کھانے پر آسمانوں سے کوئی عتاب اترتا....کوئی ناراضگی اترتی اور اللہ پاک یہ فرماتے کہ اس صحابی نے میرے حکم کے بغیر یہ آج سحری کھائی ہے اچھا نہیں کیا....لیکن آپ حیران ہوں گے کہ سحری کے وقت صحابیؓ نے سحری کھائی تو اسی وقت قرآن اترا کہ اے پیغمبر ﷺ! جس وقت اس نے سحری کھائی ہے.... آج کے بعد سے قیامت تک سحری کا یہی وقت ہوگا۔ ہائے! صحابہ کرامؓ سے خدا کو کتنا پیار تھا.... پیار تھا یا نہیں تھا....؟ کوئی شبہ ہے پیار میں....؟ (نہیں) اللہ نے صحابیؓ سے محبت کی انتہاء کردی....

جیسے میرے پیغمبرؐ کی شان کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا....اسی طرح میرے پیغمبرؐ کے صحابہؓ کا مقابلہ بھی کوئی نہیں کرسکتا۔

جہاں تک خدا کی خدائی ہے وہاں تک مصطفیٰ کی مصطفائی ہے:

میرے بھائیو! اللہ نے رسول کو بھیجنا تھا....احسان کا اعلان کردیا کہ میں نے تم پر احسان کیا ہے

اب تم بتاؤ کہ احسان کیا ہے، اللہ نے نبی بھیج کر یا نہیں کیا....؟ (کیا) اور باقی نبی علاقوں کے لئے، میرا محمد ﷺ ساری دنیا کے لئے.... باقی نبی بستیوں کے لئے میرا رسول پوری کائنات کے لئے.... میرے دوستو! تم غور کرو آسمانوں سے کتابیں کتنی اتری ہیں....؟ (چار) میں یہاں سے پیغمبروں کی عظمتوں کو نمبروار شروع کرتا ہوں.... توجہ فرمائیں! دو چار باتیں بڑی اہم ہیں.... پیغمبر کی شان پر غور کریں۔ قرآن آسمان سے اترا.... کتابیں آسمانوں سے کتنی اتریں....؟ (چار) ان کتابوں کے اترنے میں بھی فرق ہے۔ حضور علیہ السلام پر جو کتاب اتری وہ حضور علیہ السلام کی حیثیت کے مطابق اتری.... اور باقی نبیوں پر کتابیں باقی نبیوں کی حیثیت کے مطابق اتریں۔ دیکھیں! حضور علیہ السلام جہانوں کے لئے نبی ہیں اور خدا بھی جہانوں کے لئے ہے۔ اور حضور کی کتاب یعنی قرآن بھی جہانوں کے لئے.... اور خدا نے اپنے آپ کو کہا: **رب العالمین** .... اور اپنے نبی کو کہا: **رحمۃ للعالمین** .... اور قرآن کو کہا: **ھدی للعالمین** .... ہر ایک کے لئے **عالمین** کہا بستی نہیں کہا، خدا نے کہا میں **رب العالمین** ہوں، اے نبی تو **رحمۃ للعالمین** ہے اور جو کتاب تجھ پر اتری ہے وہ کتاب **ھدی للعالمین** ہے۔ اور پھر اس فرق کو بھی دیکھو.... تورات، انجیل، زبور بھی آسمانوں سے اتریں، ان کے اترنے میں بھی فرق ہے۔

۞ جب تورات اتری تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ تم طور پہاڑ پر جاؤ، چالیس دن کا چلہ کرو، پھر میں کتاب دوں گا۔

حضرت موسیٰ اپنے گھر سے چلے کتاب لینے کے لئے، طور پہاڑ پر بیٹھے، چلّہ کیا، چالیس دن عبادت کرتے رہے، پھر تورات ملی۔

۞ اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی، کہا اپنے عبادت خانہ سے باہر نہیں جانا، میں تمہیں یہاں کتاب دوں گا۔

۞ اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر اتری، تو فرمایا کہ داؤد اپنے معبد خانہ میں بیٹھ جاؤ، اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ، چہار دیواری میں بند ہو جاؤ، پھر کتاب دوں گا۔

۞ لیکن جب میرے پیغمبرؐ پر قرآن اترنے کا وقت آیا.... تو میرے پیغمبرؐ کو خدا نے

پابند نہیں کیا۔ میرا نبیؐ مکہ میں تھا.... تو قرآن کو مکہ میں بھیج دیا میرا نبیؐ مدینہ میں تھا.... تو قرآن کو مدینہ بھیج دیا میرا نبیؐ بازار میں.... تو قرآن بھی بازار میں میرا نبیؐ پہاڑ پہ.... قرآن بھی پہاڑ پہ میرا پیغمبر گلیوں میں.... قرآن بھی گلیوں میں میرا نبیؐ بدر میں.... قرآن بھی بدر میں میرا نبیؐ احد میں.... قرآن بھی احد میں میرا نبیؐ تبوک میں.... تو قرآن بھی تبوک میں حتی کہ میرا نبیؐ عائشہؓ کے بستر پر.... تو قرآن بھی عائشہؓ کے بستر پر....!! میرے پیغمبرؐ کو بھیج کر اللہ نے ساری کائنات پر احسان کیا اور میرے نبیؐ کے آنے سے پہلے دنیا کی کیا حالت تھی....؟ توجہ فرمائیں! فانی بدایونی کہتا ہے.... کہ:

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا ترے بغیر
اک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

اور جگن ناتھ آزاد ایک ہندو شاعر ہے.... وہ حضور علیہ السلام کے آنے سے پہلے کا نقشہ کھینچتا ہے۔ وہ کہتا ہے:

وہی یونان کہلاتا تھا جو تہذیب کی دنیا
وہی روئے زمیں پر آج تھا تخریب کی دنیا
یہ تحقیق و تجسس کا جہاں تھا آج ویرانہ
فلاطوں کی خرد، سقراط کی دانش تھی افسانہ
غرض دنیا میں ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا تھا
نشان نور گم تھا اور ظلمت کا بسیرا تھا
کہ دنیا کے افق پر دفعتاً سیلاب نور آیا
جہان کفر و باطل میں صداقت کا ظہور آیا
حقیقت کی خبر دینے بشیر آیا نذیر آیا
شہنشاہی نے جس کے پاؤں چومے وہ فقیر آیا
اور مبارک ہو زمانے کو کہ ختم المرسلیں آیا
سحاب رحم بن کر رحمۃ للعالمیں آیا

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ سے ایک عیسائی کے دوسوال:

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے پاس ایک شخص آیا اور آکر کہنے لگا کہ تمہارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ نیچے ہیں اور ہمارے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوپر ہیں۔ تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ موتی ہمیشہ نیچے ہوتا ہے اور جھاگ اوپر ہوتی ہے۔ موتی ہمیشہ سمندر کی تہہ میں ہوتا ہے۔ اس نے پھر ایک بڑی عجیب بات کہی اور شاہ صاحب بھی بڑے زیرک اور دانا آدمی تھے۔ اس عیسائی نے کہا کہ شاہ صاحب تمہارا مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر ہیں اور جاگ رہے ہیں، عیسائی نے کہا کہ دیکھو ایک آدمی جارہا ہے جنگل میں جنگل میں جب وہ آگے پہنچتا ہے تو راستہ بھول جاتا ہے اور راستہ بھولتے ہوئے اس نے دیکھا کہ اسی جنگل میں ایک درخت کے نیچے دو آدمی ہیں ایک سویا ہوا ہے اور دوسرا جاگ رہا ہے.... اب یہ شخص جو راستہ بھول گیا ہے سوئے ہوئے سے راستہ پوچھے گا یا جاگنے والے سے راستہ پوچھے گا....؟ یہ اس عیسائی نے سوال کیا.... اب اگر شاہ صاحب کہتے ہیں کہ وہ راستہ جاگنے والے سے پوچھے.... تو وہ یہ کہتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر جاگ رہیں اور انسانیت ساری راستہ بھٹک گئی ہے۔ حضورؐ تو سو گئے ہیں اور جاگ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام رہے ہیں.... تو پھر انسانوں کو چاہئے کہ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہدایت کا راستہ مانگیں۔ کیونکہ حضورؐ تو سوئے ہوئے ہیں اور انسان راستہ بھٹک گئے ہیں.... تو شاہ صاحب نے جواب میں بڑی عجیب بات کہی، کہ جو یہ آدمی جاگ رہا ہے راستے کا اس کو بھی پتہ نہیں ہے اب جو راستہ بھول گیا ہے اس کو چاہئے کہ یہ بھی جاگنے والے کے ساتھ اس کے پاس بیٹھ جائے، کیونکہ راستہ کا اس کو بھی پتہ نہیں ہے اور وہ اس انتظار میں ہے کہ سویا ہوا اٹھے گا.... مجھے بھی راستہ بتائے گا اور تجھے بھی راستہ بتائے گا۔

مولانا قاسم نانوتویؒ سے ایک عیسائی کے دوسوال:

مولانا قاسم نانوتویؒ کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ عیسائی تھا اس نے بڑی عجیب بات کہی۔ کہنے لگا کہ مولانا ہمارے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو مردوں کو زندہ کر دیتے تھے.... تمہارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ نے

تو کبھی کسی مردے کو زندہ نہیں کیا۔ تو مولانا قاسم نانوتویؒ نے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جناب ایک آدمی مرجاتا ہے.... اس سے صرف روح نکل جاتی ہے.... اب اس کو زندہ کرنا اتنا بڑا کمال نہیں ہے۔ تمہارے پیغمبرؑ نے تو انسانوں کے جسم سے روح نکل جانے کے بعد ان کو زندہ کیا۔ اس میں کیا کمال ہے، کیونکہ اس میں سے تو صرف عارضی روح نکل گئی تھی.... کمال تو یہ ہے کہ جس شے کے اندر روح کبھی پائی بھی نہ گئی ہو.... اس کے اندر روح ڈال کر اس کو زندہ کر دے۔ تب کمال ہوتا.... یہ کون سا کمال ہے۔ ہمارے پیغمبرؐ نے تو پتھروں کو کلمہ پڑھایا، جس کے اندر کبھی روح تھی ہی نہیں.... کمال تو یہ ہے، تمہارے پیغمبر کا کیا کمال ہے ، اب وہ عیسائی لاجواب ہوگیا، اب اس نے دوسرا سوال کیا، کہنے لگا کہ مولانا صاحب! ہمارے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ:

وامه صديقة....

کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں مریم پاک دامن تھیں۔

اور تمہارے پیغمبر حضور علیہ السلام کی والدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تو قرآن نے کچھ نہیں کہا، تو مولانا قاسم نانوتویؒ دارالعلوم دیوبند کے بانی تھے، انہوں نے فرمایا کہ تمہارے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ پر لوگوں کو شک پڑ گیا تھا.... اور اس شک کو ہمارے پیغمبرؐ کے قرآن نے دور کیا اور ہمارے پیغمبر کی ماں پر کسی کو شک ہی نہیں پڑا.... تو قرآن صفائی کس بات کی دیتا۔

مولانا قاسم نانوتویؒ اور عشق رسولؐ:

میرے بھائیو! مولانا قاسم نانوتویؒ کے عشق ومحبت کی بڑی عجیب داستانیں ہیں.... مدینہ سے سات میل پہلے جوتا اتار لیا، کسی نے کہا کہ یہاں پتھر اور سنگریزے ہیں، فرمایا بات پتھروں کی نہیں ہے میں اس دھرتی پہ جوتا پہن کر نہیں جاسکتا.... جہاں چودہ صدیاں پہلے رسول اللہؐ کے نبوت والے قدم آئے تھے، میرے بھائیو! عشق ومحبت کی انتہاء ہے.... مولانا قاسم نانوتویؒ نے حضور علیہ السلام کی شان میں ایک شعر کیا ایک قصیدہ ہے، کئی قصیدے قصائد قاسمی میں ہیں، یہ غیر مطبوعہ کلام ہے.... اس پر آپ غور کریں.... مولانا قاسم

نانوتویؒ نے اللہ کی مشیت کو خطاب کیا تو کیا فرمایا کہ:

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقشِ روئے محمدؐ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزمِ کون ومکاں کو سجایا گیا
وہ محمدؐ بھی ، احمدؐ بھی ، محمودؐ بھی
حسنِ مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی
ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا
اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا
اس کی رحمت تخیل سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا
اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا
حشر کا غم مجھے کس لئے ہو اے قاسم!
میرا آقاؐ ہے وہ ، میرا مولاؐ ہے وہ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی
جس کے ہاتھوں میں کوثر لٹایا گیا

میرے بھائیو! مولانا حسین احمد مدنیؒ کو جب مالٹا میں گرفتار کر کے بھیجا جانے لگا تو مدینہ سے ان کی گرفتاری ہوئی.... تو انہوں نے حضورؐ کے روضے سے جدا ہوتے ہوئے ایک شعر پڑھا، اٹھارہ سال پیغمبرؐ کے روضے پر بیٹھ کر حدیث نبویؐ پڑھائی تھی۔ ساری زندگی مدینہ میں جوتا نہیں پہنا.... مدینہ منورہ میں تربوز کے چھلکے اٹھا کر مدینہ کی گلیوں سے.... ان کو بھگو کر پی لیتے تھے اور فرماتے کہ اس میں میری نجات ہے، یہ رسول اللہ کا شہر ہے، یہ نبیؐ کا مدینہ ہے، وہ حسین احمد مدنیؒ پیغمبرؐ کے روضے کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ:

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر
سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذرؓ
ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالیؓ

دنیا میں عاشق اور بھی بڑے آئے ہیں.... لیکن جو عشق رسولؐ ان علماء کے دامن میں ہم نے دیکھا، میرے بھائیو! اس کی مثال نہیں ملتی.... باتیں کرنا آسان ہے، مولانا ظفر علی خان جب مدینہ منورہ پہنچے تو نبی علیہ السلام کے شہر میں ظفر علی خان نے کہا تھا:

دیارِ یثرب میں گھومتا ہوں،
نبیؐ کی دہلیز چومتا ہوں،
شراب عشق پی کر میں جھومتا ہوں
رہے سلامت پلانے والا

یہ نبی کی شان ہے۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا، میرے بھائیو! عشق پیغمبرؐ کی انتہا کر دی ہے علماء دیوبند نے، مولانا محمود حسن دیوبندی کا ایک پسندیدہ شعر نبیؐ کی شان میں مولانا اخلاق حسین دہلوی نے نقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا.... حضرت شیخ الہندؒ کا یہ بڑا پسندیدہ شعر تھا۔ اور اس شعر میں جنت کو خطاب کیا گیا ہے، جنت کو مخاطب کر کے ایک ایسی بات کہی ہے کہ دنیائے علم میں اور دنیائے شعر میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ مولانا اخلاق حسین دہلویؒ کہتے ہیں کہ وہ شعر یہ تھا، جس میں جنت کو خطاب کیا حضرت شیخ الہند روزانہ اس شعر کو پڑھا کرتے تھے اور اس شعر کو پڑھ کر روتے تھے، جنت کو خطاب کر کے وہ کہتے تھے کہ....

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں

''جنت'' کو خطاب کیا ''حور'' تو آپ جانتے ہیں ''قصور'' قصر کی جمع ہے اس کی معانی ہیں، محلات جنت کو خطاب کیا کہ....

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا ضرور رہتے ہیں

میرے دل کا طواف کر جنت
میرے دل میں حضورؐ رہتے ہیں

کوئی اس کی مثال تو پیش کرے، عشق ومحبت سے یہی مراد ہے جس راز کو لے کر سپاہ صحابہ چلی ہے، اس عشق کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوسکتا۔ مجھے آج آپ بتائیں کہ سپاہ صحابہ کے سونو جوان شہید ہو چکے ہیں.... مولانا حق نواز شہیدؒ قبر میں اتر گئے، چھوٹے چھوٹے بچے یتیم ہوگئے، بیوی بیوہ ہوگئی، مختار احمد سیال کی بچیاں یتیم ہوگئیں، عبدالصمد آزاد کے بچے یتیم ہوگئے، اور ایک لڑکا آفتاب.... سات بہنوں کا ایک بھائی، سولہ سال کی عمر میں، جھنگ کی گلیوں میں ذبح کردیا گیا، جب میں اس کے گھر گیا.... اس کی بوڑھی ماں زمین پر لیٹی ہوئی تھی، اور رورہی تھی، بوڑھا باپ دماغی توازن کھو بیٹھا تھا، چھوٹی چھوٹی بہنیں بیٹھی ہوئی تھیں، اس کی ایک بہن نے مجھے کہا.... میرا بھائی چلا گیا، میرا سہارا اجڑ گیا، ہماری دنیا اندھیری ہوگئی، لیکن خوشی اس بات کی ہے کہ میرا بھائی صحابہ کرام کی چوکھٹ پر مرا ہے۔

میرے بھائیو! مجھے بتاؤ عشق کے بغیر، محبت کے بغیر، پیار کے بغیر کون جان دیتا ہے، سو آدمی جان دے چکے ہیں، اور پاکستان نہیں.... پوری دنیا میں بیس لاکھ افراد سپاہ صحابہ کا فارم پُر کر چکے ہیں، اور ہر شخص ہتھیلی پہ جان لے کر کہتا ہے.... اگر میری جان عائشہ صدیقہؓ کے دوپٹے کے کھاتے میں آجائے، تو اس سے بڑی سعادت کوئی نہیں ہے۔ قائد تیرے حکم پر.... جان بھی قربان ہے.... مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمان فاروقی.... زندہ باد بانی سپاہ صحابہ مولانا حق نواز شہید.... زندہ باد جب تک سورج چاند رہے گا.... جھنگوی تیرا نام رہے گا

ضیاء الرحمٰن ساجد شہیدؒ کا تذکرہ:

ہم نعرے لگاتے ہیں، ہم ذکر کرتے ہیں، ہم نماز پڑھتے ہیں، سب باتیں ٹھیک ہیں، لیکن مجھے بتاؤ! کہ لیہ کے سنگریزے سناٹوں میں، لیہ کے صحراء میں چوبارہ کے پاس سڑک کے اوپر، ایک لڑکا ضیاء الرحمٰن ساجد تھا.... جس کو پنجتن شاہ شیعہ تھانیدار گولی مارتا تھا، اس نے ایک گولی اس کے پاؤں پہ ماری اس نے کہا اب بھی ابوبکرؓ کا نام لے گا، اس لڑکے نے کہا کہ ابوبکرؓ میری جان ہے، اس تھانیدار نے دوسری گولی ماری اور کہا کہ اب بھی فاروقؓ کا نام

لے گا، اس لڑکے نے کہا کہ فاروق میرے باپ سے بھی زیادہ عزت والا ہے، اس نے تیسری گولی ماری، وہ گولیاں مارتا رہا، ضیاء الرحمٰن ساجد گولیاں سہتا رہا.... بالآخر وہ نڈھال ہوکر جب گرا تو یہ کہتا تھا.... اے اللہ! تیرے نبیؐ کے صحابہؓ کی چوکھٹ پر مر رہا ہوں تو گواہ رہنا، کلمہ شہادت پڑھا اور شہید ہوگیا۔

میرے بھائیو! اتنا لوگ شہید کیوں ہوئے، اس لئے کہ جن صحابہ کی یہ جماعت چوکیدار ہے، وہ صحابہ بھی رسول اللہؐ کے لئے اسی طرح شہید ہوئے، اب یہ جماعت سپاہ صحابہ کے لئے مرنا ایمان سمجھتی ہے۔

زیادؓ ابن سکن کی شہادت کا واقعہ:

میرے بھائیو! وہ منظر میں آنکھوں سے نہیں بھلاسکتا.... جو میں نے تاریخ کے اوراق میں پڑھا ہے، کہ ایک صحابی کی نعش احد کے پہاڑ پر تڑپ رہی تھی، اس کا آخری وقت تھا، اس نے پانی کا مشکیزہ لے جانے والے کو اشارہ کیا، اس نے پانی کا مشکیزہ لیجا کر رکھا، صحابی سے کہا کہ تم زخمی ہو، میں تمہیں دودھ پلاؤں، اس زخمی صحابی نے کہا کہ مجھے دودھ کی ضرورت نہیں اس نے کہا کہ میں پانی پلاؤں، اس نے جواب دیا کہ پانی کی ضرورت نہیں، اس نے کہا کہ تم کیا چاہتے ہو، مجھے تم نے بلایا ہے، اس نے کہا کہ میں چاہتا یہ ہوں کہ میرا آخری وقت ہے، میرے جسم سے لہو بہہ رہا ہے، میری خواہش یہ ہے کہ مرنے سے پہلے ایک مرتبہ کالی کملی والے کا چہرہ دیکھ لوں، اس صحابیؓ نے پانی کا مشکیزہ زمین پر رکھا اور اس صحابی کو کندھے پر اٹھالیا، اور رسول اللہؐ کی طرف لے چلا، جب دور سے اس نے رسول اللہؐ کا چہرہ دیکھا.... تو وہ تڑپنے والا زخمی صحابی کہتا ہے کہ....

فزت ورب الكعبة

کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دے، اس نے چھوڑ دیا، وہ زمین پر گھسٹتا ہوا، آہستہ آہستہ.... حضور علیہ السلام کے قریب پہنچا، پیغمبرؐ کے قدم مبارک زمین کی طرف لٹک رہے تھے اور یہ گھسٹ کر پیغمبرؐ کے قریب گیا، اور اپنے رخساروں کو حضور علیہ السلام کے پاؤں کے تلووں پر لگا دیا، اور حضورؐ نے دیکھا اور دیکھ کر فرمایا کہ کون ہے....

بتایا گیا کہ یہ زیادؓ ابن سکن ہے، حضورؐ نے فرمایا، لوگو! یہ زیاد ابن سکن ہے، اس کو دیکھو یہ سیدھا جنت میں جارہا ہے، اس لئے کسی کہنے والے نے کہا کہ....

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت ، یہی آرزو ہے

میرے بھائیو! سپاہ صحابہ آج پورے ملک میں جان ہتھیلی پر رکھ کر ناموس صحابہؓ کا تحفظ کررہی ہے، ہم کیا چاہتے ہیں....؟

خمینی انقلاب اسلامی.... یا.... کفریہ؟

ایران میں ۱۱رفروری ۱۹۸۱ء کو انقلاب آیا اور وہ انقلاب خمینی کا انقلاب تھا، اس نے کہا میں اسلامی انقلاب لایا ہوں، لیکن اس نے جو کتابیں لکھیں.... ان کتابوں میں ابوبکرؓ وعمرؓ کو کافر لکھا گیا.... اس کے خلاف احتجاج ہوا، پاکستان کی حکومت نے ہمارے کارکنوں کو گرفتار کرلیا، مولانا حق نواز جھنگوی کو جیل میں ڈالا، لیکن چونکہ خمینی کا کفر اتنا واضح ہو چکا تھا.... اس کی کتابوں میں، صحابہ کرامؓ پر کفر کے فتوی لگائے گئے تھے.... پوری امت کو بات سمجھ میں آگئی اور آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ جب مولانا حق نواز جھنگویؒ شہید ہوئے.... سپاہ صحابہؓ کے تین سو یونٹ تھے، آج چودہ ہزار یونٹ پاکستان میں قائم ہو چکے ہیں .... یہ خمینی کے کفریہ انقلاب کو ختم کرنے کے لئے سپاہ صحابہ کا قیام عمل میں آیا۔ آپ بھی اپنے اپنے علاقے میں سپاہ صحابہ کے یونٹ بنائیں اور صحابہ کرامؓ کے سچے اور پکے غلام بن کر ان کے ناموس کا تحفظ کریں۔ اللہ پاک ہمارا اور آپ کا حامی وناصر ہو۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معراج مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:-.....................حافظ والا تحصیل جلال پور ملتان

مؤرخہ:-....................دسمبر ۱۹۹۴ء

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَلَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ....

وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ:

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ آیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُO

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ: فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآاَوْحٰیO

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ: اِنَّآاَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًاO

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَO

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے ، نغمہ داؤد میں جن کا ترانہ تھا،
وہ آئے ، گریہ یعقوب میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے ، جن کی خاطر مضطرب تھی وادیٔ بطحا
وہ آئے ، جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا

وہ آئے ، جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے ، جن کے دم سے عرش اعظم پر اجالا تھا

تمہید: میرے واجب الاحترام! قابل صد احترام! علمائے کرام حافظ والا التحصیل جلال پور پیروالہ ضلع ملتان کے غیور مسلمانو! مدرسہ عربیہ احسن العلوم کے اس سالانہ جلسے میں پہلے بھی کئی مرتبہ حاضری ہوئی ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد مدنیؒ شہید کے بھائیوں کی اوران کے والد کی یہ یادگار ہے، اس مدرسہ میں.... دینی تعلیم کا گلشن آباد ہے، اللہ تعالیٰ اس کو تادیر سلامت رکھے.... اس سالانہ جلسے کا عنوان ''معراج مصطفیٰ'' ہے۔

معراج کے معنی: ''معراج'' عربی زبان کا لفظ ہے، عربی میں معراج کا معنی ہے'' سیڑھی'' اور ایک آدمی سیڑھی پہ جب چڑھتا ہے.... تو اونچا ہو جاتا ہے، اور سیڑھی پر چڑھنے سے پہلے وہ نیچے ہوتا ہے۔ لیکن معراج کی نسبت حضورؐ کی طرف ہے.... حضورؐ تو پہلے ہی اوپر ہیں، حضورؐ تو پہلے ہی اس درجے پر ہیں جہاں سیڑھی پر چڑھ کر آدمی کو جانا ہے.... تو پھر آپ کو معراج کیوں کرایا گیا....؟ معراج کا معنی ہے.... چڑھنا! اور ایک آدمی جب چڑھتا ہے.... تو اونچی جگہ پر چلا جاتا ہے، لیکن ایک آدمی سیڑھی پر چڑھے بغیر اونچی جگہ پر ہو تو اس کا چڑھنا کیسا....؟ کہ سیڑھی پر چڑھے بغیر حضورؐ اس درجے پر ہیں .... جہاں چڑھ کر آدمی جاتا ہے، تو پھر معراج کرانے کی آپ کو کیا ضرورت تھی....؟ یہ بات قابل غور ہے.... معراج تیری اور میری وجہ سے ہے.... اور قرآن پاک نے کہا۔

لنریہ من آیاتنا.... ہم اپنے پیغمبر کو.... جو عرش عظمت پر پہلے سے بیٹھا ہے.... اس کوئی نئی نشانیاں دکھائیں گے۔ معراج کا معنی یہ ہے.... **لنریہ من آیاتنا....** ہم اس کو وہ نشانیاں دکھائیں گے.... جو عرش عظمت پر بیٹھنے والے پیغمبرؐ کے لئے موضوع ہیں۔ حضورؐ عظمت کی جگہ پر تو پہلے سے ہیں.... سیڑھی میرے اور تیرے لئے ہے.... پیغمبرؐ اگر آسمانوں پر نہ بھی جاتے.... تب بھی حضورؐ کا مقام اتنا ہی اونچا ہوتا۔ یہ بات نہیں کہ معراج کی وجہ سے آپ کو اونچا درجہ ملا.... یہ ایسے ہی ہے.... جو فلسفہ.... مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے بیان کیا ہے.... حضورؐ کی عظمت جو ہے .... وہ ذاتی ہے، عظمتِ نبوت جو ہے ذاتی ہے، اور یہ زمانے اور مقام کی محتاج نہیں....

حضورؐ کی عظمت زمانے اور مقام کی محتاج کیسے....؟ جیسے دیکھو....ایک نماز کی صف ہو....امام کا رتبہ تب اونچا ہوگا کہ اگر وہ آگے مصلیٰ پر آئے....مصلیٰ پر نہ آئے تو اس کا مرتبہ اونچا نہیں۔حضورؐ معراج کی رات نبیوں کے امام بنے....اگر امام نہ بھی بنتے....تب بھی ان کو وہی مرتبہ حاصل ہوتا....جو امام بنے بغیر ہوتا ہے....جو آج نماز کا امام ہے....وہ مصلیٰ پر آئے تو مرتبہ ملے....لیکن میرا پیغمبرؐ آئے یا نہ آئے....مرتبہ وہی ہے۔اسے عظمتِ ذاتی کہتے ہیں۔لوازم ذاتی میں شامل ہے....عظمت!!....اور عظمت زمانے اور مکان کی محتاج نہیں....اسی طرح ہے....کہ حضورؐ معراج پر گئے ہیں....نہ جاتے تب بھی عظیم تھے....حضورؐ نبی آخر میں آئے....آخر میں نہ آتے تب بھی عظیم تھے۔مولانا نانوتویؒ نے یہی فلسفہ تحذیر الناس میں لکھا ہے۔کہ حضورؐ آخر میں آئے....اس وجہ سے آپ کو مرتبہ حاصل نہیں....اگر حضورؐ کے بعد کوئی اور نبی ہوتا....یا حضورؐ شروع کے پیغمبرؐ ہوتے....اور بعد میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ہوتے....تب بھی حضورؐ کا مقام ساری کائنات سے اونچا تھا....حضورؐ کے بعد اگر کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے....وہ تو خود مردود ہوگیا....اس دعویٰ کرنے سے حضورؐ کی عظمت میں کوئی فرق نہیں پڑا....!!۔

حضور علیہ السلام کے چار بڑے معجزات: پیغمبرؐ کے سب سے بڑے معجزات چار ہیں....!

پہلا معجزہ....قرآن ہے۔ دوسرا معجزہ....معراج ہے۔
تیسرا معجزہ....ختم نبوت ہے۔
چوتھا معجزہ....صحابہ کا وجود ہے۔

یہ پیغمبرؐ کے بڑے معجزات ہیں چار۔چار معجزات کے علاوہ بھی حضورؐ کے بڑے معجزات ہیں۔اور ان کی تعداد ۱۹۸ ہے۔جس کو ابن سیرین نے نقل کیا....اور حضورؐ کے معجزات دو ہزار سے بھی زائد ہیں....چھوٹے بڑے....ان کا بھی ذکر کتابوں میں ہے۔

چار کا عدد: لیکن بڑے معجزات چار ہیں....
اور بڑی کتابیں بھی چار ہیں....
اور کعبے کی دیواریں چار ہیں....اور بڑے فرشتے چار ہیں....اور نبیؐ کے بڑے

دوست چار ہیں....یہ پیغمبرؐ کے معجزات کی بات ہے....دیکھیں....حضورؐ کے بڑے معجزات کتنے ہیں....؟ (چار) پہلا معجزہ قرآن....اور یہ قرآن جس طرح نبی کو ملا....اور کسی کو نہیں ملا۔حالانکہ کتابیں تو اور بھی نبیوں پر آئیں....کتابیں اور نبیوں پر آئیں....تو جس طرح حضورؐ پر آئی....اس طرح اور کسی پر نہیں آئیں۔

معجزے کی تعریف: معجزہ کا معنیٰ ''عاجز کرنے والا''....یعنی ایسی خرقِ عادت اور ایسا واقعہ....جو کسی اور سے صادر نہ ہوسکے....وہ ہے معجزہ....تو یہ قرآن حضور کا معجزہ ہے....باقی کتابیں بھی اتریں، تورات اتری....انجیل اتری....زبور اتری....قرآن اترا....تورات موسیٰ علیہ السلام پر اترنے لگی، تو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو کہا....کہ موسیٰ! طور پہاڑ پہ جاؤ، چالیس دن کا چلہ کرو، پھر کتاب ملے گی....زبور اترنے لگی تو داؤد علیہ السلام سے کہا کہ اپنے عبادت خانے میں بیٹھیں....انتظار کریں، آٹھ مہینے نتظار کیا پھر کتاب ملی....انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر اترنے لگی تو فرمایا اپنے گھر کی بیٹھک میں، سونے والے کمرے میں بیٹھ جاؤ، اسی عبادت خانے میں....باہر نہیں نکلنا....تمہیں کتاب دوں....یہ کتابیں تین اس طرح آئیں....لیکن قرآن اس طرح نہیں آیا....کہ اللہ نے حضورؐ سے یہ کہ....کہ اے میرے محمدؐ! اپنے گھر میں بیٹھ! یا فلاں پہاڑ پر جاؤ....نہیں! حضورؐ مکے میں تھے تو قرآن کو مکہ میں بھیج دیا....حضورؐ مدینے میں تھے تو قرآن کو مدینہ میں بھیج دیا....حضورؐ غار میں تو قرآن غار میں....حضورؐ بازار میں تو قرآن بازار میں....حضورؐ بدر میں تو قرآن بدر میں....حضورؐ احد میں تو قرآن احد میں....حضورؐ خیبر میں تو قرآن خیبر میں....حضورؐ تبوک میں تو قرآن تبوک میں....حضورؐ ذوالعشیرہ میں تو قرآن ذوالعشیرہ میں....حتیٰ کہ حضورؐ عائشہؓ کے بستر پر....قرآن بھی عائشہؓ کے بستر پر....یہ معجزہ ہے....معجزۂ اوّل ہے، پہلا معجزہ ہے....اس معجزے کو دیکھو....کہ اس طرح کسی کے ساتھ نہیں ہوا....

معجزۂ دوم ختم نبوت: اور دوسرا معجزہ کیا ہے....؟ ختم نبوت! حضورؐ فرماتے ہیں....ایک محل بن رہا ہے نبیوں کا، وہ محل مکمل ہوگیا....اس میں ایک اینٹ باقی ہے ایک....اور وہ اینٹ میں ہوں....اور مجھے اللہ نے اس کے ساتھ نصب کردیا

....محل مکمل ہوگیا....اب کسی اینٹ کی جگہ خالی نہیں ہے، جب جگہ خالی نہیں ....تو نبیؐ آئے گا کہاں سے....؟ ختم نبوت....زندہ باد

یہ پیغمبرؐ کا معجزہ ختم نبوت کا ہے، اور بھی نبی آئے، لیکن حضورؐ جیسے آئے ایسے کوئی نہیں آئے۔ حضورؐ کو آنا تھا، دنیا کو بننا تھا۔ حضورؐ کے لئے کائنات کو سجایا گیا۔ راستوں کو سنوارا گیا، جب حضور کو ہی آنا تھا حضورؐ ہی کے لئے یہ سب کچھ کیا گیا۔ تو یہ ختم نبوت ہے، اور ختم نبوت....یہ پیغمبرؐ کے چہرے سے ظاہر ہے....ختم نبوت قرآن کے لفظوں سے ظاہر ہے....ختم نبوت پیغمبرؐ کے کلام سے ظاہر ہے....ختم نبوت مکے اور مدینے کی اداؤں سے ظاہر ہے....ختم نبوت ایک ایسا اعجاز ہے.... ایک ایسا معجزہ ہے میرے رسولؐ کا....کہ پوری کائنات میں کسی کو نہیں ملا۔

سرورِ کائنات بحیثیت عالمی نبیؐ:

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے.... کوئی نبی بستی کے لئے....کوئی قوم کیلئے.... کوئی محلے کے لئے....کوئی علاقے کے لئے ....لیکن....میرے پیغمبرؐ کو اللہ نے فرمایا....

اے پیغمبرؐ! اعلان کردو.... **یاایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا** میں کائنات میں ذرّے ذرّے کا نبیؐ....شمس وقمر کا نبیؐ....شمال وجنوب کا نبیؐ....شجر وحجر کا نبیؐ....مشرق ومغرب کا نبی....تحت الثریٰ کا نبی....عرشِ معلّٰی کا نبیؐ....

باقی نبی علاقوں کے نبی، اے میرے محمدؐ! تو عرش کا بھی نبی....فرش کا بھی نبی....!!

عالمی نبیؐ کی عالمی کتاب:

کسی کتاب کے لئے یہ نہیں کہا گیا....کہ یہ پوری دنیا کی ہدایت کا ذریعہ ہے....

اگر تورات اتری....تو بنی اسرائیل کے لئے....انجیل اتری....تو بنی اسرائیل کے لئے....زبور اتری....تو کنعان کی بستیوں کے لئے....لیکن....جب....قرآن اترا....تو اللہ نے **ھدی للقوم** نہیں کہا....بلکہ **ھدیً للعالمین** کہا....سارے جہانوں کے لئے ہدایت کہا....کیوں....؟ اللہ نے فرمایا!....میں **رب العالمین** ہوں....محمد ﷺ **رحمۃ للعالمین** ہیں....ساری کائنات کا پیغمبرؐ یہ ہے، ختم نبوت....یہ ختم نبوت کا اعجاز ہے، نبیؐ کا اعجاز ہے،

پیغمبرؐ کا اعجاز ہے، یہ ختم نبوت....وہ معجزہ ہے کہ جو کائنات میں اور کسی پیغمبر کو نہیں ملا۔ نبیؐ کے بڑے معجزات چار.... پہلا معجزہ قرآن، دوسرا معجزہ ختم نبوت، تیسرا معجزہ معراج....معراج کا واقعہ میں ابھی آپ کو سناتا ہوں....اس سے پہلے ہم چوتھے معجزے کی بات کریں....

چوتھا معجزہ....صحابہؓ کا وجود:

صحابہ کا وجود پیغمبر علیہ السلام کا چوتھا معجزہ ہے.... پیغمبرؐ کا ایک ایک صحابی....نبیؐ کا معجزہ ہے....

ابوبکرؓ کی صداقت....نبیؐ کا معجزہ ہے....عمرؓ کی عدالت....نبیؐ کا معجزہ ہے....عثمانؓ کی سخاوت، شرافت....نبیؐ کا معجزہ ہے....علیؓ کی شجاعت....نبیؐ کا معجزہ ہے....حسنینؓ کی شہادت....نبیؐ کا معجزہ ہے....امیر معاویہؓ کی سیاست....نبیؐ کا معجزہ ہے....اور حنظلہؓ کی شہادت....نبیؐ کا معجزہ ہے....حسنینؓ کی عظمت....نبیؐ کا معجزہ ہے....ایک ایک صحابی کا کمال....نبیؐ کا معجزہ ہے....صحابہؓ کی نمازیں....نبیؐ کا معجزہ ہے....صحابہؓ کے روزے....نبیؐ کا معجزہ ہے....صحابہؓ کا حج....نبیؐ کا معجزہ ہے....صحابہؓ کے کمالات....نبیؐ کا معجزہ ہے....دوسو چھپن صحابہؓ پیغمبرؐ کی زندگی میں شہید ہوئے....ان کی شہادتیں نبیؐ کا معجزہ ہے....کیوں....؟ کیسے معجزہ....؟ کہ وہ شہید ہوئے....ان کے خون سے خوشبو آئی....یہ نبیؐ کا معجزہ ہے....پیغمبرؐ کی ایک ایک اداء....پیغمبرؐ کا معجزہ ہے....اور صحابہؓ کا وجود نبیؐ کی ادا ہے....پیغمبرؐ کی صداقت کتنی اونچی ہے، کتنی بلند ہے....؟ لیکن....اس صداقت کو جسم کی شکل میں دیکھنا ہے....تو صدیق اکبرؓ کو دیکھو....پیغمبرؐ کی عدالت کو جسم کی شکل میں دیکھنا ہے....تو عمر فاروقؓ کو دیکھو....نبیؐ کی سخاوت کو جسم کی شکل میں دیکھنا ہے....تو عثمان غنیؓ کو دیکھو....پیغمبرؐ کی شجاعت کو جسم کی شکل میں دیکھنا ہے....تو علی المرتضیٰؓ کو دیکھو....نبیؐ کی شہادت کو دیکھنا ہے....حسنینؓ کی عظمت کو دیکھو....پیغمبرؐ کے زہد وتقویٰ کو دیکھنا ہے....تو ابوذر غفاریؓ کو دیکھو....پیغمبرؐ کے ترکِ دنیا کو دیکھنا ہے....تو سلمان فارسیؓ کو دیکھو....اور پیغمبرؐ کے جہاد کو دیکھنا ہے....تو خالد ابن ولیدؓ کو دیکھو....پیغمبرؐ کی عظمتوں کو دیکھنا ہے....تو ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ کو دیکھو....ایک ایک صحابی کا وجود میرے پیغمبرؐ کا معجزہ ہے۔ اور پیغمبرؐ کا کمال ہے۔ اس لئے کہ پیغمبرؐ کے ایک لاکھ چوالیس ہزار کمالات جسموں کی شکل میں....صحابہ کی

صورت میں، پوری دنیا میں آئے.... بڑے معجزے کتنے ہیں....؟ چار! تین بیان ہوگئے، اور چوتھا معجزہ معراج ہے....

معجزہ نمبر۴....رسول اللہؐ کے معراج میں حکمت:

معراج کی کیا ضرورت تھی....؟ یہ معجزہ ہے۔

معجزہ جو ہوتا ہے اس کا معنی ہے کہ ایسی عادت اور ایسا کام جو کسی کے بس میں نہ ہو، اور کسی کے لئے نہ ہو، پیغمبرؐ کی بیوی خدیجہؓ فوت ہوگئی، نبیؐ پریشان ہوگئے، چچا فوت ہوگیا، نبی پریشان ہوگئے، بچے فوت ہوگئے نبیؐ پریشان ہوگئے،....اب اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو تسلی دینے کے لئے معراج کرا رہا ہے۔ جب بچہ پریشان ہوجاتا ہے تو آدمی کہتا ہے آب وہوا تبدیل کریں۔ اتنی پریشانی پیغمبرؐ کو کہ نبیؐ نے ''حزن کا سال'' قرار دے دیا، اس سال کو غم کا سال قرار دینے کے بعد ....اسی وقت جبرئیل آیا جس دن پیغمبرؐ نے اعلان کیا۔ یہ جو سال ہے یہ ''عام الحزن'' ہے۔ حزن کا سال.... غم کا سال.... تو تھوڑی دیر کے بعد جبرئیلؑ آیا کہ اللہ نے عرش پہ آپ کو بلایا ہے.... غم کا سال قرار دینے والے.... آ عرش پہ.... تیری آب وہوا تبدیل ہوجائے، اور تجھے ایسی سیر کراؤں.... کہ ایسی سیر تو دنیا میں کسی کے حصے میں نہ آئی ہو، اور سیر کیسے ہو....؟

لنریه من آیاتنا .... نشانیاں میری ہوں گی، چہرہ تیرا ہوگا.... **لنریه من آیاتنا**....

اور معراج کا جو فلسفہ ہے.... اس فلسفے نے بہت ساری چیزیں دنیا میں واضح کر دیں، اور ابھی میں آپ کو معراج کا واقعہ سناؤں گا.... آپ حیران ہوں گے.... کہ اس معراج میں سارا اسلام کا عقیدہ ظاہر ہوگیا.... اور توحید ساری قدم قدم پر آگئی.... ضرورت ہی نہیں کسی اور چیز کی، اب آپ دیکھیں.... قرآن نے معراج کو تین جگہ بیان کیا.... قرآن نے تو پہلے اشارہ کیا.... معراج کا.... کیا کہا....؟

انّا ارسلنک شاھداً....

شاہد عربی میں کہتے ہیں ''گواہ'' کو.... اچھا جو لفظ ہے شہید کا.... جو آدمی اللہ کے راستے میں مارا جاتا ہے اسے شہید کہتے ہیں.... شاہد اور شہید.... دونوں کا معنی ایک ہے.... شاہد کا معنی بھی گواہ.... اور شہید کا معنی بھی گواہ....!!

لفظ شاہد اور شہید میں فرق:

اس میں فرق کیا ہے....؟ اسم فاعل اور صفت مشبہ میں.... یہ علما کو پتہ ہے.... آپ کے مسئلے کی ضرورت نہیں ہے.... لیکن توجہ آپ فرمائیں.... شاہد کا معنی گواہ اور شہید کا معنی بھی گواہ، جب آدمی اللہ کے راستے میں مارا جاتا ہے.... تو وہ اللہ کے پاس پہنچ کر اللہ کی گواہی دیتا ہے، اس لئے اسے کہتے ہیں شہید....!! اور شاہد کا معنی بھی گواہ، اور شہید کا معنی بھی گواہ.... تو قرآن نے کیا کہا....؟

انّا ارسلنک شاھداً .... اے پیغمبرؐ! تو گواہ ہے....

لیکن یہ نہیں بتایا کہ کس چیز کا گواہ ہے....! صرف یہ کہا تو گواہ ہے، ایک آدمی کہنے لگا.... یار! جو گواہ ہوتا ہے.... وہ موقع پر ہوتا ہے.... تو حضورؐ کو اللہ گواہ کہہ رہے ہیں.... تو جب حضورؐ گواہ ہوئے تو حضورؐ ہر جگہ ہوئے.... میں نے کہا موقع پر ہونا اور بات ہے.... اور ہر جگہ ہونا اور بات ہے.... اگر گواہ کا معنی ہر جگہ ہے.... تو عدالتوں میں جتنے گواہ پیش ہیں.... تو یہ سارے حاضر ناظر ہوگئے.... جتنے عدالتوں کے گواہ ہیں....! یہ کیا ہوجائیں گے....؟ حاضر وناظر....!! تو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا.... **انّا ارسلنک شاھداً**.... اے پیغمبرؐ! تو گواہ ہے.... گواہ ہوتا ہے موقع کا.... صرف یہ کہا.... اے پیغمبرؐ! تو گواہ ہے۔ یہ نہیں بتایا کس چیز کا گواہ.... اور نماز میں آپ کیا پڑھتے ہیں....؟

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ....

میں گواہی دیتا ہوں.... کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں....

میں گواہی دیتا ہوں....! تو جب میں گواہی دیتا ہوں.... محمدؐ اللہ کے بندے اور رسولؐ ہیں تو آپ نے محمد مصطفیؐ کو دیکھا....؟ (نہیں)

تو کیسے گواہی دے رہے ہیں....؟ اور گواہ تو موقع پر ہوتا ہے.... اور آپ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں محمدؐ اللہ کے بندے اور رسولؐ ہیں۔ آپ میں سے اگر کسی نے دیکھا ہے تو بتاؤ....! اگر نہیں دیکھا تو گواہی کیسی....؟ کیسی گواہی دیتے ہو....؟ کہتے ہو کہ گواہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے، اگر ہر جگہ ہوتا ہے تو تم میں سے کسی نے دیکھا ہے پیغمبر کو....؟ تو گواہی کیسی دے رہے ہو....؟ ہر نماز میں کہتے ہو....

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ....

میں گواہی دیتا ہوں محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

آپ نے تو نہ محمد ﷺ کو اللہ کا بندہ بنتے دیکھا....اور نہ اللہ کا رسول بنتے دیکھا....نہ ان کو آپ نے جا کر دیکھا....جب دیکھا ہی نہیں تو گواہی کیسی....؟ کیوں نماز میں کہتے ہو میں گواہی دیتا ہوں....؟ کس چیز کی گواہی....؟ اگر گواہ ہر جگہ ہوتا ہے، گواہ موقعہ پر ہی ہوتا ہے، تو گواہی کیسی....؟ انّا ارسلنک شاھداً.... اے پیغمبرؐ! تو گواہ ہے....تو....نام لے کر محمد مصطفیٰؐ کو کہا تو گواہ ہے....تو اور کسی پیغمبر کو نہیں کہا....تو گواہ ہے....حضورؐ کو کہا....

گواہی کی اقسام:

گواہی دو قسم کی ہوتی ہے....آپ کے علاقے میں اگر کوئی قتل ہو جائے....تو ایک ہوتا ہے چشم دید گواہ....اور ایک ہوتا ہے نشانیوں کا گواہ، عدالت میں ڈاکٹر بھی گواہی دیتا ہے....حالانکہ ڈاکٹر نے تو قتل ہوتے نہیں دیکھا....وہ گواہی کیا دیتا ہے....؟ کہ میں نے پوسٹ مارٹم کیا....واقعی قتل ہوا....لیکن اس نے قتل ہوتے نہیں دیکھا....اس نے نشانی دیکھی....تو گویا ایک ہوتا ہے چشم دید گواہ....اور ایک ہوتا ہے نشانیوں کا گواہ....!! یہ دو قسم کی گواہی ہوئی۔

ہادیٔ سبلؐ خدا کی خدائی کے چشمِ دید گواہ:

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے اللہ کی گواہ دی....اللہ کی نشانیاں دیکھ کر....اور محمد مصطفیٰؐ نے گواہی دی موقعہ پر جا کر....میں اور واضح کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں....میں نے نبیؐ کو نہیں دیکھا....میں نے نشانیوں کو دیکھا ہے....میں نے کیا دیکھا....؟ میں نے مکہ دیکھا اور گواہی دے دی، مکہ دیکھا....حضورؐ کی گواہی دے دی....مدینہ دیکھا....نبیؐ کی گواہی دے دی....حالانکہ نبیؐ کو نہیں دیکھا۔ مکہ مدینہ دیکھ کر گواہی دے دی، میں اور تو نشانیوں کے گواہ ہیں....اور حضورؐ کی گواہی کا ذکر آئے گا....تب بھی گواہی دو قسم پر ہے....اللہ کی گواہی کا ذکر آئے گا، تب بھی گواہی دو قسم پر ہے....اللہ کی گواہی....ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے نشانیاں دیکھ کر دی....حضورؐ نے موقع پر جا کر دی....

صحابہؓ نبیؐ کی نبوت کے چشم دید گواہ:

اور جب حضورؐ کی نشانیوں کی گواہی کی بات آئی....تو حضورؐ کی گواہی آپ اور میں نے نشانیاں دیکھ کر دی، اور صحابہ نے موقع پر جا کر دی، اگر صحابہؓ کہتے ہیں کہ....

اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ....

کہ میں گواہی دیتا ہوں....محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں....

....اور جو بھی مقدمہ ہے وہ گواہ پر قائم ہے....گواہ نہ ہو مقدمہ نہیں....سول کورٹ سے لے کر ہائی کورٹ، سپریم کورٹ تک....فلاں عدالت کے گواہ بیٹھ گئے....مقدمہ ختم، دس قتل ہوئے ہیں، گواہ بیٹھ گئے....تو مقدمہ ختم، تو اللہ تعالیٰ نے اپنی جو الوہیت ہے....اس الوہیت کے ساتھ رسالت کا ذکر کر کے....بطور گواہ کے پیغمبروںؑ کو ذکر کیا....لا الٰہ الا اللّٰہ آدم صفی اللّٰہ.... کہا....لا الٰہ الا اللّٰہ نوح نجی اللّٰہ ....کہا....لا الٰہ الا اللّٰہ ابراھیم خلیل اللّٰہ.... کہا....لا الٰہ الا اللّٰہ....آخر میں....محمد رسول اللّٰہ.... کہا....لا الٰہ الا اللّٰہ اکیلا ہوتا....محمد رسول اللّٰہ....اکیلا ہوتا تب بھی بات ٹھیک تھی....لیکن اللہ نے اپنی الوہیت کے ساتھ رسالت کے کلمے کو ملا کر دنیا کو کہا....

لا الٰہ الا اللّٰہ....مانو، کیونکہ گواہ....محمد رسول اللہ....ہے....محمد مصطفیٰؐ کا نام بطور گواہ کے ہے۔ باقی نبیوں کا نام بھی بطور گواہ کے ہے، اگر گواہ نہ ہو تو کیس ختم ہو جاتا ہے۔ تو اللہ نے اپنی الوہیت کا جو کیس ہے....وہ رسول اللہ کی گواہی پہ کھڑا کر دیا، کہ مجھے مانو! اللہ فرماتا ہے مجھے مانو! کس دلیل سے....؟ کس گواہ سے....؟ محمد رسول اللہ سے!....یہ گواہ ہے اس سے پوچھو، میں ہوں یا نہیں ہوں....؟ اس لئے حضورؐ کو خطاب کر کے کہا....

انّا ارسلنک شاھداً....

اے پیغمبرؐ! تو گواہ ہے....

تو گواہ کیسے....؟ باقی نبی بھی گواہ....تو بھی گواہ....آدمؑ نے گواہی دی....جنت سے نکل کر....نوحؑ نے گواہی دی....طوفان کی موجوں میں اتر کر....زکریاؑ نے گواہی دی....آرے کے نیچے چر کر....ابراہیمؑ نے گواہی دی....آتش نمرود میں گر کر....اسماعیلؑ نے

گواہی دی....چھری کے نیچے آکر....موسیٰ نے گواہی دی....دریائے نیل کی موجوں میں اتر کر....ایوبؑ نے گواہی دی....آزمائش میں آکر....یونسؑ نے گواہی دی....مچھلی کے پیٹ میں آکر....یوسفؑ نے گواہی دی....کنویں میں جاکر....یعقوبؑ نے گواہی دی....چالیس سال روکر....اور عیسیٰ نے گواہی دی....جیل میں جاکر....اور....محمدؐ نے گوہی دی....عرش پہ آکر....اسی کو قرآن نے کہا....

انا ارسلنک شاھداً....

اے پیغمبرؐ! تو گواہ ہے....

مالک میں ہوں....گواہ تو ہے....خالق میں ہوں....گواہ تو ہے....رزاق میں ہوں....گواہ تو ہے....بگڑی میں بناتا ہوں....گواہ تو ہے....عزت میں دیتا ہوں....گواہ تو ہے....ہر جگہ موجود میں ہوں....گواہ تو ہے....کائنات میری ہے....گواہی تیری ہے....عظمت میری ہے....گواہی تیری ہے....ربوبیت میری ہے....گواہی تیری ہے....الوہیت میری ہے....گواہی تیری ہے....قدوسیت میری ہے....گواہی تیری ہے....مجھ پر خدائی ختم....تجھ پر مصطفائی ختم....!! **انا ارسلنک شاھداً....** اے پیغمبرؐ! تو گواہ ہے....

میری الوہیت کا گواہ ہے، میری ربوبیت کا گواہ ہے، اور معراج کی رات آسمانوں پر لے جانے کا فلسفہ یہ تھا....کہ تو عرش پر آئے تو موقع دیکھے....جو گواہ ہوتا ہے....عینی گواہ....وہ موقع دیکھتا ہے، آپ عدالت میں جاتے ہیں نا، توجج کیا پوچھتا ہے....؟ کہتا ہے موقع دیکھا ہے....؟ اگر حضورؐ عرش پر نہ جاتے تو چشم دید گواہ کیسے ہوتے....؟ چشم دید گواہ کا موقع دیکھنا ضروری ہے....اور چشم دید گواہ عدالت میں آتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے....کہ تیرا نام کیا ہے، تیرا کام کیا ہے....؟ تیرا چہرہ کیسا ہے....؟ تیرا کاروبار کیسا ہے....؟ یہ پوچھتے ہیں یا نہیں پوچھتے....؟ آؤ قرآن میں....قرآن میں حضورؐ چشم دید گواہ ہیں....تو قرآن میں حضورؐ کی اداؤں کا اللہ نے ذکر کیا....صفات کا ذکر کیا....اور قرآن کے بارے میں کہا....

نزل علیٰ محمدوھو الحق من ربھم....

یہ بھی قرآن نے کہا....پیغمبرؐ کے چہرے کا ذکر آیا....قرآن نے **والضحیٰ** کہا....

پیغمبرؐ کی زلفوں کا ذکر آیا....قرآن نے **واللیل** کہا....نبیؐ کے دانتوں کا ذکر آیا....قرآن نے **یٰسین** کہا....نبیؐ کی آنکھوں کا ذکر آیا....قرآن نے **مازاغ البصر وماطغیٰ** کہا....پیغمبرؐ کے سینے کا ذکر آیا....قرآن نے **الم نشرح لک صدرک** کہا....نبیؐ کی چادر کا ذکر آیا....قرآن نے **یاایھا المدثر** کہا....پیغمبرؐ کے زمانے کا ذکر آیا....قرآن نے **والعصر** کہا....نبیؐ کی صفتوں کا ذکر آیا....قرآن نے **انا ارسلنک شاھداً** کہا....**مبشراً** کہا....**نذیراً** کہا....**داعیاً الی اللہ** کہا....**باذنہ وسراجاً منیراً** کہا....قرآن نے کیوں کہا....؟ اس لئے کہ اس گواہ کا تعارف ہوجائے، یہ میری الوہیت کا چشم دید گواہ ہے، میری گواہی اس کو دینی ہے....اس نے ایک ایک بات کا قرآن میں ذکر کیا....اور پھر اللہ نے چشم دید گواہ کو موقع دکھانے کے لئے عرش پہ بلایا....اور ذکر کیا گیا....

معراج کے موقع پر اسریٰ بعبدہٖ کیوں کہا....؟

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ ....

یہ تو ذکر فرمایا....**سبحان الذی اسریٰ بنبیہ، سبحان الذی اسریٰ بمحمدہٖ....** کیوں نہیں کہا....؟ اہم بات کہہ رہا ہوں، توجہ کیجئے....!!

یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے، اللہ نے اپنے بندے پیغمبرؐ کا تعارف کیسے کرایا....؟ پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو....لے گئی....اپنے بندے کو!! ہے تو وہ بندہ....لیکن رسولوں کا سردار ہے، پیغمبروں کا رئیس ہے، شافع محشر، ساقیٔ کوثر، حوض کوثر کا والی....لیکن اللہ نے جب عرش پر لے جانے کا ذکر کیا....تو کہا....**اسریٰ بعبدہٖ....** اپنے بندے کو لے گیا....یہ کیوں کہاں....؟ عرش پر لے جاتے ہوئے کیوں کہا....؟ کہ بندے کو میں لے گیا....؟ حالانکہ وہ بندہ تھا....جس کے سر پر تاج نبوت تھا، جس کے سر پر ختم نبوت کا تاج تھا، لیکن اللہ یہ فرماتے....کہ میں اپنے نبی کو لے گیا، اپنے رسول کو لے گیا، آخر الزماں پیغمبرؐ کو لے گیا، شافع محشر کو لے گیا، ساقی کوثر کو لے گیا،....مجھے بتاؤ! یہ کیوں کہا....؟

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ....

اپنے بندے کو لے گیا....

بندہ کیوں کہا....؟ یہ قابل غور بات ہے، اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو آسمان سے واپس کیا.... تو اس وقت بھی یہی کہا.... **فاوحیٰ الی عبدہٖ ما اوحیٰ....**

اللہ نے جو دینا تھا اپنے بندے کو دے دیا....

وہاں بھی بندہ کہا....! یہاں بھی بندہ کہا....! پیغمبر کو عرش پر اللہ تعالیٰ لے جا رہے ہیں، اور لے جانے سے پہلے تعارف کراتے ہیں قرآن میں .... اور جس قرآن میں تعارف کراتے ہیں، اس قرآن میں پیغمبر کا نام محمد بھی ہے، رسول بھی ہے، مزمل بھی ہے مدثر بھی ہے، لیکن جب عرش پر لے جانے لگے.... معراج پر .... تو اس وقت نہ محمد کہا.... نہ رسول کہا.... نہ نبی کہا، اور نہ کوئی اور لفظ بولا.... بلکہ کہا.... **سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ....**

اپنے بندے کو لے گیا....

جب آسمانوں سے واپس کیا تو کہا.... **فاوحیٰ الی عبدہٖ ما اوحیٰ....**

جو چاہا اللہ نے اپنے بندے کو دیا....

تو لے جاتے وقت بھی بندہ کہا.... واپس کرتے وقت بھی بندہ کہا.... کیوں کہا....؟ نبی کیوں نہیں کہا....؟ ہزاروں نشانیاں قرآن نے رسول اللہ کی دیں، لیکن واقعہ معراج میں .... لفظ بندے کا بولا.... کیوں بولا....؟ ہے توجہ....؟ آپ چاہتے ہو کہ میں اس حقیقت سے پردہ اٹھاؤں....؟ اللہ کو پتہ تھا.... جب میں کسی پیغمبر کو عزت دیتا ہوں، تو لوگوں کا ہاضمہ اتنا کمزور ہے کہ اس کی جنس بدل دیتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا دیکھو.... میں نے عزیر علیہ السلام کو عزت دی.... تو یہودیوں نے کہا یہ اللہ کا بیٹا ہے.... میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو عزت دی.... تو عیسائیوں نے کہا.... یہ اللہ کا بیٹا ہے.... یعنی عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کیا.... تو عیسائیوں نے کہا یہ تو اللہ کا بیٹا ہے.... یعنی اس کی انسانوں والی جنس بدل دی....

میں نے فرشتوں کو عزت دی.... تو یہودیوں نے کہا.... یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں.... تو گویا کہ فرشتوں کی جنس بدل دی.... نبی کی جنس بدل دی.... اور اب....

میں اپنے محمد ﷺ کو آسمانوں پر لے جا رہا ہوں.... اور پاکستان اور ہندوستان کے لوگوں کا .... ہاضمہ بڑا کمزور ہوگا.... اگر میں یہاں.... اب محمد ﷺ کا لفظ بولوں.... کل کو پھر کہیں گے.... یہ تو

اللہ کا بیٹا بن گیا تھا.... یہ تو اللہ کا ٹکڑا بن گیا تھا.... ان کا ہاضمہ بڑا کمزور ہے.... اس لئے لے جاتے وقت کہا کہ اے لوگو! دیکھو جس کو میں عرش پر لے جا رہا ہوں.... **اسریٰ بعبدہٖ....**

میرا بندہ ہے....

میری عبودیت رکھتا ہے، مجھے سجدہ کرتا ہے، میری بندگی کرتا ہے، جب میں لے جا رہا ہوں.... دیکھو یہ بندہ ہے، جب واپس کر رہا ہوں.... دیکھو یہ بندہ ہے....

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً.... اسریٰ بعبدہٖ....

سیر کرائی راتوں رات اپنے بندے کو....

لفظ اسریٰ کے معانی:

اسریٰ عربی کا لفظ ہے، عربی میں **اسریٰ** کا معنیٰ ہی رات کو "سیر کرانا" ہے، لیکن پھر **لیل** کا لفظ بولا.... **لیل** کا معنی بھی رات ہے.... لیل کو دوبارہ بولا.... کیوں بولا....؟ **اسریٰ بعبدہٖ....**

راتوں رات سیر کرائی .... رات کے وقت سیر کرائی.... یہ ختم ہوگئی بات لیکن آگے پھر .... لیل کہا.... لیل رات کو کہتے ہیں.... یعنی دو مرتبہ رات کا ذکر کیا.... مطلب یہ ہے کہ جب کسی بات کو پکا کرنا ہوتا ہے.... اس کو دو مرتبہ ذکر کرنا اللہ کی سنت ہے.... حالانکہ **اسریٰ** کے اندر رات کا معنیٰ موجود ہے.... پھر **لیل** کیوں لائے....؟ کسی بات کو پکا کرنے کے لئے اسے دو مرتبہ ذکر کیا جاتا ہے.... یہ اللہ کی سنت ہے.... **سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً....** پاک ہے وہ ذات جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گئی.... کہاں لے گئی....؟

من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ.... مسجد حرام سے یعنی خانہ کعبہ سے لے گئی.... مسجد اقصیٰ تک.... اور لے کون گئی ذات....؟

حاضر وناظر صرف خدا ہے:

اگر میں یہ مانوں کہ حضورؐ ہر جگہ ہیں.... تو لے کیسے گئی....؟ جو لوگ غلط فہمی کی بنیاد پر یہ کہہ دیتے ہیں نا کہ حضورؐ ہر جگہ موجود ہیں.... ان کو سوچنا چاہئے.... اس عقیدہ کو درست کرو، کبھی ہم نے یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ کراچی سے پشاور چلا گیا.... کیونکہ اللہ تعالیٰ کراچی میں بھی ہے، پشاور میں بھی ہے.... جو ہر جگہ ہو اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا Concept

کنسپٹ (خیال) نہیں ہوسکتا اور لے جایا ہی اسی کو جاتا ہے.... جو ہر جگہ نہ ہو، یہ کہنا کہ....

من المسجد الحرام.... مسجد حرام سے.... اقصیٰ تک لے گئے....

یہ کہنے کا مقصد ہے کہ جب مسجد حرام میں حضورؐ تھے، خانہ کعبہ میں.... تو مسجد اقصیٰ میں نہیں تھے، تو جب مسجد اقصیٰ میں پہنچے تو یہاں (مسجد حرام میں) نہیں تھے.... واقعہ معراج کا بتاتا ہے کہ ہر جگہ اللہ کے سوا کوئی نہیں.... عقیدے کو درست کرو، کسی کی مخالفت مقصود نہیں.... قرآن کو سمجھو کیا ہے.... اور کسی کو ہم برا نہیں کہنا چاہتے.... قرآن سمجھو قرآن کیا کہتا ہے....؟

ہجرت کا مطلب:

ہجرت کا (Concept) کنسپٹ یہ ہے.... کہ ہر جگہ موجود نہ ہو، ہجرت تو ہوتی ہی تب ہے، ہجرت کا معنی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا.... حضورؐ نے ہجرت نہیں کی مکے سے مدینے....؟ اچھا قرآن پاک میں سورتیں دوقسم پر نہیں ہیں....؟ مکی اور مدنی....!! اگر حضورؐ ہر جگہ ہیں تو سورتیں دوقسم پر کیوں ہیں....؟ مدنی سورۃ.... کا مطلب یہ ہے کہ حضورؐ مدینہ میں ہیں، مکے میں نہیں ہیں.... اور اگر حضورؐ ہر جگہ ہوں تو مکی مدنی سورۃ کا تصور ہی نہیں ہوسکتا.... کہ حضورؐ اگر ہر جگہ ہیں.... تو پھر سورۃ کا کسی جگہ قرآن میں اترنے کے مقام کا ذکر ہو ہی نہیں ہوسکتا.... اس عقیدے کو درست کرو، کیوں شرک میں مبتلا ہوتے ہو....؟ کیوں من گھڑت باتیں اپناتے ہو....؟ قرآن سمجھو، قرآن پڑھو....!!

تمام انبیاء حضور ﷺ کی انتظار میں:

من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ....

مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک.... حضورؐ کو لے گئے.... اور وہاں کیا ہوا....؟ وہاں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء موجود تھے۔ ان کا وجود مثالی موجود تھا اور پیغمبرؐ بعد میں پہنچے.... اور جبرئیلؑ نے پیغمبرؐ کے بازو پکڑ کر صفیں چیر کر حضورؐ کو لے جا کر مصلی پہ کھڑا کر دیا.... اور جب حضورؐ مصلے پر آئے تو نبیؐ کے سر پر امامت انبیاء کا تاج رکھ دیا گیا.... آج کے بعد نبیؐ امام الانبیاء ہو گئے.... اور معراج کی رات.... اچھا اب بتاؤ! ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء موجود ہیں.... کوئی اور نبی.... حالانکہ وہ قطاروں میں تھے.... جرأت نہیں وہ مصلی پر آئے معلوم ہوا

جس جگہ محمد مصطفیؐ موجود ہوں کسی اور نبیؐ کی بھی جرأت نہیں کہ وہ مصلی پر آئے....

اور آج پاکستان کا مولوی کہتا ہے حضورؐ یہاں موجود ہیں اور خود مصلی پر کھڑا ہو جاتا ہے....!! وہاں تو نبی بھی کھڑے نہیں ہو سکے....!! میرے مسلمان بھائیو! عقیدے کو درست کرو، کسی پر تنقید کرنا مقصد نہیں.... میں آپ کو قرآن سمجھا رہا ہوں، عقیدہ سمجھا رہا ہوں، میں اپنے بریلوی بھائیوں سے بھی کہوں گا.... کہ اپنے آپ کو اہل سنت کے صحیح عقائد پر لاؤ.... اور قرآن سمجھو، تم بھی ہمارے بھائی ہو، سنی ہو، لیکن غلط فہمی کی بنیاد پر اگر کوئی بات ذہن میں آ گئی ہے تو قرآن سن کر اسے تبدیل کرو، قرآن جو کہتا ہے، اس پر عمل کرو.... یہی انسان کا اصل معیار ہوتا ہے.... کہ جب قرآن سمجھ میں آ جاتا ہے.... صحیح مسلمان وہ ہے کہ وہ ساری باتیں چھوڑ کر کہتا ہے کہ اب قرآن ہمیں سمجھ میں آ گیا.... قرآن کیا کہتا ہے....؟

من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ....

اگر حضورؐ کو ہر جگہ کہیں تو جنگ بدر کیسے ثابت ہوگی....؟ احد، خندق، خیبر میں.... حضورؐ نہیں گئے لشکر لے کر....؟ لے کر کون جاتا ہے لشکر....؟ وہی جاتا ہے جو ہر جگہ نہ ہو، اور ہر جگہ ہو تو بدر میں کیسے گئے....؟ بدر میں تو پہلے ہوں گے.... مدینہ میں پہلے ہوں گے.... مکے میں پہلے ہوں گے.... ستائیس جنگیں پیغمبرؐ نے لڑیں.... معراج پیغمبرؐ نے کیا.... ہر جگہ رسول اللہ تشریف لے گئے.... مکے سے مدینے چلے گئے.... ہجرت کر کے گئے.... ہجرت کا واقعہ موجود ہے۔ صدیقؓ اکبر ساتھ ہے.... سواری پر سوار ہو کر گئے.... تو جاتا کون ہے....؟

کبھی اللہ تعالیٰ بھی گیا ہے....؟ کبھی اللہ کے بارے میں بھی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں جنگ میں چلا گیا....؟ فلاں بازار میں چلا گیا....؟ فلاں غزوے میں چلا گیا....؟ اللہ تعالیٰ کراچی سے پشاور چلے گئے.... یا یہ کہ ہندوستان سے پاکستان آ گئے، کبھی سنا ہے....؟ کیوں غلط عقیدہ رکھتے ہو....؟ وہ بات رکھو جو قرآن وحدیث سے ثابت ہے.... میرے بھائیو! جب وہاں رسول اللہ پہنچے تو پیغمبرؐ کو جبرئیلؑ نے مصلی پر کھڑا کیا.... اور نبیؐ نے نماز پڑھائی.... یہ وجود مثالی تھا.... حضورؐ آسمان پر پہنچے.... انبیاء سے ملاقاتیں ہوئیں۔ اور جبرئیلؑ.... ساتھ چھوڑ گئے....! جب پیغمبرؐ آسمانوں پر پہنچے.... تو جبرئیل نے ساتھ چھوڑ دیا.... جبرئیلؑ نے کیا کہا....؟

خدااور رسولؐ کے درمیان تحائف کا تبادلہ: تحفہ کیا دیا....؟ توجہ کریں!.... دیا.... حضورؐ نے اللہ کی بارگاہ میں تین تحفے پیش کئے.... پہلا تحفہ.... **التحیات للّٰہ**....!!! **التحیات**.... کلام ہے.... یہ پیغمبرؐ کا کلام ہے، جو عرش پر نبیؐ نے پیش کیا تھا۔ جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں۔ **التحیات**.... اس کا معنی کہ تمام دنیا کے تحفے، پوری دنیا میں جتنے تحفے ہیں....

للّٰہ....! اے اللہ! تیرے لئے ہیں۔ **التحیات للّٰہ والصلوٰۃ**.... اور ساری دنیا کی رحمتیں بھی تیرے لئے ہیں.... اور **والطیبات**.... دنیا میں جتنی پاکیاں ہیں.... وہ بھی تیرے لئے ہیں۔ جب یہ تین تحفے اللہ کے سامنے پیغمبرؐ نے پیش کئے تو اللہ نے جواب میں فرمایا.. **السّلام علیک ایھاالنّبی**.... اے نبیؐ! تجھ پر سلام ہو.... **ورحمۃ اللّٰہ**.... اور تجھ پر رحمت ہو.... **وبرکاتہٗ**.... اور تجھ پر برکت ہو.... تو جواب میں اللہ نے کتنے تحفے دیے....؟ (تین) تو جب.... تین تحفے دے کر تین تحفے پیغمبرؐ نے لئے تو اللہ کے رسول کو خیال آیا کہ میں تو تحفے لے رہا ہوں، میں نیچے جاؤں گا تو حبشے کا بلالؓ کیا کہے گا.... صحابہؓ کیا کہیں گے کہ ہمارے لئے کیا لائے ہو.... تو پیغمبرؐ نے فرمایا.... **السّلام علینا**....

صرف مجھ پر سلام نہ ہو، بلکہ میری ساری امت کو سلام ہو....

السلام علینا وعلیٰ عباد اللّٰہ الصالحین....

پوری دنیا میں جتنے نیک بندے ہیں.... اے اللہ! ان تمام پر سلام بھیج....!

اور اللہ نے پھر سلام بھیجا.... یہ تحفے ہوئے....

الوداعی تحفہ: اور چلتے وقت ایک بڑا تحفہ دے دیا.... اور وہ تھا نماز....! نماز تحفے میں دی رب نے، کتنی نمازیں....؟

پچاس....!! اور باقی کتنی رہ گئیں....؟ پانچ....!! مجھے بتاؤ ایک بات.... جس رب نے پچاس دیں اس کو پتہ تھا یا نہیں.... کہ بعد میں پانچ باقی.... رہ جائیں گی....؟ پتہ تھا....!! پھر کس لئے پچاس دیں....؟ اس کی کیا ضرورت تھی....؟ ایک آدمی کہنے لگا کہ ثواب پچاس کا دینا تھا.... اس وجہ سے رب نے یہ کیا.... میں نے کہا کہ اگر ثواب پچاس کا ہی دینا تھا.... تو پھر پانچ

ہی دے کر پچاس کا ثواب دے سکتا تھا.... اب ایسے کیوں نہیں کیا....؟ کبھی اس پر غور کیا.... اللہ تعالیٰ پانچ ہی دے دیتا.... تو ایک دفعہ پیغمبرؐ پانچ نمازیں لے کر نیچے آ جاتے.... لیکن اللہ نے پچاس دیں.... اللہ کو پتہ تھا کہ بعد میں پانچ رہ جائیں گی.... نیچے گئے.... موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا.... میری امت نے تو تین نہیں پڑھیں.... تم پچاس لے آئے ہو.... موسیٰ کی بات سن کر پیغمبرؐ آسمان پر گئے.... پانچ نمازیں معاف ہوگئیں.... پیغمبرؐ پھر گئے، پھر پانچ نمازیں معاف ہوگئیں، پیغمبرؐ کے بار بار جانے کی وجہ سے باقی پانچ نمازیں رہ گئیں.... یہ جو بار بار چکر پیغمبرؐ کے لگائے گئے.... عرش سے نیچے تک ....کیوں لگائے گئے....؟

چکر وہ لگاتا ہے جس نے معائنہ کرنا ہوتا ہے اور پیغمبرؐ اللہ کی الوہیت کے عینی گواہ تھے۔ اور گواہ کو بار بار عرش پہ لایا گیا.... تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ جس عرش پہ کوئی نہیں آ سکا.... اس عرش پہ میرا محبوب کبھی آتا ہے.... کبھی جاتا ہے.... کبھی آتا ہے.... کبھی جاتا ہے.... اور اسے روکنے والا کوئی نہیں....!!

”وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ“

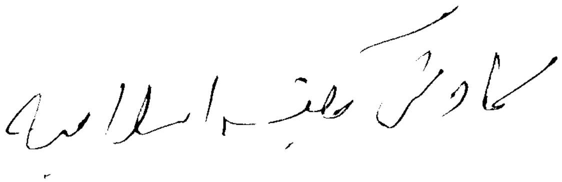

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نسبتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:- ....جامعہ قادریہ جلالپور پیروالا ضلع ملتان

مؤرخہ:- ۳۰/اکتوبر ۱۹۹۴ء

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

نسبتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَلَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ....

وَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ:

لَقَدْجَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌo

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ: اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰیo وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰیo اِلَّاابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی o وَلَسَوْفَ یَرْضٰیo

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَo

جس کو صدیقؓ ذات خدا نے کہا
اس کو صدیقؓ ہی مصطفیؐ نے کہا
اس کو صدیقؓ ہی مرتضیٰؓ نے کہا
یوں ہی صدیقؓ سب اولیاء نے کہا
میں بھی کہتا ہوں صدیقؓ صدیق ہے
جو نہ صدیقؓ مانے وہ زندیق ہے

تمہید: میرے واجب الاحترام، قابلِ صد احترام علمائے کرام! جامعہ قادریہ جلال پور پیروالہ ضلع ملتان کے غیور مسلمانو! آج ۲۳/اکتوبر ۱۹۹۴ء کو یہ پروگرام اپنی روایات

کے مطابق جامعہ قادریہ میں منعقد ہورہا ہے۔آپ حضرات کی اس میں کافی تعداد میں
شرکت باعث سعادت ہے، حضرت مولانا خلیل احمد اسعدؒ صاحب کے حکم پر آج یہاں
حاضری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اس حاضری کو قبول ومنظور فرمائے....آمین! جا
عنوان سیدنا ''صدیق اکبرؓ'' سے معنون ہے، میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ اسی عنوان کو
بیان کرکے....سپاہ صحابہ کا موقف پیش کروں۔

دنیا کی ہر چیز نسبت پیغمبر ﷺ پر قائم ہے:

میرے بھائیو! دنیا میں ایک ایسی چیز ہے....جس پر اس کائنات کا مدار ہے۔ایک ایسی چیز....جس پر پوری کائنات کھڑی ہے....شمس وقمر کھڑے ہیں....شجر وحجر کھڑے ہیں....مشرق ومغرب قائم ہے....شمال وجنوب قائم ہے....ساری کائنات کا ذرہ ذرہ جس چیز پر قائم ہے....بلکہ مجھے کہنے دو کہ ایک ایسی چیز، جس پر....نبیوں کی نبوت قائم ہے....جس پر اولیاء کی ولایت قائم ہے....علماء کا علم قائم ہے....جس پر فقہاء کی فقاہت قائم ہے....جس پر خطباء کی خطابت قائم ہے....ایک ایسی چیز....جس پر....ابوبکرؓ کی صداقت قائم ہے....عمر فاروقؓ کی عدالت قائم ہے....جس پر عثمانؓ کی شرافت قائم ہے....جس پر علیؓ کی شجاعت قائم ہے....جس پر حسنینؓ کی شہادت قائم ہے....اور چودہ سوسال کے ہر مسلمان کا ایمان قائم ہے....میں آج اس چیز کا تذکرہ آپ کے سامنے کرنا چاہتا ہوں....آپ حیران ہوں گے کہ وہ کون سی چیز ہے....؟ کہ جس پر ساری کائنات کا مدار ہے، میں بات کو لمبا نہیں کرنا چاہتا....، میں بغیر تمہید کے کہتا ہوں کہ اس چیز کا نام ہے نسبت پیغمبر! جس پر دنیا اور جہان قائم ہے، وہ کیا ہے....؟ نسبت پیغمبر....!!

نسبت پیغمبرؐ اور صدیق اکبرؓ:

میرے بھائیو! میرا دعویٰ یہ ہے، کہ نسبت پیغمبرؐ کی تلاش میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نکلے، نسبت پیغمبر ایک ایسی چیز ہے....کہ نسبت محمدؐ کی ضرورت سب سے پہلے اگر پڑی تو وہ انبیاء کی جماعت ہے....اور وہ نسبت پیغمبر....جس کی سب سے پہلے دنیا میں ضرورت ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو پڑی....وہ نسبت پیغمبرؐ سیدنا صدیق اکبرؓ کی جھولی میں خود بخود آ گئی....

میرے بھائیو! یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا کہ....انبیاء کو نسبت پیغمبر محمد ﷺ کی ضرورت پڑی....یہ قرآن کہتا ہے: **واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لمآ اٰتیتکم من کتاب وحکمة**.... کہ اے محمد ﷺ! اس وقت کو یاد کر کہ جب ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی ارواح کا میں نے اجتماع کیا....سارے پیغمبروں کی روحوں کو میں نے ایک جگہ جمع کیا....اور جمع کرکے میں نے ان کے سامنے یہ کہا....کہ....**لمآ اٰتیتکم من کتاب وّحکمة**.... اے نبیو! میں تمہیں نبوت بھی دوں گا....لیکن ایک بات سنو....

ثم جآء کم رسول....

تمہارے بعد ایک آخر الزماں نبی آئے گا، اور وہ آخر الزماں نبی کون ہوگا....؟

ثم جآء کم رسول مصدق لما معکم....

وہ تمہاری تصدیق کرے گا، وہ تمہاری نبوتوں کا اعلان کرے گا، وہ تمہاری سچائی کا اعلان دنیا میں کرے گا، کیونکہ تم ان سے پہلے دنیا میں گزر چکے ہوو گے۔اور آج اللہ فرماتے ہیں کہ اے نبیوں کی روحو! میں تمہیں خطاب کرکے کہتا ہوں....**لتؤمنن به ولتنصرنه**....

کہ اس نبیؐ کی نبوت پر ایمان لاؤ، اور اس نبیؐ کی نبوت کا اعلان اپنے اپنے دور میں کرو، کہ ہمارے بعد آخر الزماں نبی آنے والا ہے، اس طرح اس کی مدد کرو،

قال ءاقررتم....؟ اللہ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو....؟ **واخذتم علی ذالکم اصری**....؟ کیا تم اس پہ پکے ہو....؟ تم تمام انبیاء کی ارواح نے جواب دیا....اس کو بھی قرآن نے نقل کیا ہے....**قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معکم من الشاهدین**.... اللہ کہتے ہیں کہ تمام انبیاء کی ارواح نے اقرار کیا کہ محمد ﷺ ہمارے بھی نبی ہیں، اللہ نے فرمایا کہ اگر محمد مصطفیٰؐ کی نبوت کا تم اقرار کرتے ہو، تم اعلان کرتے ہو....تو پھر تم گواہ ہو جاؤ....**قال فاشهدوا وانا معکم من الشاهدین**....

تم گواہ ہو جاؤ کہ محمدؐ تمہارے بھی نبی ہیں اور ساری دنیا کے نبی ہیں۔

میرے بھائیو! ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو حضور علیہ السلام کی نبوت کا اعلان کرنا پڑا....اور اس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے۔میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم

علیہ السلام سے پہلے جب شجر وحجر نہیں تھے.... شمس وقمر نہیں تھے....ایک جلسہ کیا....ایک کانفرنس بلائی، اس کانفرنس کی جھلکیاں اللہ پاک نے قرآن پاک میں بیان فرمائی ہیں۔میرے بھائیو! جو کانفرنس پروردگار نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کی، اس کانفرنس میں سامعین تمام انبیاء کرام کی روحیں تھیں۔اور اس کانفرنس میں مبصر بھی خدا تعالیٰ تھا، اور صدر بھی خدا تھا، اور اس کانفرنس کا موضوع اور عنوان ''شانِ مصطفیٰ'' تھا۔اس کانفرنس کا میں نے آپ کے سامنے ذکر کیا، جس کو قرآن پاک نے نقل کیا کہ:

قال أ اقررتم واخذتم علی ذالکم اصری....؟

کہ اے نبیو! تم ایمان لاؤ، ابھی تو دنیا میں کچھ بنا ہی نہیں تھا، نہ آسمان تھا، نہ زمین تھی، اللہ پاک تمام نبیوں کی روحوں کو جمع کرکے کہتا ہے: **لتؤمنن به ولتنصرنه....**

یہ قرارداد ہے میرے نبی کی نبوت کی، اے نبیو! تم اس قرارداد پر دستخط کرو....

تو تمام انبیاء کرام نے کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں، اے اللہ! ہماری کیا مجال ہے کہ ہم اس نبی کی نبوت پہ دستخط نہ کریں....تو معلوم یہ ہوا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی نبوتیں محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت پر ایمان کا صدقہ ہیں، تم قرآن کا مطالعہ کرو، کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو سب سے زیادہ ضرورت کس چیز کی تھی....نسبت پیغمبر کی!!....محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانا....یہ نسبت پیغمبرؐ ہے۔پیغمبرؐ کا اقرار کرنا، یہ بھی نسبت پیغمبرؐ ہے۔میرے نبی کی تعریف کرنا، یہ بھی نسبت پیغمبرؐ ہے۔میرے نبیؐ کا چرچا کرنا، یہ بھی نسبت پیغمبرؐ ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کو وصیت:

اسی لئے حضرت آدم علیہ السلام نے وفات کے وقت اپنے بیٹے شیث علیہ السلام سے فرمایا....کہ بیٹا! جب میں دنیا سے چلا جاؤں، اگر تجھے کسی چیز کی ضرورت پڑے....تو خدا سے مانگا کر، اور تیری دعا اگر قبول نہ ہو، تو پھر محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود پڑھ لیا کر، تیری دعا قبول ہو جائے گی....بیٹے نے کہا کہ ابا جان! میں نے تو محمد مصطفیٰ کا نام بھی آج سنا ہے، وہ کون ہیں؟....تو آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ بیٹا! تو نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام آج سنا ہے....

جنت کے ہر درخت کے پتوں پہ محمد مصطفیٰ کا نام:

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ بیٹا! میں آدم جنت سے آیا ہوں، میں نے جنت کا کوئی درخت ایسا نہیں دیکھا....کہ جس کے پتہ پتہ پہ محمد مصطفیٰ کا نام نہ لکھا ہو۔میرے بھائیو! یہ نسبت پیغمبرؐ ہے، دیکھو انبیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کی قرارداد پر دستخط لئے....

لتؤمنن به ولتنصرنه....

یہ انبیاء کے دستخط ہیں، اسی فلسفے کو اقبال سہیل نے یوں بیان کیا ہے....

کتاب فطرت کے سرورق پہ، جو نام احمدؐ رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا، وجود لوح وقلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں، جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیر الامم نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا، نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخش نگاہ عرفاں، اگر چراغ حرم نہ ہوتا

اور شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے اسی بات کو آگے بڑھایا ہے، اقبال کہتے ہیں:

یہ پھول نہ ہوتا، تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتے، بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نقشِ ہستی میں یہ غنچے بھی پریشاں ہوتے
رخت بر دوش یہ سب دست وگریباں ہوتے
خیمۂ افلاک میں پھر سے تشتت ہوتا
بزم توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دشت و جبل توحید کی حدی خواں ہوتے
نہ مزین ترے ذکر سے بیاباں ہوتے
حصولِ وحی میں موسیٰ طور پر پہنچے

پر کیا عجب جو وحی تیرے حضورؐ پر پہنچے

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور ﷺ کی شان میں ایک بہت بڑی بات کہی ہے، جو مجھے یہاں یاد آئی.... انہوں نے جنت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے جنت کو خطاب کیا ہے.... توجہ فرمائیں!

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں
میں نے مانا ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر جنت
میرے دل میں حضورؐ رہتے ہیں

میرے بھائیو!.... یہ نسبت پیغمبر ہے، نسبت پیغمبر کی تلاش میں ساری دنیا نکلی ہے، انبیاء نے نسبت پیغمبرؐ سے اپنے آپ کو جوڑا ہے، اور میرا دعویٰ یہ ہے کہ.... نبیوں کے بعد سب سے بڑی نسبت پیغمبرؐ اگر کسی کو ملی ہے تو وہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی ذات ہے۔ اس لئے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ نبیوں کی جگہ پر کھڑا ہے، اور جو نبی ہے وہ تو نسبتِ پیغمبرؐ کا اقرار آدم سے بھی پہلے کر چکا ہے، اور اسی جگہ پہ کھڑا ہے.... تو اس کے بعد نسبت اسے سب سے زیادہ ملی ہے۔ تو اب سوال یہ ہوگا.... کہ سیدنا صدیق اکبرؓ نبیوں کی جگہ کیسے آئے....؟ بھائی! صدیق اکبرؓ ایک صحابی ہیں، اور جو صحابی ہے وہ نبیوں کی جگہ کیسے کھڑا ہوا....؟ توجہ کرو! اس بات کو کھولنا چاہتا ہوں۔

ہر نبی میں دو وصف ضروری ہیں:

دیکھیں ایک قاعدہ ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء دنیا میں تشریف لائے.... تو ہر پیغمبر میں دو صفتیں ضرور تھیں.... ایک صفت ہر نبی میں یہ تھی کہ.... اس نے اپنے سے پہلے والے نبیوں کی تصدیق کی.... دوسری صفت ہر نبی میں یہ تھی کہ اس نے اپنے سے بعد میں آنے والے نبی کی خوشخبری دی!! ویسے تو انبیاء کے اور بھی بہت سے اوصاف ہیں، مثلاً: دنیا میں کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا.... کہ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ اور کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا کہ جس کو اس کی قوم نے دھکّے دے کر گھر سے نہ نکالا ہو.... یہ انبیاء کے علیحدہ اوصاف ہیں، لیکن وہ دو اوصاف جو میں نے ذکر کئے ہیں، یہ بالخصوص ہر پیغمبر میں تھے۔ جو پہلے کی تصدیق کرے

عربی زبان میں اس کو ''مصدِّق'' کہتے ہیں۔ اور جو بعد میں آنے والے کی خوشخبری دے.... اس کو مبشر کہتے ہیں.... میرے بھائیو! دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر جہاں قرآن میں آیا ہے.... تو اللہ پاک نے ان دونوں اوصاف کا ذکر فرمایا ہے.... قرآن کہتا ہے.... **مصدّق لما بین یدیّ من التورات....** کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آکر اپنے سے پہلے والے نبی یعنی موسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کی۔

ومبشّراً برسولٍ یاتی من بعد اسمہ احمد....

اور خوشخبری دی، اس نبی کو جو اس کے بعد آنیوالا تھا، جس کا نام احمدؐ ہے، یعنی محمد رسول اللہ!

میرے بھائیو! خلاصہ یہ ہوا کہ ہر نبی میں دو صفتیں پائی گئی ہیں.... ایک یہ کہ پہلے انبیاء کی تصدیق کی، دوسری یہ کہ اپنے سے بعد والے انبیاء کی خوشخبری دی.... اب قاعدہ کے مطابق یہی دونوں صفتیں حضور علیہ السلام میں بھی ہونی چاہئے تھیں، لیکن ہم دیکھتے ہیں.... یہ دونوں صفتیں جو باقی ہر نبی میں تھیں، اب جب ہم اپنے نبی کی طرف دیکھتے ہیں.... تو حضور علیہ السلام میں ایک صفت تو موجود ہے.... کہ اپنے سے پہلے والے انبیاء کی تصدیق کی، لیکن چونکہ ہمارے نبی کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا تھا اس وجہ سے اپنے بعد میں آنے والے نبی کی خوشخبری نہیں دی۔ اب ایک سوال ہے.... کہ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء تشریف لائے.... اور ہر نبی کے بعد بھی ایک نبی آیا.... اور جو بعد میں نبی آیا اس نے کہا کہ جو مجھ سے پہلے نبی آیا وہ سچا تھا، تو گویا ہر نبی کی تصدیق نبی نے کی.... تو اب حضور علیہ السلام کی تصدیق کے لئے بھی ایک نبی کی ضرورت تھی.... جو حضور علیہ السلام کے بعد آکر، نبی ہو کر، حضور علیہ السلام کی تصدیق کرتا۔ اب باقی انبیاء کی تصدیق تو بعد میں آنے والے نبی نے کی.... لیکن جب حضور علیہ السلام آئے تو ان کی تصدیق کون کرتا....؟ کیونکہ آپ کے بعد تو کوئی نبی آنے والا نہ تھا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے پیغمبرؐ! تیرے بعد چونکہ میں نے نبوت کا دروازہ بند کر دیا ہے.... اس وجہ سے تیرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا، ایک ایسا آدمی تیری امت میں بھیجوں گا.... جو نبی تو نہیں ہوگا، لیکن وہ نبیوں کی جگہ پر کھڑا ہونے والا ابوبکرؓ تیری تصدیق کرے گا۔ اور اسی وجہ سے حضرت حذیفہؓ نے فرمایا....

الصدیق قام مقام الانبیاء.... کہ صدیق نبیوں کی جگہ کھڑا ہے، اور قرآن پاک نے کہا.... **والذی جآء بالصدق وصدق به ....**

کہ حضرت محمد ﷺ سچائی لایا اور تصدیق کرنے کے لئے صدیق بھی نبی ساتھ لایا....

وہ کام جو نبیوں نے کرنا تھا وہی کام اللہ نے صدیق اکبرؓ سے لیا، تو گویا کہ نبیوں نے اپنے سے پہلے والے نبیوں کی تصدیق کی، اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کی تصدیق کی۔ حالانکہ نبی کی تصدیق نبی کرتا ہے۔ لیکن حضور علیہ السلام کے بعد جو کام کسی نبی نے کرنا تھا.... وہ کام اللہ پاک نے صدیق اکبرؓ سے لے کر دنیا کو بتادیا کہ اولوگو! صدیق اکبرؓ نبوت کی جگہ کھڑا ہے، اور کام بھی نبیوں والا کر رہا ہے۔

میرے بھائیو! یہ نبیوں والا کام کرنا نسبت پیغمبرؐ ہے.... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو نسبت محمدؐ ملی تو تب نبوت ملی، تو صدیق اکبرؓ کو بھی نسبت محمدؐ ملی تو صداقت ملی....!! اور جو نسبت محمدؐ صدیق اکبرؓ کو ملی.... اس جیسی نسبت نبیوں کے علاوہ کسی کو نہیں ملی۔ یہ میرا دعویٰ ہے.... اور اسی پر میں اپنی بات کا اختتام کروں گا۔

سیدنا صدیق اکبرؓ جیسی نسبت پیغمبر امت میں کسی کو نہیں ملی:

میرے بھائیو! توجہ کریں جس طرح نبی کی نسبت ابوبکر صدیقؓ کو ملی.... پوری امت محمدیہؐ میں قیامت کی صبح تک ایسی نسبت کسی شخص کو نہیں مل سکتی، دیکھیں!.... نسبت محمدؐ پہ دین قائم ہے.... آسمان قائم ہے.... دنیا قائم ہے.... انبیاء کی نبوتیں قائم ہیں.... رسولوں کی رسالتیں قائم ہیں.... پیغمبروں کی پیغمبری قائم ہے.... اسی نسبت محمدؐ پہ شجر وحجر قائم ہیں.... شمس وقمر قائم ہیں.... کائنات کی رعنائی قائم ہے.... دنیا کا حسن وجمال قائم ہے.... اسی نسبت محمدؐ پہ انسانوں کی انسانیت قائم ہے.... لیکن انبیاء کرام کے بعد نسبت محمدؐ جس کو سب سے زیادہ ملی.... اس کا نام سیدنا صدیق اکبرؓ ہے۔ سو سال کی عبادت کرنے والا.... وہ نسبت نہ پاسکا.... چالیس سال سجدے کرنے والا.... وہ نسبت نہ پاسکا.... عشاء کے وضوء سے تہجد پڑھنے والا.... وہ نسبت نہ پاسکا.... امام وقت بن کر بھی.... وہ نسبت نہ پاسکا.... پیر بن کر بھی.... وہ نسبت نہ پاسکا.... ولی بن

کر بھی.... وہ نسبت نہ پاسکا.... پیر بنتے رہے.... نسبت پیغمبر ایسی نہ ملی.... ولی بنتے رہے.... لیکن نسبتِ پیغمبر ایسی نہ ملی.... قطب بنتے رہے.... لیکن نسبتِ محمدؐ ایسی نہ ملی.... ابدال بنتے رہے.... لیکن نسبتِ پیغمبرؐ ایسی نہ ملی.... سلسلۂ نقشبندیہ بنتا رہا.... قادریہ بنتا رہا.... چشتیہ بنتا رہا.... سہر وردیہ بنتا رہا.... نسبتِ پیغمبرؐ ملی تو ضرور.... لیکن ایسی نسبت جو صدیق اکبرؓ کو ملی.... نہ وہ نسبت ولی کو ملی! نہ وہ نسبت.... قطب کو ملی! نہ وہ نسبت.... ابدال کو ملی! بلکہ مجھے کہنے دو کہ.... جو نسبتِ محمدؐ ابوبکرؓ کو ملی.... وہ.... عمر فاروقؓ کو نہ ملی! وہ.... عثمان غنیؓ کو نہ ملی! وہ.... علی المرتضیٰؓ کو نہ ملی! وہ.... حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو نہ ملی! وہ.... سارے صحابہ کرامؓ کو نہ ملی! جو نسبت محمدؐ حضرت علیؓ کو ملی.... وہ نسبت محمدؐ بعد میں آنے والے کسی کو نہ ملی! لیکن ساری نسبتیں جمع کرو، تو صدیق اکبرؓ کی نسبت کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا، جو نسبت محمدؐ صدیق اکبرؓ کو ملی وہ پوری کائنات میں کسی کو بھی نہیں ملی۔ ایک ہے صدیق اکبرؓ کی شان میں قرآن پاک کی نو آیتیں اتریں.... فاروق اعظمؓ کی رائے پر ستائیس آیتیں اتریں.... حضرت علی المرتضیٰؓ کی شان میں چار آیتیں اتریں.... حضرت عثمان غنیؓ کے لئے گیارہ آیتیں اتری .... تو دیکھیں! یہ آیتیں تو ان سب کی شان میں اتر آئیں.... میں نے مانا کہ آیتیں اتر سکتی ہیں، لیکن جو نسبت محمد صدیق اکبرؓ کو ملی وہ کسی کو نہ مل سکی۔ میرے بھائیو! میرا دعویٰ سنو!.... سجدوں کی تعداد.... زیادہ ہوسکتی ہے! رکوع کی تعداد.... زیادہ ہوسکتی ہے! مکہ میں آنے کی.... تعداد زیادہ ہوسکتی ہے! رونے کی.... تعداد زیادہ ہوسکتی ہے!.... لیکن جو نسبتِ محمد صدیق اکبرؓ کو ملی وہ اور کسی کو حاصل نہیں ہوسکتی۔

خلافت کا دارومدار رشتہ داری پر نہیں ہے:

اس پر آپ غور کریں۔ خلافت نبیؐ اگر رشتہ داری کی بنیاد پر ملتی.... تو حضور علیہ السلام کے سگے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی زندہ تھے.... خلافت ان کا حق تھا.... حضرت علیؓ تو چچازاد بھائی تھے.... لیکن حضرت عباسؓ بذات خود چچا تھے.... اس لحاظ سے خلافت حضرت عباسؓ کو ملنی چاہئے تھی۔ اور اگر خلافت دامادی کی وجہ سے ملتی.... تو حضرت علیؓ کے گھر میں نبیؐ کی ایک بیٹی تھی، اور حضرت عثمان غنیؓ کے گھر میں نبیؐ کی دو بیٹیاں تھیں۔ اس لحاظ سے پھر نبی کی خلافت ان کا حق تھا اور اگر خلافت عام رشتہ داری کی

بنیاد پر ملتی....تو پھر دیکھیں.... حضرت علیؓ نے نبیؐ سے بیٹی لی ہے....اور صدیق اکبرؓ نے نبیؐ کو بیٹی دی ہے۔ جو کسی سے اس کی بیٹی لیتا ہے وہ اس کا بیٹا ہوتا ہے، اور جو کسی کو بیٹی دیتا ہے.... وہ اس کا باپ ہوتا ہے....علیؓ کو جتنی مرضی بڑھاؤ....پھر بھی حضرت علیؓ نبیؐ کے بیٹے کی جگہ پر رہے گا....اور صدیق اکبرؓ کو جتنا مرضی گھٹاؤ....پھر بھی صدیق اکبرؓ.... نبیؐ کے باپ کی جگہ پر رہے گا....تو جو نسبت پیغمبرؐ....صدیق اکبرؓ کو ملی وہ اور کسی کو نہ ملی....

سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت پر عجیب دلیل:

میرے بھائیو! حضرت علیؓ حضورؐ کے گھر تشریف لائے....تو حضرت علیؓ کی عمر اس وقت دو سال تھی....اور جب ابوبکر صدیقؓ نبی کے گھر تشریف لائے....تو اس وقت صدیق اکبرؓ کی عمر اٹھارہ سال تھی....اور جب حضور علیہ السلام کی وفات ہوئی....تو حضرت علیؓ کی عمر تھی ۲۹ سال....اور وفاتِ پیغمبرؐ کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کی عمر تھی....اکسٹھ سال....اور حضور علیہ السلام کی عمر تھی تریسٹھ سال تو.... حضور علیہ السلام کو حضرت علیؓ نے دیکھا دو سال کی عمر سے انتیس سال کی عمر تک اور حضور علیہ السلام کو ابوبکرؓ نے دیکھا....اٹھارہ سال کی عمر سے....اکسٹھ سال کی عمر تک....آپ دیکھیں....دو سال کی عمر سے انتیس سال تک ستائیس سال بنتے ہیں....اور اٹھارہ سال سے اکسٹھ سال تک .... تینتالیس سال بنتے ہیں ....اب اگر ہندسہ ستائیس کا زیادہ ہے....تو پھر خلافت کا حق حضرت علیؓ کا ہے....اور اگر ہندسہ تینتالیس کا زیادہ ہے....تو پھر خلافت کا حق سیدنا صدیق اکبرؓ کا ہے ....میرے بھائیو! میں کہتا ہوں آپ تاریخی طور پر عمر کو دیکھ لیں، لمحات کو دیکھ لیں کہ....ابوبکر صدیقؓ نے کتنے لمحے نبی کو دیکھا....اور علی المرتضیٰ نے کتنے لمحے نبی کو دیکھا....ابوبکرؓ نے کتنے بار نبیؐ کو دیکھا....حضرت علیؓ نے کتنے بار حضورؐ کو دیکھا....علی المرتضیٰؓ نبی کے ساتھ کتنے دن رہے....ابوبکرؓ نبی کے ساتھ کتنے دن رہے....یہ ہے علیحدہ چیز....لیکن جو نسبت پیغمبرؐ....ابوبکرؓ کو ملی وہ کائنات میں کسی اور کو نہیں ملی۔

تمام صحابہ کرامؓ سے سیدنا صدیق اکبرؓ کا امتیاز:

میرے بھائیو! توجہ کریں....سیدنا صدیق اکبرؓ نے مکہ میں تیرہ سال گزارے اور حضور اکرمؐ کے ساتھ گزارے .... یہ تیرہ سال حضور علیہ السلام کے ساتھ اور بھی کئی صحابہ کرامؓ نے گزارے ہیں۔ حضرت علیؓ نے بھی گزارے ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے بھی گزارے ہیں۔ اور بھی کئی صحابہ کرامؓ نے گزارے ہیں۔ لیکن جو نسبت ابوبکرؓ کو ملی وہ اور کسی کو نہ ملی....دیکھیں....

حضور علیہ السلام نے نماز پڑھی....تمام صحابہ کرامؓ نے بھی نماز پڑھی.... اس میں سارے صحابہ شامل ہیں۔ حضور علیہ السلام نے روزہ رکھا....سارے صحابہ کرامؓ نے بھی روزہ رکھا....حضور علیہ السلام نے حج کیا....تو صحابہ کرامؓ نے بھی حج کیا.... حضور علیہ السلام مکہ میں تھے....تو صحابہ سارے مکہ میں تھے.... حضور علیہ السلام مدینے میں تھے....تو سارے صحابہ کرامؓ مدینہ میں تھے.... حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ نماز پڑھو.... صحابہ کرامؓ نے نماز پڑھی.... حضورؐ نے حکم دیا.... کہ روزہ رکھو.... صحابہ کرامؓ نے روزہ رکھا.... حضورؐ نے فرمایا.... کہ حج کرو.... صحابہ کرامؓ نے حج کیا.... حضورؐ جنگلوں میں گئے.... صحابہؓ بھی جنگلوں میں گئے.... حضورؐ دوستوں میں گئے.... صحابہؓ بھی دستوں میں گئے.... لیکن جو نسبت پیغمبرؐ.... ابوبکرؓ کو ملی....وہ کسی اور صحابی کو نہ ملی .... یہ سارے کام اختیاری ہیں، نماز پڑھنا اختیاری ہے....روزہ رکھنا اختیاری ہے....حج کرنا اختیاری ہے....زکوٰۃ دینا اختیاری ہے....لیکن وہ نسبت جو کسی کی کسی کے ساتھ جوڑتے ہیں .... وہ اختیاری نہیں ہوتی، اور پروردگار وہ نسبت جوڑتا ہے....وہ اور کسی کے حصے میں نہیں آتی۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبرؓ میں مماثلت:

میرے بھائیو! صدیق اکبرؓ کی عظمت کا اندازہ لگایا جائے.... کہ صدیق اکبرؓ کو بہت سی چیزوں میں مشابہت ہے۔ رسول اللہ کے ساتھ مثلاً.... حضور علیہ السلام کی عمر تریسٹھ سال ہے ....اور اللہ پاک نے سیدنا صدیق اکبرؓ کو بھی عمر تریسٹھ سال دی.... حضور علیہ السلام کی وفات بھی سوموار کے دن ہوئی....اور سیدنا صدیق اکبرؓ کی وفات بھی سوموار کو ہوئی ہے.... حضور علیہ السلام کو وفات سے پہلے پندرہ دن بخار آیا....صدیق اکبرؓ کو بھی وفات سے پہلے پندرہ دن بخار آیا.... حضور علیہ السلام کو وفات سے پہلے سر میں درد ہوا صدیق اکبرؓ کو بھی وفات سے پہلے سر میں درد ہوا.... حضور علیہ السلام کو وفات سے ۹۰ سال پہلے

زہر دیا گیا....صدیق اکبرؓ کو بھی وفات سے دو سال پہلے زہر دیا گیا....حضور علیہ السلام کو زہر کھانے میں دیا گیا....صدیق اکبرؓ کو بھی زہر کھانے میں دیا گیا....حضور علیہ السلام کو زہر گوشت میں دیا گیا....صدیق اکبرؓ کو بھی زہر گوشت میں دیا گیا....حضور علیہ السلام کے ساتھ کھانے میں ایک صحابی شریک تھے....صدیق اکبرؓ کے ساتھ بھی کھانے میں ایک صحابی شریک تھے....جو شخص حضور علیہ السلام کے ساتھ کھانے میں شریک تھا، وہ شہید ہو گیا اور حضور کو اللہ نے بچا لیا....اور جو شخص صدیق اکبرؓ کے ساتھ تھا وہ بھی شہید ہو گیا اور صدیق اکبرؓ کو اللہ نے بچا لیا۔ حضور علیہ السلام کی دو بیٹیاں عشرہ مبشرہ کے گھر میں....صدیق اکبرؓ کی بھی دو بیٹیاں عشرہ مبشرہ کے گھر میں....حضور علیہ السلام کے بیٹی فاطمہؓ نے چکی پیسی....صدیق اکبرؓ کی بیٹی اسماء نے بھی چکی پیسی....حضور علیہ السلام کے نواسے حضرت حسینؓ کو شہید کر دیا گیا....صدیق اکبرؓ کے نواسے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو بھی شہید کر دیا گیا....حضور علیہ السلام کے نواسے کا سر کاٹا گیا....صدیق اکبرؓ کے نواسے کا بھی سر کاٹا گیا....حضور علیہ السلام کے نواسے سے کوفیوں نے دھوکہ کیا....صدیق اکبرؓ کے نواسے سے بھی شامیوں، کوفیوں نے دھوکہ کیا....حضور علیہ السلام کے نواسے شہید کرنے سے پہلے اس کے خاندان کو ذبح کر دیا گیا....صدیق اکبرؓ کے نواسے کو شہید کرنے سے پہلے بھی ان کے خاندان کو ذبح کر دیا گیا....حضور علیہ السلام کے نواسے کا سر لٹکایا گیا....صیدق اکبرؓ کے نواسے کا بھی سر لٹکایا گیا....حضور علیہ السلام کے نواسے کو بے دردی سے شہید کیا گیا....صدیق اکبرؓ کے نواسے کو بھی بے دردی سے شہید کیا گیا....حضور علیہ السلام کی وفات مدینہ میں ہوئی....صدیق اکبرؓ کی وفات بھی مدینہ میں ہوئی....حضور علیہ السلام کی وفات کے وقت حضرت عائشہؓ سرہانے بیٹھی تھیں....صدیق اکبرؓ کی وفات کے وقت بھی عائشہ صدیقہ سرہانے بیٹھی تھیں....حضور علیہ السلام نے وفات کے وقت مسواک مانگی....صدیق اکبرؓ نے بھی وفات کے وقت مسواک مانگی....دانتوں کی بیماری کی وجہ سے وہ مسواک حضور علیہ السلام سے چبائی نہ گئی....دانتوں کی بیماری کی وجہ سے صدیق اکبرؓ سے بھی وہ مسواک چبائی نہ گئی....حضور علیہ السلام کی مسواک کو بھی عائشہ صدیقہؓ نے چبایا....صدیق اکبرؓ کی مسواک کو بھی سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے چبایا....اور میرا دعویٰ ہے کہ جو نسبت ابوبکرؓ کو ملی....وہ کسی اور صحابی کو نہ ملی....اور یہ بات بھی کسی اور کو نہیں ملی کہ....

صحابِ پاک مصطفیٰ ﷺ کو حق نہ کیا جگر دیا
سبھی نے بے دھڑک مال و زر دیا
کسی نے ثلث لا دیا، کسی نے نصف گھر دیا
مگر عائشہؓ کے باپ نے دیا تو اس قدر دیا
خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا لا کے دھر دیا

اور حضور علیہ السلام نے وفات کے وقت آخری الفاظ فرمائے....**الصلوٰۃ، الصلوٰۃ**....

صدیق اکبرؓ نے بھی آخری لفظ فرمائے **الصلوٰۃ، الصلوٰۃ**....

حضور علیہ السلام نے وفات کے وقت فرمایا **اللّٰھم بالرفیق الاعلیٰ**.... صدیق اکبرؓ نے بھی وفات کے وقت فرمایا **اللّٰھم بالرفیق الاعلیٰ**....

اور وفات کے بعد جس چارپائی پہ حضور علیہ السلام کا جنازہ آیا....اسی چارپائی پر صدیق اکبرؓ کا جنازہ آیا....جو چادر حضور علیہ السلام کے چہرے پہ ڈالی گئی....وہی چادر صدیق اکبرؓ کے چہرے پہ بھی ڈالی گئی....اور جس حجرے میں حضور علیہ السلام کی قبر مبارک بنی....اسی حجرے میں صدیق اکبرؓ کی قبر مبارک بنی....اور قیامت کی صبح کو جس دن حضور علیہ السلام اٹھیں گے....اسی دن صدیق اکبرؓ اٹھیں گے....جس طرف نبیؐ جائیں گے....اسی طرف صدیقؓ جائیں گے....نبی علیہ السلام مقام محمود پہ ہوں گے....صدیق اکبرؓ بھی مقام محمود پہ ہونگے....حضور علیہ السلام حوض کوثر پہ ہوں گے....صدیق اکبرؓ بھی حوض کوثر پہ ہوں گے....یہ نسبتِ پیغمبرؐ ہے....جو نسبت صدیق اکبرؓ کو ملی....وہ نسبت اور کسی کو نہیں ملی....اسی لئے تو علامہ اقبالؒ نے کہا....

صدیقؓ یار و یاورِ محبوبِ کردگار
صدیقؓ ہی سے رسمِ محبت ہے استوار
صدیقؓ جب تلک کسی دل میں نہ آئیں گے
اس دل میں نہ آئیں گے رسالت کے تاجدارؐ

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:- .... مسجد تقویٰ، جھنگ

مؤرخہ:- ۱۹۸۴ء

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

سیرت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَلَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ....اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا....

وَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ: قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ....

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ: مَآاٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَانَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا....

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ: لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ....

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

حضورؐ آئے تو سر آفرینش پاگئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
بجھے چہروں کا زنگ اترا سجے چہروں پہ نور آیا
حضورؐ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
یتیموں کو غلاموں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضورؐ آئے تو ذروں کو نگاہیں مل گئیں آخر

خرد کو شمع افروزی جنوں کی چارہ فرمائی
زمانے کو اسی امی کے صدقے میں سمجھ آئی
ضمیر اس در سے گر نسبت نہ رکھے لوحِ پیشانی
تو کشکول گدائی ہے چہ درویشی چہ سلطانی

تمہید: میرے واجب الاحترام! جھنگ شہر کے غیور نوجوانو! اور دوستو..... آج کافی عرصے بعد اس مسجد تقویٰ میں تقریر کی غرض سے حاضری کا اتفاق ہوا ہے۔ تین ساڑھے تین سال پہلے غالباً اسی مسجد میں جب ایک ہنگامہ برپا ہوا تھا اور اسلام کی دعوے دار حکومت کی ساری انتظامیہ..... ہم لوگوں پر پل پڑی تھی، اس وقت ہم یہاں آئے تھے اور بعض لوگوں کو ہمارا آنا یاد ہوگا..... میرے دوستو! مجھے یہ کہا گیا ہے کہ میں آپ کے سامنے "سیرت سید البشرؐ" کے بارے میں کچھ باتیں عرض کروں، ہمارا اہل سنت علمائے دیوبند کا یہ عقیدہ ہے کہ کوئی انسان دنیا میں حضورؐ کی سیرت کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ حضورؐ کی سیرت میں کیسے بیان کروں اگر ہم حضور کی سیرت بیان نہیں کرسکتے تو پھر یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟ یہاں آنا تو صرف نام لکھوانے کے لئے ہے، کہ ہمارا نام رسولؐ کے مدح خوانوں میں لکھا جائے۔

حضرت یوسفؑ کی خریدار عورت: اور ہماری مثال اس مصر کی بڑھیا کی ہو جائے جو یوسفؑ کو خریدنے کے لئے روئی کی گٹھڑی سر پر رکھ کر جارہی تھی..... کسی نے پوچھا اماں..... یوسفؑ کو خریدنے کیلئے بادشاہتیں آئی ہیں، خزانے آئے ہیں، تو اس گٹھڑی سے یوسف کو کیسے خریدے گی..... تو کہنے لگی بات یوسف کو خریدنے کی نہیں ہے، بات نام لکھوانے کی ہے، کل قیامت کے دن خدا پوچھے گا کہ یوسف کا خریدار کون کون تھا..... تو میرا نام بھی خریداروں میں آجائے گا۔ تو ہم نام لکھوانے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

پیغمبرؐ کے اوصاف کا بیان قرآن میں: دنیا میں کوئی آدمی ایسا نہیں..... جو اللہ کو مانتا ہو اور اللہ کے حبیبؐ کو نہ مانے، اللہ کے دوست کو نہ مانے، اللہ کے اس پیغمبر کو نہ مانے جس کے چہرے کی قسم قرآن

نے کھائی ہے، اللہ کے اس پیغمبر کو نہ مانے..... جس کے چہرے کو قرآن نے **والضحیٰ** کہا..... جس کی زلفوں کو..... **واللیل** کہا..... جس کے دانتوں کو..... **یٰسین** کہا..... جس کے سینے کو..... **الم نشرح** کہا..... جس کے اخلاق کو..... **انک لعلیٰ خلقٍ عظیمٍ** کہا..... جس کی چادر کو..... **یا ایھا المدثر** کہا..... جس کے کمبل کو..... **یا ایھا المزمل** کہا..... جس کی آنکھوں کو..... **مازاغ البصر وما طغیٰ** کہا..... جس کے آنے کو..... **لقد جآء کم رسول من انفسکم** کہا..... جس کی رحمت کو..... **وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین** کہا..... جس کی ہمہ گیری کو..... **وما ارسلنک الا کافۃ للناس** کہا..... جس کی حیثیت کو **بشیر** کہا، **نذیر** کہا..... جس کی عظمت میں **سراجاً منیرا** کہا..... جس کو کبھی **رءوف** کہا، کبھی **رحیم** کہا..... اور یہ بتایا کہ اے پیغمبرؐ! تو **رحمۃ للعالمین** ہے اور میں **رب العالمین** ہوں..... میرے سوا رب کوئی نہیں، تیرے سوا رحمت کا تاجدار کوئی نہیں۔ فرمایا ساری کائنات میں سب سے اعلیٰ، ساری کائنات میں سب سے نرالا..... یہ میرا حبیبؐ ہے.....

جس چیز کو نبیؐ سے نسبت ہوگئی وہ چمک گئی: ذرا توجہ سے بات کو سمجھیں! حضور سب سے اعلیٰ ہیں، حضورؐ..... جس رات میں آئے..... وہ رات راتوں میں اعلیٰ..... جس شہر میں آئے..... وہ شہر شہروں میں اعلیٰ..... جس گھڑی میں آئے..... وہ گھڑی باقی گھڑیوں سے اعلیٰ..... جس مہینے میں آئے..... وہ مہینہ مہینوں میں اعلیٰ..... حضورؐ جس دور میں آئے..... وہ ادوار میں اعلیٰ..... حضورؐ جس خاندان میں آئے..... وہ خاندان سب سے اعلیٰ..... حضورؐ جس بستی میں آئے..... وہ بستیوں میں سب سے اعلیٰ..... حضورؐ نے جس پتھر پہ قدم رکھا..... وہ پتھر سارے پتھروں سے اعلیٰ..... حضور جس گلی میں سے گزرے..... وہ گلی سب گلیوں سے اعلیٰ..... حضورؐ جس راستے پہ آئے..... وہ راستہ سب راستوں سے اعلیٰ..... حضورؐ مسکرائے..... تو وہ گھڑی سب سے اعلیٰ..... حضورؐ نے دعا مانگی..... تو وہ گھڑی سب سے اعلیٰ..... وہ پیغمبرؐ..... جس کے آنے سے دلوں کو سہارا ملا..... جس کے آنے سے عرش کو مرتبہ ملا..... جس کے آنے سے..... فرش کو مرتبہ ملا..... جس کے آنے سے پتھروں کو مرتبہ ملا..... جس کے آنے سے..... درختوں کو مرتبہ ملا..... اس پیغمبرؐ کے قدم

میں جب صدیقؓ آیا تو .... سب سے اعلیٰ ہوگیا ....فاروقؓ آیا تو.... سب سے اعلیٰ ہوگیا...عثمانؓ آیا تو....سب سے اعلیٰ ہوگیا...علیؓ آیا تو.....سب سے اعلیٰ ہوگیا...اس محمدؐ کے قدموں پہ جب بلالؓ آیا...تو کروڑوں ولیوں کا امام بن گیا....

دوجان یک قالب:

آج ایک ایسا طبقہ ہے جو ابوبکرؓ وعمرؓ کو برا کہتا ہے، ایک ایسا طبقہ ہے جو نبیؐ کے روضے میں سوئے ہوؤں کو برا کہتا ہے، اور ایک ایسا طبقہ ہے جو نبیؐ کے مصلیٰ پہ کھڑے ہوؤں کو برا کہتا ہے، فرق کوئی نہیں، دونوں میں....ایک کہتا ہے....روضے کے اندر جو سوئے ہوئے ہیں وہ ٹھیک نہیں....ایک کہتا ہے .... جو مصلیٰ پہ کھڑے ہیں وہ ٹھیک نہیں ....ایک کہتا ہے .... اذان کے شروع میں اضافہ...ایک کہتا ہے .... اذان کے آخر میں اضافہ...ایک کہتا ہے .... دس محرم کو جلوس....ایک کہتا ہے.... بارہ ربیع الاول کو جلوس....ارے جلوس بھی دنیا میں کسی مذہب کا حصہ ہوا ہے ....؟ کوئی فرق نہیں، کوئی آپس میں منافات نہیں، ایک چیز ہے، میں تھوڑی دیر کے بعد اس کی تفصیل بیان کروں گا.... تفصیل ہونی چاہئے؟ تا کہ پتہ چلے کہ نبی کا دشمن کون ہے، جو عشق نبی کا دعویٰ کر کے دنیا میں فراڈ کرتا ہے ظاہر ہے، حضور ﷺ دنیا میں سب سے اعلیٰ ہیں، حضورؐ سے اعلیٰ دنیا میں کوئی نہیں۔

سب بہاریں تیرے صدقے:

ایک ہندو میرے نبیؐ کی شان میں قصیدہ پڑھتا ہے، اور حضورؐ کے آنے سے پہلے کی کیفیت بتاتا ہے، اس لئے کہ حضورؐ کو اسی دنیا میں آنا تھا... حضورؐ کو نہ آنا ہوتا تو....کائنات کا یہ نام سجایا نہ جاتا....حضورؐ کو نہ آنا ہوتا تو .... یہ رونق محفل سجائی نہ جاتی.... حضورؐ کو نہ آنا ہوتا تو .... یہ مسجدیں نہ ہوتیں، یہ مدرسے نہ ہوتے، یہ مکاتب نہ ہوتے، یہ علماء نہ ہوتے، یہ صلحاء نہ ہوتے، یہ انبیاء نہ ہوتے، یہ فقہاء نہ ہوتے، یہ مرسل نہ ہوتے... حضورؐ کو نہ آنا ہوتا تو.... چار لاکھ علماء پیدا نہ ہوتے.... حضورؐ کو نہ آنا ہوتا تو.....دو لاکھ محدث پیدا نہ ہوتے.... حضورؐ کو نہ آنا ہوتا تو.... صدیقؓ کو صداقت نہ ملتی، عمرؓ کو عدالت نہ ملتی، عثمانؓ کو سخاوت نہ ملتی، علیؓ کو شجاعت نہ ملتی، حنظلہؓ غسیل الملائکہ نہ بنتے، ابن عباسؓ مفسر نہ بنتا، ابن مسعودؓ محدث نہ بنتا....

حضورؐ کو نہ آنا ہوتا تو...ابوذر غفاریؓ تارک الدنیا نہ بنتا، سلمان فارسیؓ زاہد الدنیا نہ بنتا.... حضورؐ کو نہ آنا ہوتا... تو کچھ بھی نہ بنتا... اسی فلسفے کو اقبال سہیل نے بیان کیا....

کتاب فطرت کے سرورق پہ، جو نام احمدؐ رقم نہ ہوتا
تو نقش ہستی ابھر نہ سکتا، وجود لوح وقلم نہ ہوتا
تیرے غلاموں میں بھی نمایاں، جو تیرا عکس کرم نہ ہوتا
بارگاہ ازل سے تیرا خطاب خیرالامم نہ ہوتا
نہ روئے حق سے نقاب اٹھتا، نہ ظلمتوں کا حجاب اٹھتا
فروغ بخش نگاہ عرفاں، اگر چراغ حرم نہ ہوتا

حضورؐ نہ آتے تو کچھ بھی نہ ہوتا....!

پروگرام کے مہمان خصوصی:

ایک آدمی کہنے لگا کہ اگر حضورؐ کو ہی آنا تھا تو حضورؐ ہی آجاتے، حضورؐ کے آنے سے پہلے آدم سے لیکر عیسیٰ تک نبیوں کو کیوں بھیجا گیا؟ حضور کے آنے سے پہلے انبیاء کیوں بھیجے گئے؟ مرسل کیوں آئے، آنا تو حضورؐ نے تھا تو پھر حضورؐ ہی آجاتے، حضورؐ سے پہلے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کیوں آئے؟ اس لئے تا کہ راستہ بن جائے، تا کہ محفل سنور جائے، تا کہ دنیا جمع ہو جائے، تا کہ رونق خانہ بن جائے، تا کہ شمع محفل۔ ہو جائے، حضورؐ کو آنا ہے....راستہ بن جائے، انبیاء آگئے، مرسلین آگئے، مقتدی آگئے، اب امام آتا ہے، اس نے کہا بات سمجھ میں نہیں آئی، میں نے کہا دیکھئے! آپ ایک جلسہ کرتے ہیں، بہت بڑا جلسہ ہے، اس جلسے میں عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو بلاتے ہیں، عطاء اللہ شاہ بخاری کا نام آپ اشتہار میں شائع کرتے ہیں، بہت بڑا موٹا نام ہے، اشتہار سارے شہر میں لگا دیا جاتا ہے، ہر آدمی کہتا ہے، کل فلاں چوک میں عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر ہے، اس اشتہار کے اردگرد اور بھی بڑے بڑے مقررین کے نام ہیں، چالیس پچاس چھوٹے چھوٹے مقرروں کے بھی نام ہیں، لیکن لوگ کہتے ہیں کہ فلاں جگہ عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر ہے، کوئی مقرروں کو نہیں جانتا، لیکن جب جلسہ شروع ہوتا ہے، تو میں دیکھتا ہوں اسٹیج پر عطاء اللہ شاہ بخاری نظر نہیں آتے، میں منتظم سے پوچھتا ہوں، جناب

تقریر تو عطاء اللہ شاہ بخاری کی ہے اور وہ نظر نہیں آئے، تو وہ مجھے بتاتے ہیں کہ واقعی اصل تقریر تو عطاء اللہ شاہ بخاری کی ہے، ہم نے عطاء اللہ شاہ کے آنے سے پہلے لوگوں کو بلانے کے لئے مجمع بنانے کے لئے رونق بنانے کے لئے، ہم نے چالیس پچاس چھوٹے چھوٹے مقرروں کو لگادیا، اور جب دنیا آجائے گی، جب محفل سنور جائے گی، جب مجمع جم جائے گا، رات کا آخری سے آخری وقت ہوجائے گا تو آخر میں وہ خطیب آئے گا، جس کے لانے کے لئے اس جلسہ کو بنایا گیا تھا، میں نے کہا جب خدا نے فطرت کا اشتہار شائع کیا تو فطرت کے اشتہار پہ سب سے موٹا نام آمنہؓ کے دریتیم کا دے دیا اور اس کے ارد گرد ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے نام اس طرح بطور مقرر کے دے دیئے، جب فطرت کا یہ جلسہ شروع ہوا، تو پہلے آدم علیہ السلام آئے، پھر نوح علیہ السلام آئے، پھر شیث علیہ السلام آئے، پھر زکریا علیہ السلام آئے، یہ سلسلہ وار ایک لاکھ چوبیس ہزار مقرر آئے، تاکہ دنیا آجائے، تاکہ کائنات آجائے، تاکہ جلسہ بن جائے، تاکہ رونق بن جائے، اور جس وقت ساری دنیا آگئی، شمس وقمر، شجر وحجر اور دنیا کے بڑے بڑے پیغمبر دنیا میں آچکے.... یوسفؑ کے حسن کا نظارہ کرلیا گیا.... ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں کا نظارہ کرلیا گیا.... آتش نمرود میں ابراہیم علیہ السلام کامیاب ہوچکا.... نوح علیہ السلام کامیاب ہوچکا.... عیسیٰ علیہ السلام کامیاب ہوچکا.... ابراہیم علیہ السلام میرے نبیؐ کے آنے کی دعا کرچکا .... جب یہ مقرر فارغ ہوچکے، دنیا بیٹھی ہے، مجمع جمع ہے، تو آخر میں مکہ اور مدینہ کے اصل خطیب کو لایا گیا کہ جس کے لئے کائنات انسانی کا یہ جلسہ بلایا گیا تھا.... فرمایا اے پیغمبرؐ اصل میں تو نے آنا تھا، تیرے لانے کے لئے یہ کائنات انسانی کا جلسہ بلایا گیا۔

علامہ اقبالؒ کی ثناء خوانی: اسی لئے علامہ اقبالؒ نے بڑی عجیب بات کہی ہے۔ وہ فرماتے ہیں....

یہ پھول نہ ہوتا، تو کلیوں کا تبسم بھی نہ ہوتا
یہ گل نہ ہوتے، بلبل کا ترنم بھی نہ ہوتا
نقشِ ہستی میں یہ غنچے بھی پریشاں ہوتے
رخت بردوش یہ سب دست وگریباں ہوتے

خیمۂ افلاک میں پھر سے تشتت ہوتا
بزمِ توحید کے نعروں میں تردد ہوتا
نہ دشت وجبل توحید کے حدی خواں ہوتے
نہ مزین ترے ذکر سے بیاباں ہوتے
حصولِ وحی میں موسیٰ طور پر پہنچے
پر کیا عجب جو وحی تیرے حضورؐ پر پہنچے

اصل میں دنیا میں حضورؐ کو آنا تھا، جب وہ پیغمبر آئے.... دنیا میں بہار آئی، جب وہ نبیؐ آئے دنیا میں خوشی آئی، جس کو نبیؐ کے آنے پہ خوشی نہ ہو، اس سے بڑا مردود دنیا میں کوئی نہیں۔

ماہر القادریؒ کی مدح خوانی: اسی خوشی کا اظہار ماہر القادریؒ نے کیا ہے، وہ کہتا ہے....

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کے لئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے، نغمۂ داؤد میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریۂ یعقوبؑ میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے، جن کی خاطر مضطرب تھی وادئ بطحا
وہ آئے، جن کے قدموں کے لئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے، جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے، جن کی دم سے عرشِ اعظم پر اجالا تھا

اصل میں حضورؐ کو آنا تھا، حضورؐ جس رات کو تشریف لائے، صرف اسی پر تقریر ہوسکتی ہے، جس دن کو تشریف لائے، صرف اسی پر تقریر ہوسکتی ہے.... جس شہر میں تشریف لائے، صرف اسی پر تقریر ہوسکتی ہے.... جہاں سے جہاں تک گزرے، صرف اسی پر تقریر ہوسکتی ہے.... لیکن میں حفیظ تائب کا کلام کہتا ہوں، جس نے ایک سوستر شعر حضورؐ کی شان میں کہے اور آخر میں کہا....

تھکی ہے فکر رسا مدح باقی ہے
قلب ہے آبلہ پا مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا مدح باقی ہے

صرف آپ کی ولادت کی خوشی منالینا ہی باعث نجات نہیں:

کوئی آدمی حق ادا نہیں کرسکتا۔ اب دیکھئے حضور کے نام پر، حضورؐ کے ذکر پر تین چیزیں سامنے آتی ہیں.... ایک ہے میلاد.... ایک ہے نبیؐ کی سیرت.... اور ایک ہے پیغمبرؐ کی تعریف.... میلاد کا معنی ہے.... پیغمبرؐ کی ولادت بیان کرنا، میلاد کا معنی ہے پیغمبر کی ولادت کی جگہ کا ذکر کرنا، یہ اہل سنت کے نزدیک عبادت ہے، لیکن نبیؐ کی جب ولادت ہوئی.... ولادت کی خوشی سب نے کی، ولادت پر خوشی ابوطالب نے بھی کی، ابولہب نے بھی کی، لیکن ولادت کی خوشی ان کو جنت میں نہیں لے جاسکتی، اور دوسری چیز ہے نبی کی تعریف کرنا اب دیکھئے، حضورؐ کی تعریف ابوطالب نے بھی کی۔ ابوطالب نے کہا: "اِنَّ دِيْنَ مُحَمَّدٍ خَيْرُ اَدْيَانٍ بَرِيًّا"

کہ بھتیجے تیرا دین ساری دنیا کے دینوں کا سردار ہے، وہ ابوطالب نبیؐ کی شان میں کہتا ہے:

وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ثمال الیتامیٰ عصمة للارامل

اے بھتیجے! تیرا چہرہ اتنا حسین ہے کہ تیرے چہرے کی بدولت آسمانوں سے بارش آتی ہے، تیرا چہرہ اتنا حسین ہے کہ یتیموں کا آسرا ہے اور بیواؤں کا سہارا ہے، ولادت پہ ابوطالب نے خوشی منائی، تعریف بھی کی، اب دیکھئے یہ ابوطالب جو نبیؐ کا سگا چچا ہے، نبیؐ کا رشتے دار بھی ہے، نبیؐ کی تعریف بھی کرتا ہے، نبیؐ کی شان میں قصیدے بھی پڑھتا ہے.... یہ ابوطالب قریشی النسل ہے، یہ ابوطالب کعبہ میں رہنے والا ہے، نبیؐ کا چہرہ دیکھنے والا ہے.... یہ ابوطالب جب اسی ابوطالب کے سرہانے پیغمبرؐ نے کھڑے ہوکر فرمایا.... اس کی وفات کے وقت کہ اے چچا! میرا کہنا مان لے، چچا میری سیرت کو اپنا لے، چچا! میری بات مان

لے تو یہ ابوطالب کہتا ہے.... کہ بھتیجے! میں آگ پسند کرسکتا ہوں، میں عار پسند نہیں کرسکتا، میں تیرا کلمہ نہیں پڑھ سکتا، میں تیری تعریف کرسکتا ہوں، میں تیری شان میں قصیدے پڑھ سکتا ہوں، لیکن تیری بات نہیں مان سکتا۔

آپؐ کی صورت ضروری ہے یا سیرت:

توجہ کریں! یہ ابوطالب جس نے نبیؐ کی ولادت پہ خوشی منائی تھی، یہ ابوطالب.... جس نے نبی کی شان میں قصیدہ پڑھا تھا، یہ ابوطالب.... جو نبی کی تعریف کرتا تھا، یہ ابوطالب.... جو نبیؐ کا چہرہ دیکھتا تھا تو خوش ہوتا تھا، یہ ابوطالب.... جو کعبے کی زیارت کرتا تھا، یہ ابوطالب.... جو نبیؐ کو سینے سے لگاتا تھا، یہ ابوطالب.... جو نبی کا سگا چچا تھا۔ اس کا چچا ہونا.... اس کو جنت میں نہ لے جاسکا.... اس کا کعبے کو دیکھنا.... اس کو جنت میں نہ لے جاسکا۔ اس کا میلاد پہ خوشی کرنا.... اس کو جنت میں نہ لے جاسکا۔ اور اس کا نبیؐ کی تعریف کرنا.... اس کو جنت میں نہ لے جاسکا۔ یہ ابوطالب.... میلاد پہ خوشی کرتا ہے، یہ ابوطالب نبیؐ کو سینے سے لگاتا ہے، یہ ابوطالب پیغمبرؐ کا چہرہ دیکھ کر خوش ہوتا ہے، یہ ابوطالب کعبے کی زیارت کرتا ہے، یہ ابوطالب نبیؐ کا حقیقی رشتہ دار ہے، لیکن چونکہ اس نے ان دونوں چیزوں کے ساتھ، ایک تیسری چیز.... "نبیؐ کی سیرت" کو نہیں اپنایا، نبیؐ کی سیرت کو سینے سے نہیں لگایا، نبیؐ کی سیرت کا اقرار نہیں کیا، یہ ابوطالب سیدھا دوزخ میں چلا گیا، اور ایک دوسرے آدمی کو دیکھ لے، اس کا رنگ کالا ہے، اس کے ہونٹ لمبے لمبے ہیں، اس نے نبیؐ کی شان میں کوئی قصیدہ بھی نہیں پڑھا، اس نے کوئی تعریف کے بڑے بڑے کلمات بھی نہیں کہے وہ قریشی النسل نہیں، وہ نبیؐ کا رشتہ دار نہیں، وہ عربی زبان جانتا نہیں، اس نے کعبے کی زیارت کبھی نہیں کی۔ وہ مکے میں کبھی نہیں آیا، لیکن اس نے نبیؐ.... کی سیرت کو سینے سے لگایا، نبیؐ کے حکم کو سینے سے لگایا، نبیؐ کی تعریف کو سینے سے لگایا، نبیؐ کے قرآن کو سینے سے لگایا، نبیؐ کے کردار کو سینے سے لگایا، نبیؐ کے اخلاق کو سینے سے لگایا، اور وہ پیغمبرؐ کی سیرت اپناتا ہے، وہ اتنا مقام پاگیا.... کہ ٹہلتا مکے کی گلیوں میں ہے، اور اس کے قدموں کی آہٹ جنت میں ہو رہی ہے۔

اب دیکھئے ایک ابوطالب ہے، نبیؐ کا سگا چچا ہے، تعریف کرتا ہے، پیغمبرؐ کی.... جنت

میں نہیں جاسکتا، اگر تعریف کرنے سے جنت میں کوئی آدمی جاتا....تو دنیا کا کون سا کافر ہے، جس نے میرے نبیؐ کی تعریف نہیں کی، اگر نبیؐ کی شان میں ترانہ پڑھنے سے، آدمی جنت میں جاتا ہے، تو بڑے بڑے کافروں نے نبیؐ کی شان میں ترانے پڑھے، لیکن وہ عاشق رسولؐ نہیں کہلائے، اوئے! ابوطالب بھی قصیدہ پڑھ کر عاشق رسولؐ نہیں کہلائے۔

حضرت ابودرداءؓ اور اتباع رسولؐ:

اور ابودرداءؓ جب پیغمبرؐ نے فرمایا.... مسجد نبوی میں کہ اے لوگو! بیٹھ جاؤ، ایک لمحے میں....سب صحابہ بیٹھ گئے۔ حضورؐ اٹھ کر باہر جانے لگے تو آپ نے دیکھا کہ ایک صحابی کا ایک پاؤں مسجد کی دہلیز کے اوپر ہے ایک نیچے ہے، وہ وہیں بیٹھا ہوا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو سیدھا ہو کر کیوں نہیں بیٹھا؟ اس نے کہا کملی والے! جب آپ کا حکم میرے کانوں میں آ گیا تو میں نے کہا اب اگر سیدھا ہوتا ہوں تو فرمان کی بجا آوری میں دیر ہوتی ہے، میں یہاں بیٹھ گیا۔ حضورؐ سامنے بکریوں کے باڑے میں گئے، آپ نے ایک صحابی کو دیکھا کہ وہ بکریوں کے باڑے میں بکریوں کے درمیان میں بیٹھا ہوا ہے، حضورؐ نے فرمایا....ابودرداء! تو یہاں کیوں بیٹھا ہوا ہے، میں نے مسجد والوں سے کہا تھا بیٹھ جاؤ، وہ ابودرداءؓ کیا عجیب جملہ کہتا ہے، اس کا ترجمہ کسی شاعر نے کیا ہے، ابودرداءؓ نے فرمایا....

درد مندوں سے نہ پوچھ کہاں بیٹھ گئے
تیری محفل میں غنیمت ہے جہاں بیٹھ گئے

بات تیرے حکم کی ہے، بات تیری سیرت کی ہے، بات تیرے کردار کی ہے۔

میلاد کی خوشی یا سیرت نبیؐ سے بچنے کی سازش:

مجھے بتاؤ! آج پوری دنیا کا عیسائی ۲۵ / دسمبر کو اپنے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا دن مناتا ہے، لیکن کوئی عیسائی اپنے نبی عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت کا دن نہیں مناتا، عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت کا جلسہ نہیں کرتا، اس لئے کہ اگر وہ سیرت کو اپنائے، اگر سیرت کا جلسہ کرے، تو اس کو انجیل ماننا پڑے گی، اس کو تورات ماننا پڑے گی، اس کو زبور ماننا پڑے گی....اس کو خدا ماننا پڑے گا، اس کو شریعت عیسوی ماننی پڑے گی، اس

نے شریعت سے جان چھڑانے کے لئے، اس نے اچھے کردار سے جان چھڑانے کے لئے، اس نے خدا سے جان چھڑانے کے لئے....یہ رویہ اپنایا کہ ہم صرف اپنے پیغمبر کی ولادت کا ذکر کریں اور بات ختم کر دیں۔

بریلویت....عیسائیت کے نقش قدم پر:

وہی ایک سازش تھی....جو پاکستان کے کئی جاہلوں نے اپنائی، کہ نبیؐ کے قرآن سے جان کیسے چھڑائی جائے....؟ ختم نبوت سے، توحید سے، کیسے جان چھڑائی جائے....؟ انہوں نے کہا کہ تم بھی عیسائیوں کی طرح نبیؐ کی صرف ولادت کا دن مناؤ، عیسائیوں کی طرح نبیؐ کی صرف ولادت کی بات کرو، لیکن ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ جب تک اس برصغیر میں علمائے دیوبند کی جماعت موجود ہے، وہ تمہیں عیسائیت کے طریقے پر نہیں چلنے دے گی، اور دیوبند کا یہ گروہ تمہیں بتائے گا....کہ جہاں ولادت کی خوشی پیغمبرؐ سے عشق ہے، اس سے بڑا عشق پیغمبر کی سیرت کو اپنانا ہے۔ سیرت اپنائی جاتی ہے یا منائی جاتی ہے....؟ (اپنائی جاتی ہے) سیرت بھی کوئی مناتا ہے....؟

مجھے بتاؤ تو سہی....قرآن پاک کی ایک سو چودہ آیتوں میں یہ حکم ہے کہ نبیؐ کے طریقے پہ چلو، کسی ایک آیت میں بھی یہ حکم نہیں ہے کہ نبیؐ کی ولادت پہ جھنڈیاں لگاؤ، وہ پیغمبرؐ....جس نے استنجے کا طریقہ بھی اپنی امت کو بتایا، اگر اس کی ولادت پہ اسی طرح فضول خرچی کرنا....شریعت کا حصہ ہوتا....تو وہ پیغمبرؐ ابوبکرؓ کو ضرور کہتا....کہ ابوبکرؓ! تو جہاں اور کام کرتا ہے....وہاں ۹ / ربیع الاول میری ولادت کا دن ہے،....خوشی مناؤ، جھنڈیاں لگاؤ، بتیاں سلگاؤ، جلوس نکالو، اور سارے کام کرو....وہ پیغمبرؐ ہر وقت یہ فرمائے کہ میرے طریقے پہ چلو، میری سنت پہ چلو، میرے قول پہ چلو، میرے فعل پہ چلو میرے کردار پہ چلو، میرے اخلاق پہ چلو، میرے طریقہ پہ میرے پیچھے پیچھے آؤ....جنت میں پہنچ جاؤ گے، نبیؐ نے کبھی یہ تو نہیں فرمایا....کہ میرا راستہ چھوڑ دو، میرا طریقہ چھوڑ دو، صرف ولادت کے دن جھنڈیاں لگاتے رہو، سارا سال پیغمبرؐ کی سنت پہ اُسترا چلاتا ہے....تو اسی طرح جنت میں چلا جائے گا....؟

حضورا کرمؐ کی ولادت کی تاریخ: اور پھر ۱۲؍ربیع الاول کو جلوس نکال کر..... جھنڈیاں لگا کر..... میلاد منا کر..... یہ سب کام کرنے کے بعد..... جنت میں پہنچ جائے گا....؟ آؤ! میں تمہیں حضورؐ کی ولادت کی تاریخ بتاتا ہوں، کیوں کہ پڑھے لکھے لوگ غلطی میں پڑے ہوئے ہیں، حضورؐ کی ولادت ۹؍ربیع الاول کی ہوئی، اور ۱۲؍ربیع الاول کو آپ کی وفات ہوئی، اسلئے ۱۲؍وفات مشہور ہے، بارہ ولادت مشہور نہیں، اس لئے کہ وفات ۱۲؍کو ہے اور ولادت ۹؍کو ہے اور ایک قول ولادت کا بارہ ربیع الاول کا بھی ہے.... لیکن وہ ضعیف قول ہے۔ تحقیقی قول ۹؍ربیع الاول آپ کی ولادت کا ہے۔

حضورؐ کے آنے کی بجائے جانے پر خوشی: اب دیکھئے! ۹؍ربیع الاول کو پیغمبرؐ پیدا ہوئے.... کسی مُلّاں کو کچھ نہیں ہوتا، کسی حلوہ خور کو کچھ نہیں ہوتا، کسی تیجہ، ساتواں، چالیسواں کھانے والے کو کچھ نہیں ہوتا.... جب نبیؐ آئے اس دن کوئی خوشی نہیں اور جس دن پیغمبرؐ گئے.... اس دن خوشی کرتے ہیں۔ توجہ سے میری بات ذہن میں رکھیں! پوری دنیا کا عیسائی وہ کام نہیں کرسکا، پوری دنیا کا یہودی وہ کام نہیں کرسکا، پوری دنیا کا کمیونسٹ وہ کام نہیں کرسکا کہ اپنے قائد یا لیڈر کی وفات کے دن وہ لوگ خوشی مناتے.... یہ کام دنیا کے کسی کافر سے نہیں ہوسکا.... یہ کام ہوا تو پاکستان میں احمد رضا بریلوی کی اس ذریت سے ہوا کہ جس نے پیغمبرؐ کا جنازہ.... جس دن مدینہ کی گلیوں سے اٹھا.... اس دن پاکستان میں اسی دن چودہ سو سال کے بعد یہ خوشیاں منانے لگے، اس سے بڑی پیغمبرؐ سے دشمنی کیا ہوسکتی ہے.... یہ دشمنی ہے یا نبی کی محبت....؟ بولو بھائی! (دشمنی ہے) آپ کہیں گے کہ پیغمبرؐ کا جنازہ پڑا تھا.... صحابہ کی کیا حالت تھی....؟

حضورؐ کی وفات کے وقت صحابہؓ کی کیفیت: آپ دیکھئے حضورؐ کی جب وفات ہوئی، ۱۲؍ربیع الاول کے دن.... ابوالکلام آزاد کہتا ہے کہ حضورؐ کی وفات کا اعلان جب مدینہ کی گلیوں میں ہوا.... جو کھڑا تھا کھڑا رہ گیا، جو بیٹھا تھا وہ بیٹھا رہ گیا، صحابہ پہ قیامت ٹوٹ پڑی، صحابہؓ پہ مشکل

پیش آئی۔ صدیق اکبرؓ کہتے ہیں..... میں نے دیکھا کہ مسجد نبویؐ کے کونوں میں صحابہؓ کی ٹولیاں جمع ہیں، اور زاروقطار رو رہی ہیں، سفید داڑھیوں والے صحابہ کی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہوچکی ہیں اور لوگ کہتے ہیں اگر نبیؐ دنیا میں نہیں رہے، ہمارا دنیا میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں، یہ مدینہ کی گلیوں میں آج سے چودہ سو سال پہلے.... جب بارہ ربیع الاول آیا تھا، آج سے چودہ سو سال پہلے یہ بارہ ربیع الاول جب مدینے میں آیا تھا.... پیغمبرؐ کی وفات کا اعلان ہوا تھا، صحابہؓ کی چیخیں نکل گئی تھیں، صحابہؓ پہ قیامت ٹوٹی تھی، صحابہ پریشان تھے، حضرت فاطمہؓ نے رو رو کر کہا.....

ثُبَّتْ علیَّ مصائبٌ لوانها
ثُبَّتْ علی الایّام صرن لیالیا

میرے باپ کی وفات سے مجھ پر اتنا صدمہ آیا ہے، کہ اگر وہ صدمے دنوں پر آتے تو دن بھی رات بن جاتے۔

حضرت علیؓ نبیؐ کی میت پر: حضرت علیؓ نبیؐ کے جسد اطہر کے پاس آئے اور پیغمبرؐ کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر کہا.....: اے پیغمبرؐ! اگر تو نے رونے سے منع نہ کیا ہوتا.... علیؓ آنکھوں کے آنسوؤں سے آج تجھے غسل دیتا.... ابوبکرؓ آئے تو نبیؐ کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر پیغمبرؐ کے ماتھے کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ اے پیغمبرؐ! تیرا دنیا میں آنا بھی پاک تھا، تیرا جانا بھی پاک ہے۔

حضورؐ کی وفات اور ایک دیہاتی صحابی: کتابوں میں لکھا ہے کہ مدینہ سے ایک میل کے فاصلے پر ایک دیہاتی پیغمبرؐ کا صحابی.... کھیتوں میں ہل چلا رہا ہے، اپنی زمین میں ہل چلا رہا ہے، اس کو کسی نے کہا.... باباجی! حضورؐ دنیا سے چلے گئے، اس نے ہل روک دیا اور ہاتھ اٹھا کر کہا اے اللہ! میری آنکھوں کو اندھا کردے، میرے کانوں کو بہرہ کردے، کسی نے کہا تو یہ دعا کیوں کرتا ہے، کہنے لگا.... جن آنکھوں نے نبیؐ کا چہرہ دیکھا ہے.... اگر نبیؐ دنیا میں نہیں رہا.... تو مجھے ان آنکھوں کی ضرورت نہیں ہے، جن کانوں نے نبیؐ کی بات سنی.... اگر پیغمبرؐ اس دنیا میں نہیں رہے.... تو مجھے ان کانوں کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ صحابہؓ پہ قیامت ٹوٹی ہے.....

ٹوٹی یا نہیں ٹوٹی....؟ (ٹوٹی) مدینہ منورہ کی گلیوں میں ویرانی ہے، کہرام مچا ہوا ہے، قیامت برپا ہے، صحابہؓ رو رہے ہیں، عورتیں رو رہی ہیں، مرد رو رہے ہیں،....صحابہؓ کی چیخیں نکل رہی ہیں۔

حضرت بلالؓ اور عشق رسولؐ:

اور بلال حبشیؓ نے نبیؐ کی وفات کے بعد مدینہ ہی چھوڑ دیا تھا....اور بلالؓ مدینہ چھوڑ کر ملک شام میں جا کر آباد ہو گئے تھے، اور بائیس سال کے بعد بابا جی جب واپس مدینہ میں آئے.... تو لوگوں نے کہا بابا جی حضورؐ کے زمانے والی آذان تو سناؤ، بابا جی نہیں مانے۔ تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے کہنے پر بابا جی جب تیار ہوئے، اذان دی اور....اشھد انّ محمد رسول اللّٰہ پر جب بابا بلالؓ آیا تو ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑا، لوگوں نے منہ میں پانی ڈالا، ہوش آیا تو لوگوں نے کہا بابا جی کیا ہوا....؟ کہنے لگا مجھے بائیس سال پہلے کا زمانہ یاد آیا ہے، پہلے جب میں اپنے محبوب کا نام لیتا تھا....اشھد انّ محمد رّسول اللّٰہ کہتا تھا تو میرا محبوبؐ سامنے ہوتا تھا، آج میں نے چاروں طرف دیکھا....مجھے محبوب نظر نہیں آیا ....یہ صحابہؓ کا عشق تھا، یہ صحابہؓ کی محبت تھی۔

آپؐ کی وفات کے دن خوشی صدیقؓ کا فعل یا ابلیس کا فعل:

آج یہ فیصلہ کر کے اٹھو.... اے جھنگ کے نوجوانو! جھنگ کے بزرگو! پڑھے لکھے دوستو! اور نوجوانو! میں تمہارے ضمیر کو جھنجھوڑنا چاہتا ہوں، میں نے کراچی سے لے کر....کاغان کی چوٹیوں تک پاکستان کے ان جاہل قسم کے لوگوں کے ضمیروں کو جھنجھوڑنا چاہا، آج میں تمہارے دروازے پہ آیا ہوں، مجھے بتاؤ....کہ پیغمبرؐ کی وفات جس دن ہوئی اس دن صدیق اکبرؓ کا عمل کیا تھا اور ابلیس کا عمل کیا تھا....؟ صدیقؓ رو رہا تھا، اور ابلیس خوشیاں منا رہا تھا، ابلیس نے خوشی منائی تھی، تو آج اگر اسی ۱۲/ربیع الاول کے دن آپ لوگ خوشی منائیں تو نقش قدم ابلیس کا ہوگا یا ابوبکرؓ کا ....؟ آج آپ ۱۲/ربیع الاول کے دن خوشی منائیں شیطان نے ۱۲/ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں نبیؐ کی وفات پر خوشی منائی تھی، نبیؐ کی وفات کے اعلان کے بعد....شیطان بھی خوش

ہے....یہودی بھی خوش ہے....عیسائی بھی خوش ہے....قیصر وکسریٰ کے بکھرے ہوئے لوگ بھی خوش ہیں....مشرکوں کے سردار بھی خوش ہیں....آج پاکستان میں یہ خوشی کرنے والا.... یہ جاہل نہیں سوچتا، دکاندار نہیں سوچتا، چودھری نہیں سوچتا، پڑھا لکھا نہیں سوچتا، کہ میں آج کے دن خوشی کر کے، ابلیس کے طریقے پہ چلتا ہوں یا صدیقؓ کے طریقے پہ چلتا ہوں....تیرے ضمیر کو کیا ہوگیا....؟ تیرے عشق کو کیا ہوگیا....؟ تیری محبت کو کیا ہوگیا....؟ تیرے پیار کو کیا ہوگیا....؟ اوئے! تیرا دماغ کہیں ماؤف تو نہیں ہوگیا....؟ تیری فکر کہیں سو تو نہیں گئی؟ تجھے کیا ہوا....؟؟؟ مجھے بتا تو سہی اگر تو یہ کہے کہ جناب والا ۱۲/ربیع الاول کو جب پیغمبر علیہ السلام کا جنازہ پڑا تھا....اس وقت ابوبکرؓ خوشی کیسے مناتے؟ اس وقت ابوبکر جھنڈیاں کیسے لگاتے؟ ابوبکرؓ بتیاں کیسے سلگاتے؟ ہائے؟ ذرا توجہ کر! تیرے پیغمبرؐ کا جنازہ پڑا ہے، تیرے نبیؐ کا جنازہ پڑا ہے، تو خوشی کرتا ہے، نبیؐ کا جنازہ پڑا ہے ۱۲/ربیع الاول کو، اور وہی ۱۲/ربیع الاول کا دن چودہ سو سال کے بعد تیرے جھنگ میں آیا....تو خوشی کرے....؟

باپ کے جنازے پر غمی، نبیؐ کے جنازے پر خوشی:

مجھے بتا! اوئے تیرے باپ کا جنازہ پڑا ہو.... تو خوشی کر کے دکھا۔ تیری ماں کا جنازہ پڑا ہو، تو خوشی کر کے دکھا۔ اوئے! تیرے بھائی کی لاش پڑی ہو....، تو خوشی کر کے دکھا۔ تیرے رشتہ دار کا جنازہ پڑا ہو....، تو خوشی کر کے دکھا۔ اوئے تیرے بھائی کی لاش پڑی ہو....، تو خوشی کر کے دکھا۔ تیرے رشتہ دار کا جنازہ پڑا ہو....، تو خوشی کر کے دکھا۔ اوئے پڑوسی کا جنازہ پڑا ہو....، تو خوشی کر کے دکھا۔ تو خوشی کی محفل کو ختم کر دیتا ہے، اوئے! تیرے پیغمبرؐ کا جنازہ پڑا ہے....تو خوشیاں کرتا ہے، ڈوب کر کیوں نہیں مرتا.... ؟ باپ کے جنازے پہ تو خوشی نہ کرے، بھائی کے جنازے پہ تو خوشی نہ کرے، پڑوسی کے جنازے پہ خوشی نہ کرے، تو اس دنیا کے سردار کے جنازے پہ خوشی کرے....اوئے! جس کے آنے ہی کے لئے، جس کے لانے ہی کے لئے کائنات انسانی کو بنایا گیا، اگر تو یہ ہے کہ جناب صدیق اکبرؓ نبیؐ کے جنازے کی موجودگی میں خوشی کیسے کرتا؟ جھنڈیاں کیسے لگاتا؟ مجھے یہ بتا، میں تیرے ضمیر کو جھنجھوڑتا ہوں....کہ صدیق اکبرؓ نے پیغمبرؐ کی تدفین کے بعد....

صدیق اکبرؓ دنیا میں رہے یا نہیں رہے....؟ (رہے) کتنا عرصہ رہے....؟ دو سال تین مہینے دس دن....توجہ کریں ذرا! یہ ۱۲/ربیع الاول سال کے بعد ایک مرتبہ آتا ہے، یا چودہ سو سال کے بعد ایک مرتبہ آتا ہے....؟ سال کے بعد ایک مرتبہ....!! توجہ کریں! اس وقت تو کہے گا کہ نبی کا جنازہ پڑا تھا، پیغمبرؐ کا جنازہ پڑا تھا، صدیقؓ خوشی کیسے کرتا؟ پیغمبرؐ کی جب تدفین عمل میں آئی، ابوبکرؓ نبیؐ کا خلیفہ بن گیا، ابوبکرؓ نبیؐ کا عاشق تھا، ابوبکرؓ نبیؐ کا محب تھا، ابوبکرؓ نبی ﷺ کا جانثار تھا، ابوبکرؓ ہمدم غار و بدر تھا، ابوبکرؓ پیغمبرؐ کا مونس و غمگسار تھا، ابوبکرؓ صبح و مساء کا ساتھی تھا، ابوبکرؓ جب خلیفہ بنتا ہے....وہ حکمراں ہے، گیارہ لاکھ مربعہ میل زمین پر وہ حکمراں ہے، پاکستان جیسے تین پاکستان اس کی حکومت میں زیر نگیں تھے۔ ایک پاکستان، ایک چھوٹا سا ملک تجھے مل جائے تو....تو خوشیاں کرے، ابوبکرؓ کو تجھ سے تین گنا بڑا ملک ملا تھا۔

بارہ ربیع الاول دورِ صحابہ و تابعین میں:

ابوبکر صدیقؓ کے دور میں....دو مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ عمر فاروقؓ کے دور میں....دس مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ عثمان غنیؓ کے دور میں....بارہ دفعہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ علی المرتضیٰؓ کے دور میں....پانچ مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں....دو مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ امیر معاویہؓ کے دور میں....انیس مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ امام ابوحنیفہؒ کے دور میں....چوالیس مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ امام شافعیؒ کے دور میں....ترپن مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ امام مالکؒ کے دور میں....چونسٹھ مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ احمد بن حنبلؒ کے دور میں....چھیالیس مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے دور میں....ستاون مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ اجمیری کے زمانے میں....اکیاون مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ خواجہ بہاؤ الدینؒ ذکریا کے زمانے میں....پینتالیس مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ خواجہ علاؤ الدین صابر کلیریؒ، کے دور میں....بیالیس مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے دور میں....باون مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ سلطان العارفینؒ سلطان باہوؒ کے دور میں....پچاس مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ امام غزالیؒ کے دور میں....سینتالیس مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ امام رازیؒ کے دور میں....اکتالیس مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ امام بخاریؒ کے دور میں....

اڑتیس مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ امام نسائیؒ کے دور میں....چھیالیس مرتبہ ۱۲/ربیع الاول آیا۔ حضورؐ کی وفات سے لے کر....احمد رضا بریلوی تک چار لاکھ محدثین کے دور میں، مفسرین کے دور میں علماء کے دور میں، اتقیاء کے دور میں، پیروں کے دور میں، اماموں کے دور میں....۱۲/ربیع الاول آتا رہا، ان اتقیاء نے، ان اماموں نے، ان پیشواؤں نے، ان اصفیاء نے....۱۲/ربیع الاول کے دن جلوس کیوں نہیں نکالا....؟ جھنڈیاں کیوں نہیں لگائیں....؟ بتیاں کیوں نہیں سلگائیں....؟ اس لئے کہ....وہ جانتے تھے کہ بارہ ربیع الاول نبیؐ کی وفات کا دن ہے اور وفات کے دن جو خوشیاں منائے، جو جھنڈیاں لگائے....وہ نبیؐ کا دشمن ہے، اس لئے وہ چودہ سو سال کے امام، پیغمبر کے عاشق تھے، اور تُو اس دن خوشیاں کر کے، جھنڈیاں لگا کر چودہ سو سال کے اماموں کا بھی باغی ہے، اور محمد مصطفیٰ ﷺ کا بھی باغی ہے۔ آج ان پاگلوں سے کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ چودھری صاحب! چیئر مین صاحب! او مولوی صاحب!....مکے کے یتیمؐ کا جنازہ پڑا ہے اور تو ہار پہنتا ہے ....اپنی چودھراہٹ کے لئے، اپنی بڑائی کے لئے، اپنے پیٹ کے ٹکڑوں کے لئے، اپنی شہرت کے لئے، اخبار میں فوٹو لگوانے کے لئے....تو مکے کے یتیمؐ کا پاس نہیں کرتا، تیرے سے بڑا نبیؐ کا دشمن کون ہے؟۔ اس کائنات انسانی میں، اس برصغیر پاک و ہند میں ایک شخص پیدا ہوا....جس کو احمد رضا بریلوی کہا جاتا ہے، اس نے پیٹ کے دوزخ کو بھرنے کے لئے کبھی تیجہ کی بات کی، کبھی چالیسویں کی بات کی، کبھی ساتویں کا مسئلہ اٹھایا، کبھی نویں کا مسئلہ اٹھایا، کبھی گیارہویں کا مسئلہ اٹھایا....کہ میرے پیٹ کا دوزخ بھرتا رہے، اور میرے ماننے والے ملا کبھی بھوکے نہ مریں، اور دین کا حلیہ بگاڑنے کے لئے، اسلام کے چہرے کو مسخ کرنے کے لئے....اپنے پیٹ کے دوزخ کو بھرنے کیلئے تو نے یہ سب کچھ لیا، لیکن پیغمبرؐ کی شریعت کے گلے پہ تو نے چھری چلائی، اب اس کے ماننے والے اتنا بڑھ گئے کہ مکہ اور مدینہ کے خلاف کانفرنسیں کرنے لگے۔ اور احمد رضا بریلوی کے ماننے والے ان ملاؤں کا مذہب ہے کہ مکہ اور مدینہ کا امام کافر ہے۔

حضورؐ کے مصلیٰ پر گستاخ کیسے آسکتا ہے....؟

ایک بات ذہن میں رکھیں! مسجد ہو دیوبندیوں کی....تو دیوبندیوں کی مرضی کے بغیر امام نہ آئے۔ مسجد ہو بریلویوں کی....بریلویوں کی مرضی سے

بغیر امام نہ آئے۔ مسجد ہو اہل حدیثوں کی .... اہل حدیثوں کی مرضی کے بغیر امام نہ آئے۔ اور.... مسجد محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہو اور ان کی مرضی کے خلاف ہی امام آگئے۔ ادھر لگتے ہیں کہ نبیؐ مختار کل ہے، نبی کو ہر چیز کا اختیار ہے، ادھر اتنی بات کہہ دیتا ہے کہ نبیؐ کے مصلیٰ پہ نبیؐ کا گستاخ کھڑا ہے، نبیؐ اگر مختار کل ہے تو پھر گستاخ کو ہٹایا کیوں نہیں....؟ او پیٹوں ملاں! غلط مسئلے کرنے چھوڑ دے.... ادھر کہتا ہے نبیؐ مختار کل ہے ادھر کہتا ہے مصلیٰ پر امام گستاخ ہے....؟

رضا خانیت کو کھلا چیلنج: دنیائے رضا خانیت کو.... میں آج یہاں جھنگ کی سرزمین پر چیلنج کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی احمد رضا خانی، احمد رضا خان کا حلالی بیٹا میرے سامنے آئے، میں نے پورے ملک میں رضا خانی امت کو چیلنج کیا ہے، اور آج وہ چیلنج اس مردود اور فیصل آباد کے اوباش اس شیر محمد سیالوی کے نام یہ چیلنج کرتا ہوں اور میں نے فیصل آباد میں، دو سال پہلے چیلنج کیا تھا.... انہوں نے بڑی ٹانگیں اٹھائیں، لیکن آج تک میرے چیلنج کا جواب نہیں دے سکے، میں نے کہا.... ۱۸۵۶ء میں احمد رضا پیدا ہوا، اور ۱۸۴۲ء میں مرزا غلام احمد قادیانی پیدا ہوا.... انگریز نے ۱۸۸۷ء کے بعد ان دونوں آدمیوں کو خرید لیا، ایک نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، ایک نے مجدد ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا، اور میں نے کہا کوئی احمد رضا کا حلالی بیٹا اس کی رگوں میں اپنے باپ کا خون ہے تو میرے اس چیلنج کا جواب دے، میں نے کہا مجھ پہ لاہور ہائی کورٹ میں مقدمہ درج کراؤ، میں برطانیہ کی انگریزی کی کتابوں کے حوالے سے، اگر احمد رضا خان کو اور غلام احمد قادیانی کو انگریز کا ایجنٹ ثابت نہ کروں.... تو میری سزا گولی ہے....

مرزا قادیانی کا فتویٰ.... کہ انگریز کے خلاف جہاد حرام ہے:

اور میں نے کہا غلام احمد قادیانی نے لکھا.... کہ

چھوڑ دو اے دوستو! جہاد کا خیال
دین میں حرام ہے اب جنگ و قتال

اس وقت قاسم نانوتویؒ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کا ہیرو تھا، چودہ ہزار علماء پھانسی کے

تختے پر چڑھ چلے تھے، اور علماء کے جسموں کو تانبے سے داغا گیا تھا، علماء کو سوروں کی کھالوں میں بند کر کے جلتے ہوئے تنوروں میں ڈالا گیا تھا، علماء کو کالا پانی اور مالٹا کے جنگلات میں نالوں میں بھیجا گیا تھا، ایسے موقع پر غلام احمد قادیانی نے یہ شعر کہا، کہ اے مسلمانو! اللہ کی طرف سے مجھے وحی آئی ہے کہ انگریز سرکار کے خلاف جہاد نہ کرو، اسی موقع پر.... تین سال کے بعد احمد رضا بریلوی نے ایک کتاب لکھی....:

اعلام الاعلان بانّ ہندوستان دار السلام

کہ لوگو! انگریز کے خلاف جہاد کرنا حرام ہو چکا ہے۔ اس لئے کہ ہندوستان دار الحرب نہیں ہے، بلکہ دار السلام ہے.... اس وقت غلام احمد قادیانی نے کہا.... قاسم نانوتویؒ کافر، رشید احمد گنگوہیؒ کافر، اور باقی لوگوں سے کہا.... کہ انگریز کے خلاف جہاد نہ کرو۔ احمد رضا نے بھی کہا.... قاسم نانوتویؒ کافر، رشید احمد گنگوہیؒ کافر، اور باقی لوگوں سے کہا کہ انگریز کے خلاف جہاد نہ کرو۔ اور ۱۸۸۷ء میں .... احمد رضا خان نے فتویٰ دیا کہ .... سارے سنی مسلمان کانگریس میں شامل ہو جائیں، کیونکہ ۱۸۸۶ء میں اس کانگریس ہندوستان کی جماعت کو ایک انگریز نے بنایا تھا، تا کہ مسلمان اور ہندو مل کر انگریز کی حکومت سے تعاون کریں.... اور میرے دوستو! جب کانگریس کی بنیاد انگریز حمایت کے لئے رکھی گئی.... تو احمد رضا نے اعلان کیا.... سارے سنی مسلمان کانگریس میں شامل ہو جائیں اور اس کے بعد ۱۹۲۰ء میں جب مولانا ابوالکلام آزادؒ کانگریس کے سربراہ بنے .... اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ آج کے بعد کانگریس انگریز کی حمایت نہیں کرے گی.... بلکہ انگریز کے خلاف بغاوت کرے گی، تو ۱۹۲۱ء میں احمد رضا بریلوی نے اپنے مرنے سے ایک سال پہلے فتویٰ دیا کہ.... سارے سنی مسلمان کانگریس سے نکل جائیں، جو نہیں نکلے گا.... اس کا نکاح ٹوٹ جائیگا.... جب انگریز کی حمایت.... کانگریس کا مقصد تھا.... تو شامل ہونے کا فتویٰ دیا، جب کانگریس کا مقصد انگریز سے بغاوت کرنا ہو گیا.... تو کانگریس سے نکلنے کا فتویٰ دیا۔ غدار کس کو کہتے ہیں، غدار قوم کس کا نام ہے، بے ایمان کس کو کہتے ہیں، انگریز کا ٹوڈی کس کو کہتے ہیں.... کہ جو انگریز سے لڑنے والوں کو کافر کہے، اور انگریز کے خلاف جہاد کو حرام قرار دے، اس سے بڑا اس پاک و ہند میں.... مسلمان قوم کو لڑانے والا کوئی نہیں آیا۔

،روتی ہوئی بیٹے کے پاس آتی ہے اور سوچتی ہے کہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے بیٹا دنیا سے جا چکا ہوگا، بیٹا تڑپ کے جان دے چکا ہوگا، جب ہاجرہ پریشان ہوکر آئی تو کیا دیکھتی ہے کہ بیٹا ایڑیاں رگڑتا ہے اور ان ایڑیوں سے آب زم زم کا....چشمہ نکل رہا ہے، آب زم زم کیوں نکلا ہے۔

آب زم زم کا رنگ، بو اور مزہ کیوں نہیں بدلتا....؟

اگر ایک ہاتھ کے تالاب میں پانی کھڑا کردو، جب دس دن گزریں گے تو پانی کا رنگ بدل جائے گا، ذائقہ بدل جائے گا، مزہ بدل جائے گا، لیکن آج ہزاروں سال ہوگئے ہیں، آب زمزم کا نہ رنگ بدلتا ہے، نہ ذائقہ بدلتا ہے، نہ مزہ بدلتا ہے، نہ بو بدلتی ہے، آب زم زم کیوں نہیں بدلتا....؟ اس لئے کہ زم زم کے کنویں کو ایک پیغمبر کے پاؤں کی ایڑی لگ چکی ہے۔ میرے بھائیو! نبیؑ کے پاؤں کی ایڑی پانی کو لگتی ہے تو پانی نہیں بدلتا....صدیق اکبرؓ کو نبی کا جسم لگا ہے وہ کیسے بدل گیا....؟ فاروقؓ کو محمدؐ کا جسم لگا ہے وہ کیسے بدل گیا ہے....؟ ہمارے پیغمبر سے ہزاروں سال پہلے ایک پیغمبر کی ایڑی پانی پہ لگی، پانی کا نہ رنگ بدلا نہ مزہ بدلا....لیکن محمد ﷺ کے ساتھ چودہ سو سال سے صدیقؓ سویا ہوا ہے، نبیؐ کے بعد وہ کیسے بدل گیا....؟

حج کس چیز کا نام ہے....؟

حضرت امام غزالیؒ سے پوچھا گیا کہ حج کس چیز کا نام ہے....تو امام غزالیؒ نے جواب دیا کہ:

حج ہاجرہ کی اداؤں کا نام ہے....حج اسماعیلؑ کی وفاؤں کا نام ہے....حج ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نام ہے....میرے بھائیو! یہ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کا دوسرا امتحان تھا۔ پہلا امتحان آگ میں چھلانگ لگانے کا حکم ہوا....تو پیغمبر نے فوراً چھلانگ لگادی، دوسرا امتحان یہ تھا کہ بیوی اور بچے کو بیابان جنگل میں چھوڑ آؤ، پیغمبر فوراً چلے گئے۔ میرے دوستو! پیغمبر پہلے امتحان کی طرح اس دوسرے امتحان میں بھی کامیاب ہوا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تیسرا امتحان:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیوی اور بچے وہاں چھوڑ چکے تو اللہ پاک نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو واپس بلالیا، حضرت ابراہیم واپس آگئے، حضرت

اسماعیل علیہ السلام ذرا بڑے ہوگئے، جب بچہ تھوڑا سا بڑا ہوجائے اور چلنے پھرنے لگ جائے تو بہت پیارا لگتا ہے، بچہ بڑا ہوجائے پھر اکلوتا ہو، پھر خدا سے رو رو کر مانگا گیا ہو، اور پھر وہ بھی خدا کا نبی ہو، وہ بچہ خدا کا پیغمبر بھی ہو، وہ بچہ نبوت کا تاجدار بھی ہو، تھوڑا سا بڑا ہوا، چلنے پھرنے لگا، تو ایک دن اسی بچے کو خواب آیا....کیا خواب آیا، بیٹے کو بھی خواب آیا، باپ کو بھی خواب آیا، اور اس خواب کا ذکر اللہ نے قرآن میں بھی بیان کیا کہ:

فلمّا بلغ معه السّعی قال یا بُنیَّ انّی اریٰ فی المنام

ایک دن ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اسماعیل بیٹا تو مجھے پیارا لگتا ہے، لیکن آج میں کیا کروں، کیونکہ پیغمبر کا خواب بھی وحی ہوتا ہے، ابھی خواب میں میں نے دیکھا، کہ تو نیچے لیٹا ہوا ہے اور تیرے گلے پہ ابراہیم چھری چلا رہا ہے، اے بیٹے! تیری کیا رائے ہے....؟ قرآن نے اس کا پورا نقشہ کھینچا ہے.... **فلما بلغ معه السعی**....اسماعیل علیہ السلام ذرا بڑے ہوگئے، **قال یابنی**! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے بیٹے!....

انّی اریٰ فی المنام میں نے خواب میں دیکھا....کیا دیکھا....؟

انّی اذبحک کہ میں چھری لے کر تیری گلے پر چلا رہا ہوں، تجھے ذبح کر رہا ہوں،

فانظر ماذا تریٰ؟ میرے بیٹے تیری کیا رائے ہے....؟

کیا تجھے میں ذبح کرسکتا ہوں....؟ کیا تیرے گلے پہ چھری چلا سکتا ہوں....؟

میرے بھائیو! امتحان پیغمبر کا ہے ایک طرف پیغمبر ہے، اور دوسری طرف بھی پیغمبر ہے، باپ بھی پیغمبر ہے، اور بیٹا بھی پیغمبر ہے، دونوں پیغمبر ہیں، پیغمبر نے رو رو کر کہا.... اے اللہ! مجھے بیٹا دیدے، بیٹا مل گیا، پہلے حکم ہوا کہ اس کو جنگل میں چھوڑ دے، پھر حکم ہوا کہ اس کے گلے پہ چھری چلاؤ، ہائے! سینے پہ ہاتھ رکھ کر دیکھو، جوان بیٹا ہو، چھوٹا سا بیٹا ہو، اکلوتا بیٹا ہو، اس کے گلے پر چھری چلانے کا حکم پروردگار کر رہا ہو، کیا کرنا چاہئے....؟ پیغمبر نے جب کہا:

فانظر ماذا تریٰ

بیٹے! بتا تیری کیا رائے ہے، حفیظ جالندھریؒ سے رہا نہ گیا، وہ کہتا ہے....

بنایا، کہاں سے سواد اعظم آیا، یہ رٹ تونے لگائی ہے کہ سواد اعظم ہم ہیں.... پاکستان میں رضا خانی دس فیصد سے زائد نہیں ہیں، میں اللہ کے گھر میں بیٹھ کر خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں .... پاکستان میں رضا خانی دس فیصد سے زیادہ نہیں ہیں۔ کیوں....؟ رضا خانی وہ ہیں جو مکے اور مدینے کے امام کو کافر کہیں۔

تحریک ختم نبوت میں نیازی کا کارنامہ:

میں نے نورانی کو چیلنج کیا کراچی میں .... اور عبد الستار کو دیکھو.... جس کا جتنا لمبا طرّہ ہے، اتنی لمبی زبان ہے، وہ نیازی جو ختم نبوت کی تحریک میں ڈاڑھی منڈوا کر ایک دیگ کے اندر چھپ گیا تھا اور ضلع قصور میں پولیس نے دیگ سے نکالا تھا، ہمارے پاس وہ داڑھی منڈے ہوئے والا فوٹو بھی موجود ہے، نبی کا عشق یہ ہے اتنے بڑے عاشق ہو، کہ پولیس نظر آئی تو داڑھی پہ استرا پھیر دیا.... کیا یہ عشق ہے....؟

محمود رضوی کا دیوبندیوں پر الزام:

اور ایک وہ جو لاہور کا.... محمود رضوی.... وہ عاشق ہے جو کہتا ہے کہ جناب لاہور کی کانفرنس میں نعرۂ رسالت کے جواب میں .... دیوبندیوں نے مردہ آباد کہا، میں نے کہا رضوی صاحب! میرا عقیدہ ہے کہ نعرہ رسالت کے جواب میں اختلاف ہو سکتا ہے، کہ جواب میں زندہ آباد کہا جائے یا نعرۂ رسالت کے جواب میں محمد رسول اللہ کہا جائے.... یہ بات ہو سکتی ہے، لیکن تو اتنا جھوٹا عاشق ہے کہ تو نے ایک آدمی کو دیکھا، کہ اس نے نعرہ رسالت کے جواب میں مردہ آباد کہا اور تیرا عشق حرکت میں نہیں آیا، اس نے کہا جناب مجھے وہ آدمی نظر نہیں آیا تھا، ہم نے ضیاء الحق سے مطالبہ کیا تھا، جس مردود کو آدمی نظر نہ آئے.... اس کو رات میں چاند کیسے نظر آئے گا....؟ رویت ہلال کمیٹی کا تم نے سربراہ بنا دیا، اس کو کان پکڑ کر نیچے اتارو.... ہمارا مطالبہ مانا گیا یا نہیں....؟ (مانا گیا)

اور اب ایک گرو گھنٹال ہے انشاء اللہ وہ بھی ہٹے گا۔ اوئے جس کو آدمی نظر نہ آئے! اس کو رات میں چاند نظر آتا ہے اور چاند بھی رات کے ۱۲ بجے.... تیرے باپ نے نکالا ہے، ۱۲ بجے چاند نظر آتا ہے.... عجیب بات ہے!!!

ہمارا مطالبہ:

اور لاہور میں حجاز کانفرنس ہوئی، واویلا.... کیا واویلا....؟ کہ ہم پر سعودی عرب میں داخلہ بند ہے، سعودی عرب میں، مکہ اور مدینہ میں یہودیوں کا داخلہ بند ہے، یا عیسائیوں کا داخلہ بند ہے، یا مشرکوں کا داخلہ بند ہے.... یہ تیسری صف میں آتے ہیں۔ سعودی عرب کے اس فیصلے کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں، اور ہم سعودی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جناب! یہ دو بڑے گرو گھنٹال تھے، ان کے ماننے والے مشرک اور بھی ہیں.... پاکستان میں یہ قانون بناؤ، یہ پابندی لگاؤ کہ جس آدمی کا یہ عقیدہ ہو.... کہ مکے اور مدینے کے اماموں کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی، ان سب کا سعودی عرب میں داخلہ بند کر دیا جائے، اوئے جن کا مکے اور مدینے کے اماموں پر ایمان نہ ہو، اور ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ جب تک پاکستان میں دیوبند کے علماء موجود ہیں، مکے اور مدینے کی بے حرمتی برداشت نہیں کی جائے گی۔

خمینی اور رضا خانیوں کے عزائم ایک ہی ہیں:

اور وہ تمہارا باپ خمینی کہتا ہے کہ مکے اور مدینے کو کھلا شہر قرار دو، ایک تم کہتے ہو کہ مکے اور مدینے کو کھلا شہر قرار دو.... تا کہ ہمارا تیجہ وہاں چلے، ہمارا ساتوں وہاں چلے، ہماری گیارہویں بھی وہاں چلے، ہم کفر کے فتوی بھی وہاں لگائیں، ہم بھنگیں بھی وہاں رگڑیں، اور وہاں نشے ہوتے رہیں، اور دو ملنگ یہاں بیٹھے ہوں اور دو ملنگ وہاں بیٹھے ہوں.... اور تمہارے باپ جا کر ان سے نذرانہ وصول کریں.... نورانی صاحب! اس خواب کو بھول جاؤ اور جو تم پر پابندی لگی ہے، وہ اپنے باپ احمد رضا کی قبر پر جا کر روؤ کہ بابا جی! جس کفر کے فتوؤں کی طرف تو نے ہمیں لگایا تھا.... اس نے ہمارا بیڑہ ہی غرق کر دیا ہے اور مکے مدینے سے ہمیں دور کر دیا ہے.... اوئے مکے اور مدینے سے شیطان دور ہوتا ہے، ان سے بڑا شیطان تو دنیا میں کوئی نہیں، اوئے فیصل آباد کے....! تجھے پتہ ہونا چاہئے کہ تیرے جیسے بڑے بڑے خناس دنیا میں آئے، دیوبند کی عظمت پہ ایک داغ بھی نہیں لگا سکے، تم تو کسی باغ کی مولی نہیں ہو، تم اپنے باپ کی قبر پر جا کر روؤ، کہ بڑی تکلیف ہے، حجاز کانفرنس والے کہتے ہیں کہ سعودی عرب کا نام حجاز مقدس رکھا جائے، کیوں ....؟ سعودی عرب سے تکلیف ہوتی ہے....؟

اس لئے کہ اس نے توحید کا ٹیکہ لگایا ہے، اس نے تمہاری گیارہویاں بند کردی ہیں، ہمیں جی میلاد نہیں کرنے دیتے ، تیرے باپ نے میلاد بنائی ہے، اور تم جناب کہتے ہو سواد اعظم ہیں، اوئے دو سال ہو گئے....تم نے آسمان سر پر اٹھایا کہ ہمارے باپ احمد رضا کی تفسیر ”کنز العمال“ پر پابندی کھولو، کھلی ہے....؟ (نہیں)

اُلٹے لٹک جاؤ اُلٹے، پابندی نہیں کھل سکتی، ہم جی یوں کردیں گے، تم کرو گے کیا.... مشرک تو ہوتے ہی بزدل ہیں، میں دیوبند کے فرزندوں سے کہوں گا، کہ ڈنڈا فورس بناؤ ان مشرکوں کے لئے جہاں سے مشرک گزرے مارنا نہیں، صرف ہلانا ہے.... پاکستان میں رضا خانی دس فیصد سے زائد نہیں ہیں۔ ہاں جاہل لوگ ہیں، ان کو نہ بریلوی کا پتہ ہے، نہ دیوبندی کا پتہ ہے، یہ کہتے ہیں وہ سارے ہمارے ساتھ ہیں وہ سارے تمہارے ساتھ ہوتے تو الیکشن میں تم کبھی کے جیت گئے ہوتے، اچھا رائے ونڈ سے ان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے، میں نے کہا کہ بستر ابھی اپنا، لوٹا بھی اپنا، مصلیٰ بھی اپنا، تمہیں کیا تکلیف ہے.... کہنے لگے تکلیف تو کوئی نہیں، جو ان کے ساتھ چلا جاتا ہے دس دن کیلئے وہ ہمیں جمعرات کی روٹی نہیں دیتا۔

بریلویوں کی طرف سے رائیونڈ پر قبضہ کی کوشش ناکام:

رائیونڈ میں انہوں نے تبلیغی جماعت والوں کو بڑی گالیاں دیں، جب انہوں نے بہت زیادہ گالیاں دیں تو شہر والوں نے کہا کہ یار ان کو جا کر دیکھیں تو سہی اگر یہ گالیاں دیتے ہیں تو ان کو سمجھائیں، پھر انہوں نے شور مچایا کہ پیغمبر گو یہ گالیاں دیتے ہیں، شہر والے لوگوں نے کہا، ان کو جا کر دیکھیں تو سہی کہ اگر واقعی یہ لوگ پیغمبر گو گالیاں دیتے ہیں تو پھر ان کو سمجھائیں، بھائی گالیاں نہ دیں نبی کو، یہ کہتے تھے کہ پیغمبر گو گالیاں دیتے ہیں، وہ لوگ بے چارے گئے.... کچھ لوگ ان میں نئے نئے نوجوان تھے کالجوں کے اور یونیورسٹیوں کے، تین چار سو آدمیوں نے کہا یارو! تم چھوڑو سمجھانے کو، ہم جا کر ویسے ہی ان کے مرکز پہ قبضہ کر لیتے ہیں، یہ قبضے کے پروگرام سے چلے گئے، تین چار سو آدمی.... آپ کو تو پتہ ہے کہ رائیونڈ کے مرکز میں تو دواڑھائی ہزار آدمی ہر وقت ہوتا ہے (یہ

اس وقت کی بات ہے) ان کو پتہ چل گیا کہ یہ قبضہ کرنے آئے ہیں، وہ دواڑھائی ہزار آدمی باہر گیٹ پر آ کر کھڑے ہو گئے، یہ جب پہنچے تو انہوں نے نعرے وغیرہ بڑے لگائے، انہوں نے کہا ہم قبضہ کرنے آئے ہیں، انہوں نے کہا تشریف لایئے بھائی.... آیئے بھائی! اور کوئی ہوتے تو مقابلے میں لاٹھیاں اٹھا لیتے، انہوں نے کہا بھائی آیئے تشریف لایئے قبضہ کیجئے، آیئے قبضہ کرائیں، قبضہ کرنے والوں نے کہا.... یہ عجیب بات ہے بھائی، انہوں نے تو کوئی مداخلت نہیں کی، خیر! پیار ومحبت سے ان کو لے گئے، مرکز میں لے جا کر چائے پکائی، پہلے اور بعد میں بسکٹ شریف دیئے۔ بسکٹوں کے تو یہ ویسے ہی دشمن ہیں، بسکٹوں کے، حلوے کے، کھیر کے،.... بسکٹ وغیرہ جب کھائے تو آدھے لوگوں نے کہا کہ یار یہ تو بڑے شریف آدمی ہیں، بڑے اچھے ہیں، تو جو متعصب تھے نا چند ایک.... انہوں نے کہا جی بات سنو! تمہارا یہ جو مرکز ہے یہ تمہارا مرکز صرف دیوبندیوں کا ہے، اس لئے ہم تمہارے مخالف ہیں، تبلیغ والوں نے کہا بھائی یہاں تو سارے آدمی آتے ہیں، دیوبندی بھی آویں، بریلوی بھی آویں، اہل حدیث بھی آویں، سارے آویں.... انہوں نے کہا کہ اگر یہ سب کا مشترکہ ہے تو پھر یہاں آج ہمیں بھی رات کو تقریر کی اجازت دی جاوے.... انہوں نے سمجھا یہ بھی کوئی میلاد کانفرنس ہے.... وہاں تو مرکز میں روزانہ مغرب کے بعد بیان ہوتا ہے، تو یہاں ہمیں بھی ٹائم دیں، انہوں نے کہا بھائی مغرب کے بعد جس کا بھی بیان ہونا ہوتا ہے.... صبح کو دس بجے اس کا نام مشورہ میں آجاتا ہے، آج کے لئے تو مشورہ ہو چکا ہے، آپ رات یہاں ٹھہرو، صبح دس بجے آپ کا نام مشورہ میں دے دیں گے، تو کچھ نے کہا یار! تقریر کا موقع ملے گا، یہاں ہم نعرے وغیرہ لگائیں گے.... تو چلو اچھی بات ہے، تو جن لوگوں نے دیکھا کہ آدھے تو بدل چکے ہیں .... انہوں نے کہا کہ آدھے تو پہلے ہی بدل گئے ہیں.... اگر رات یہاں ٹھہر گئے تو سارے ہی بدل جائیں گے۔ اس لئے ہم تو کل تک نہیں ٹھہرتے، تین سو آدمی گئے تھے، ڈیڑھ سو آدمیوں نے وہاں وقت لکھوا دیا، اور رائیونڈ شہر میں آٹھ مسجدوں سے تبلیغی جماعت نکلنے لگی، انہوں نے اعلان کیا تھا کہ یہ میلاد کانفرنس ہر سال ہوا کرے گی، اس کے بعد ہوئی....؟ (نہیں)

نورانی صاحب کیوں نہیں کراتے، پیسہ تو باہر کے ملکوں سے بڑا لائے عشق رسولؐ کے

نام پر، ایک اور کانفرنس کراؤ تا کہ آٹھ جو اور مسجدیں ہیں وہ بھی آئیں، اب یہ حجاز کانفرنس بھی کی، پہلے بڑی ''کنزالایمان'' کانفرنسیں کیں، اجی پابندی ہٹاؤ، اخبار میں آیا....ہماری جنگ کسی ملک سے نہیں....(تو کسی ملک سے کر کے دیکھو!)

حجاز کانفرنس میں سعودی عرب کی بے حرمتی:

یہ ایک میرے پاس رقعہ آیا ہے، کہ حجاز کانفرنس میں بریلوی حضرات نے سعودی یہودی بھائی بھائی کے نعرے لگائے ہیں....(لعنت، بلند آواز سے)

سعودی یہودی بھائی بھائی!!....یہ کتنے افسوس کی بات ہے، کتنا دکھ ہے، ہائے! آج اس حکومت کو جو مکے اور مدینے کی خادم ہے، اور یہودیوں کی آنکھ میں کھٹک رہی ہے، آج اس حکومت کو یہودیوں کے ساتھ ملایا جارہا ہے، اور اپنے آپ کو نبی کا عاشق بھی کہا جاتا ہے۔ کہتے ہیں نبیؐ مختار کل ہے، اگر نبیؐ مختار کل ہے تو پھر شاہ فہد وہاں کیوں ہے، مکے اور مدینے پر حکومت ان لوگوں کی ہے، جو پیغمبرؐ کی توحید کے پرستار ہیں، حضورؐ نے دعا فرمائی تھی اے اللہ! میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا....نبیؐ کی دعا قبول ہو چکی ہے۔

اولیاء کی قبروں پر چادر چڑھانا ناجائز ہے:

آج لاہور میں سید علی ہجویری کے دربار پر پنجاب کا وزیر اعلیٰ آ کر چادر چڑھائے، (نواز شریف) تو ہم اس وزیر اعلیٰ سے کہتے ہیں تو مشرکوں کا وزیر اعلیٰ ہے، ہمارا وزیر اعلیٰ نہیں ہے۔ تمہیں کیا پتہ ہے، کہ جناب چادر چڑھانے کے لئے آ گیا، خواجہ علی ہجویری میرے پیغمبر سے بھی بڑا ہے....؟ اوئے چادر چڑھانا قبر پر جائز ہوتا تو صدیق اکبرؓ نبیؐ کی قبر پر چادر ضرور چڑھاتا....اگر قبر کا طواف جائز ہوتا تو ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہؓ رسولؐ کی قبر کا طواف ضرور کرتے، اگر قبر پہ چراغ جلانا جائز ہوتا....تو میرے نبی کی قبر پہ صحابہؓ ضرور چراغ چلاتے۔ اگر عرق گلاب سے غسل دینا جائز ہوتا....تو صحابہ پیغمبرؐ کی قبر کو عرق گلاب سے غسل ضرور دیتے، اگر میرے نبیؐ کی قبر پر سجدہ جائز نہیں، اگر میرے نبیؐ کی قبر پر طواف کرنا جائز نہیں، اگر میرے پیغمبر کی قبر پہ پھولوں کی چادر چڑھانا جائز نہیں....تو کائنات کا کوئی ولی، پیر اور قطب میرے پیغمبر کی قبر کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

سعودی اور پاکستانی حکومت سے مطالبہ:

پاکستان میں جگہ جگہ، کوچے کوچے میں ہم مطالبہ کریں گے سعودی حکومت اور اپنی حکومت سے کہ پاکستان میں جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مکہ اور مدینہ کے امام کافر ہیں، اس کے نصاب کو ہمارے نصاب سے علیحدہ کیا جائے، وہ مشرک ہیں، مسلمانوں کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے، اور خواجہ علی ہجویری، سلطان العارفین سلطان باہو، بابا فرید الدین گنج شکر اور بہاؤالدین ذکریا ملتانیؒ....پاکستان کی جتنی گدیاں موجود ہیں....ان گدیوں پر ان مشرکوں نے ناجائز طور پر قبضہ کر رکھا ہے، اور کسی ولی کا عقیدہ مکے اور مدینے کے اماموں کے بارے میں ایسا نہیں تھا، کہ جو عقیدہ ان مشرکوں کا ہے، اس لئے ان تمام سے گدیاں واپس لی جائیں....اس لئے کہ یہ پیروں کے دشمن بھی ہیں اور مکے مدینے کے دشمن بھی ہیں۔ میں انہیں الفاظ پر اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چار قربانیاں

بمقام:-......جامع مسجد حق نواز شہید، جھنگ

مورخہ:-.......۸ جون ۱۹۹۱ء

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چار قربانیاں

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَلَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ....اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا....

وَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ: فَلَمَّا بَلَغَ مَعَہُ السَّعْیَ قَالَ: یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی؟ قَالَ: یٰاَبَتِ افْعَلْ مَاتُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْشَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ o صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشّٰھِدِیْنَ وَالشّٰکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o

تمہید: میرے واجب الاحترام، قابل صداحترام، جھنگ کے غیور نوجوانو! جامع مسجد حق نواز شہید کے پروانو! سب سے پہلے میں آپ حضرات کو انٹرنیشنل ''حق نواز شہید کانفرنس'' کے انعقاد اور کامیابی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، آج ۸/جون ہے، اور ۲/جون کو آپ نے اسلام آباد میں ایک تاریخی نوعیت کی کانفرنس منعقد کر کے پوری دنیا کے ذرائع ابلاغ کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا ہے کہ سپاہ صحابہ پاکستان میں اہل سنت کی سب سے بڑی قوت ہے۔

میرے بھائیو! جو آیت کریمہ میں نے آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہے، اب میں اسی کی تشریح عرض کرنا چاہتا ہوں، میرے بھائیو! چونکہ یہ حج کا موسم ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی اور قرآن پاک میں جو اللہ تعالیٰ نے ان کا کئی جگہ پر ذکر فرمایا ہے ان احوال کی روشنی میں میں ان آیات کریمہ کی مختصر تشریح کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیمؑ پر چار امتحانات:

میرے بھائیو! حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ پاک کے جلیل القدر پیغمبر تھے۔ انہوں نے چار بڑے بڑے امتحانات پاس کیئے۔ یعنی اللہ نے ان سے چار بڑے امتحانات لئے، چار پرچے ڈالے گئے، ہر پرچے میں انہوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔ ہر پرچے میں وہ اعلیٰ نمبروں میں پاس ہوئے۔

حضرت ابراہیمؑ کی کامیابی کے بعد انعام:

میرے بھائیو! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان چار پرچوں کے بعد چار امتحانات میں کامیابی کے بعد اللہ تعالیٰ سے گولڈ میڈل حاصل کیا، اور جو گولڈ میڈل ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے حاصل کیا وہ بھی نرالا تھا، آپ کے ملک میں جو شخص گولڈ میڈل حاصل کرتا ہے، وہ دنیا کی دولت، پیسہ یا سونا کا کوئی تمغہ لیتا ہے، لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار امتحانات کو پاس کرنے کے بعد جو گولڈ میڈل حاصل کیا اس گولڈ میڈل کا نام محمد رسول اللہ ﷺ ہے۔

امتحان بھی بے مثال ہے، گولڈ میڈل بھی بے مثال ہے۔ کامیابی بھی بے مثال ہے۔ میرے بھائیو! حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پہلی آزمائش، دوسری آزمائش، تیسری آزمائش، چوتھی آزمائش.... ہمیں کیا سبق دیتی ہے....؟ اللہ کے پیغمبر کا اسوۂ حسنہ ہمیں کیا درس دیتا ہے....؟ اس پر ہمیں غور کرنا چاہئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پہلا امتحان:

میرے محترم دوستو! حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا وہ پیغمبر ہے، کہ جس پیغمبر کا پہلا امتحان یہ ہوا.... کہ نمرود کے دربار میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لایا گیا، نمرود کے دربار میں کس لئے لایا گیا....؟ اسلئے کہ ابراہیم علیہ السلام نے ان کے خداؤں کا ستیاناس کر دیا تھا، چھوٹے، چھوٹے خدا انہوں نے "رب واڑے" میں رکھے ہوئے تھے، اور وہ ساری قوم میلے پر چلی گئی۔

☆☆☆

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جھوٹے خداؤں کا بیڑہ غرق کر دیا:

میرے دوستو! جب ساری قوم میلے پر چلی گئی تو، حضرت ابراہیم علیہ السلام اس رب واڑے میں داخل ہو گئے، کسی کا ناک توڑ دیا، کسی کا کان توڑ دیا، کسی کا ہاتھ کاٹ دیا، اور جو ان میں سے سب سے بڑا تھا.... اس کے کندھے پر کلہاڑا رکھ دیا، اللہ تعالیٰ کو پیغمبر ابراہیم علیہ السلام کی یہ ادا اتنی پسند آئی، کہ ابراہیم علیہ السلام کس طرح رب واڑے میں گئے؟ وہاں جا کر انہوں نے کیا کیا، اور اس کے بعد پھر ان کے ساتھ کیا ہوا....؟ اللہ نے ان کی ایک ایک ادا کو قرآن پاک کی آیات میں محفوظ کر دیا.... میں واقعات کی تفصیل بیان نہیں کرنا چاہتا، میں مختصر لفظوں میں ان واقعات کی طرف اشارہ کر کے اپنا مدعیٰ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، میرے بھائیو! جس وقت قوم میلے سے واپس آئی، اور نمرود نے کہا کہ ہمارے خداؤں کا بیڑا غرق کون کر گیا ہے....؟ تو اس قوم کے لوگوں نے کہا....

قالوا سمعنا فتاً یذکرھم یقال لہ ابراھیم

کہ ایک شخص ابراہیم ہے، نوجوان۔

لفظ فتیً کی تحقیق:

میرے بھائیو! یہاں پر لفظ ہے فتیً....

"قالوا سمعنا فتی یذکرھم یقال لہ ابراھیم"

کہ ایک نوجوان ہے.... جس نے جھوٹے خداؤں کا بیڑا غرق کیا ہے.... تو معلوم ہوا کہ ایک نوجوان ہوتا ہے، وہی جھوٹے خداؤں کا بیڑہ غرق کیا کرتا ہے.... اور نوجوان ہی کفر کا مقابلہ کرتے ہیں، چاہے وہ پیغمبر ہوں، لیکن اللہ نے یہاں یہ نہیں فرمایا کہ انہوں نے کہا ہو کہ وہ ایک نبی ہے، اس نے یہ کام کیا ہے، نہیں بلکہ لفظ قرآن کے یہ ہیں کہ:

سمعنا فتیً یذکرھم یقال لہ ابراھیم!

فتیً عربی میں کہتے ہیں "ابھرتی ہوئی جوانی والے" کو، اسے لوگ ابراہیم کہتے ہیں، تو بادشاہ نے کہا کہ ابراہیم کو بلایا جائے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دربار شاہی میں لایا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ہمارے خداؤں کا ستیاناس تو نے کیا ہے....؟

تو پیغمبر نے جواب میں یہ نہیں کہا کہ میں نے نہیں کیا....اور نہ یہ فرمایا کہ میں نے ایا
بلکہ جواب میں اللہ کے رسول نے بڑی عجیب بات کہی، فرمایا، تمہارے خداؤں کو کیا ہوا
تو انہوں نے کہا کہ کسی کا ناک کٹ گیا، کسی کا بازو کٹ گیا، کسی کا پاؤں نہیں ہے، اور جو بڑا ہے ہمارے خداؤں میں....اس کے کندھے پہ کلہاڑا ہے، تو پیغمبرؑ نے جواب میں فرمایا کہ کیا تم مجھ سے پوچھتے ہو کہ تو نے یہ بیڑا غرق کیا ہے، جس کے کندھے پر کلہاڑا ہے، اسی سے پوچھو کہ تمہارا بیڑا غرق کس نے کیا؟ اور تمہارے پاس کلہاڑا کون رکھ گیا ہے اس لئے کہ آلۂ قتل جس کے پاس ہو قاتل وہی ہوتا ہے، تو جس کے پاس آلۂ قتل ہے اسی سے کیوں نہیں پوچھتے؟ کہ یہ کلہاڑا کہاں سے آیا ہے، پیغمبر اصل میں یہ گفتگو کر کے ان کے دماغ کی کھڑکیوں کو کھولنا چاہتے تھے، انہوں نے جواب میں کہا، کہ اے ابراہیم! تجھے نہیں پتہ کہ یہ جو ہمارا بڑا خدا ہے، یہ تو بولتا نہیں ہے، اس سے کیسے پوچھیں؟....تو پیغمبر نے فرمایا کہ جس خدا کو....یہ پتہ نہیں کہ میرے کندھے پر کلہاڑا کون رکھ گیا ہے، اور جس بڑے کو یہ نہیں پتہ کہ چھوٹوں کی ٹانگیں کون توڑ گیا ہے، وہ خدا تمہارا مشکل کشا کیسے؟ حاجت روا کیسے؟ پیغمبر کی گفتگو سن کر بادشاہ لاجواب ہو گیا، اور اس کے بعد بادشاہ نے چالیس میل لمبی چوڑی آگ کا پنجہ جلانے کا حکم دیا، چالیس میل لمبی چوڑی آگ آسمان سے بات کرنے والی آگ، آسمان سے گفتگو کرنے والی آگ، دھک رہی ہے، اور ابراہیم علیہ السلام کو ایک گوپھن میں ڈال کر، ایک بہت بڑے ٹوکرے میں ڈال کر، بڑے طاقت ور لوگوں کے ذریعے دھکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا۔ یہ پہلا امتحان تھا پیغمبر کا پہلی آزمائش تھی، یہ پہلا پرچہ تھا جو پیغمبر کے لئے ڈالا گیا، پیغمبر آگ میں ہے، عرش والا خدا دیکھ رہا ہے، کہ میرا نام لے کر میری کبریائی کا اعلان کر کے ایک شخص آگ میں گر رہا ہے، تو اسی کو علامہ اقبالؒ نے کہا تھا کہ....

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

عقل کہتی تھی تو جل جائے گا، عقل کہتی تھی تو راکھ ہو جائے گا، لیکن عشق یہ کہتا تھا کہ جس خدا کے نام پر میں آگ میں جانا چاہتا ہوں آگ کو جلانے کا حکم وہی دے سکتا ہے۔

آگ کا کام ہے لوہے کو پگھلا دے....آگ کا کام ہے لکڑی کو جلا دے....آگ کا کام ہے انسان کی ہڈیاں بھی جلا دے....لیکن آج پیغمبرؑ آگ میں گرتا ہے....تو عرش سے آگ کو حکم دیا جاتا ہے کہ اے آگ آج تجھے جلانے کی اجازت نہیں ہے، امتحان میں نے پیغمبر کا لیا تھا، پیغمبر تو میرے نام پر کود پڑا ہے، اور میں دھڑلے کا ہوں، میں اپنے یاروں کو، میں اپنے پیاروں کو، آگ میں جلا نہیں سکتا ہوں، اللہ نے آگ کو حکم دیا تو قرآن بول اٹھا....قرآن نے کہا:

قلنا یا نار کونی برداً وسلاماً علیٰ ابراھیم!

قرآن کہتا ہے ہم نے آگ کو حکم دیا اے آگ ٹھنڈی ہو جا، کیسی ٹھنڈی برف جیسی....؟ برف جیسی ٹھنڈی ہو جائے تو پیغمبر کو برف سے بھی تکلیف ہو گی، فرمایا نہیں....

برداً وسلاماً علیٰ ابراھیم!

اے آگ ٹھنڈی ہو جا!....ایسی ٹھنڈی کہ ایئر کنڈیشنڈ بن جا۔

تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ دھکتے ہوئے انگارے عرش سے باتیں کر رہے ہیں، لیکن ان انگاروں کو ایئر کنڈیشنڈ بنانے والا خدا ابراہیم کو اعلیٰ نمبروں میں پاس کر چکا ہے، پیغمبر کا پہلا امتحان، کیا امتحان ہے....؟ آتش نمرود میں گرنا پیغمبر اس امتحان میں بھی کامیاب ہوا، پہلا امتحان آگ میں گرنے کا حکم ہے، نبی نے چھلانگ لگائی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دوسرا امتحان:

میرے بھائیو! اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دوسرا امتحان یہ لیا ہے کہ پیغمبر کے گھر میں اولاد نہیں ہے اللہ کا نبی اللہ کے دروازے پر رو رہا ہے، نبی روتا ہے، اور رو رو کر کیا کہتا ہے....پیغمبر رو کر کہتا ہے....

رب ھب لی من الصالحین

اے اللہ! مجھے نیک بیٹا عطا فرما! نیک بچہ عطا کر،

پیغمبر کی عمر ایک سو بیس سال ہے، نبی اللہ کے دروازے پر رو رہا ہے، کہ اے اللہ! مجھے بیٹا عطا کر، تو بیوی دیوار کے پیچھے کھڑی ہے، مسکرا رہی ہے، کیا کہتی ہے....؟ تیری عمر ایک

سو بیس سال ہے، میری عمر نوے سال ہے، بیٹا کیسے ہوگا؟ یہ کہنے کی دیر تھی کہ جبرئیل امین اتر آئے....اور انہوں نے کہا.... کیوں گھبراتے ہو....؟ جو خدا آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کرسکتا ہے، وہ خدا بڑھاپے میں تمہاری جھولی بھی بیٹوں سے بھر سکتا ہے، یہ کہنے کی دیر تھی.... **فبشرنٰها باسحاق**! اور ایک آیت میں ہے کہ پیغمبر کو اسماعیل کی خوشخبری دی گئی، بعد میں اسحاق کی خوشخبری دی گئی، پیغمبر بیٹے کی خوشخبری پا کر خوش ہوتا ہے، اور خوشی سے اللہ کے دروازے پر جھک جاتا ہے، بڑھاپے میں رو رو کر بیٹا مانگا گیا، نو مہینے کے بعد بچہ پیدا ہوگیا، ہاجرہ کی گود ہری ہوگئی، جس بچہ کو پیغمبر نے رو رو کر مانگا تھا، اللہ نے حکم دیا اے پیغمبر اس بیٹے کو اس کی ماں کے ساتھ لے چلو، کہاں لے چلوں....؟ خانہ کعبہ میں لے جاؤ، عرب میں لے جاؤ، اور کعبہ کی بستی میں چھوڑ آؤ....اے اللہ! وہاں پانی نہیں ہے....فرمایا پانی نہ ہو....اے اللہ! وہاں گھاس نہیں ہے....فرمایا گھاس نہ ہو....اے اللہ! وہاں مکان نہیں ہے....فرمایا مکان نہ ہو....کہا اے اللہ! وہاں رہائش نہیں ہے....فرمایا رہائش نہ ہو.... تو قرآن نے اس واقعہ کو بیان کیا:

ربّنا انّی اسکنت من ذرّیتی بوادٍ غیر ذی زرعٍ عند بیتک المحرم!

تو اللہ نے فرمایا کہ رو کر بیٹا تو نے مانگا، "لیکن امتحان" بھی عرش سے خدا نے تیرے مقدر میں کردیا ہے، پیغمبر بیٹے کو ساتھ لیتا ہے، بیوی کو ساتھ لیتا ہے، بابل کی بستی سے مصر کی بستی سے، عراق کی بستی سے چلتا ہے، جنگلوں کا سفر کرکے مکہ پہنچتا ہے، کعبہ کے قریب صفاء ومروہ کی پہاڑی کے نیچے، ہاجرہ کو کہتا ہے، ہاجرہ! یہاں بیٹھ جا! ہاجرہ بیٹھ گئی، بچہ بیٹھ گیا، پانی کا مشکیزہ ساتھ ہے، تھوڑا سا ستو ساتھ ہے، پیغمبر بیوی کو اور بیٹے کو چھوڑ کر چلنا چاہتا ہے، بیوی نے بازو پکڑ لیا، کہ جنگل میں چھوڑ کر کہاں جاؤ گے....؟ تو پیغمبر نے اللہ کی طرف اشارہ کرکے کہا، کہ اے ہاجرہ! مجھے تو تیرے ساتھ گفتگو کی بھی اجازت نہیں ہے۔

ربّنا انّی اسکنت من ذرّیتی بوادٍ غیر ذی زرعٍ عند بیتک المحرم!

کعبہ کے پڑوس میں ایسی بستی میں، جہاں سبزہ کوئی نہیں ہے، جہاں پانی نہیں ہے، ایسی جگہ پر اللہ میری ذریت کو آباد کرنا چاہتا ہے....ابراہیم علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ میں

اللہ کے حکم سے اے ہاجرہ! تیرے ساتھ گفتگو بھی نہیں کرسکتا، تو ہاجرہ نے کہا کہ اگر حکم خدا کا ہے تو جا ابراہیم! مجھے آج تیری بھی ضرورت نہیں ہے....اس لئے کہ اگر تو خدا کے حکم کا پابند ہے تو ہاجرہ بھی خدا کے حکم کی پابند ہے....رو رو کر بیٹا مانگا اس بیٹے کے لئے کہا کہ اس کو جنگل میں چھوڑ دو، ہاجرہ صفا ومروہ کی پہاڑی کے درمیان بیٹھ گئی، اور پیغمبر سواری پر بیٹھ کر چلے گئے، ایک دن گزرا، دو دن گزرے، کوئی شخص نہیں، کوئی سبزہ نہیں، کوئی پانی نہیں، کوئی آدمی نہیں، کوئی چرند پرند نہیں، صفاء ومروہ کی پہاڑی ہے، پانی ختم ہوگیا اور تین دن گزر گئے معصوم بچہ اسماعیل پیغمبر ساتھ ہے، باپ بھی نبی ہے، بیٹا بھی نبی، جب بیٹا پیاس سے تڑپنے لگا....تو تڑپتے ہوئے بیٹے کو دیکھ کر ہاجرہ سے برداشت نہ ہوسکا....ہاجرہ بچہ کو زمین پر رکھ کر وہاں سے چلتی ہے، پہاڑی پر چلتی ہے، پھر ادھر آتی ہے، کبھی دوسری پہاڑی پر چلتی ہے، لیکن جب درمیان میں پہنچتی ہے تو اس کو پہاڑوں کے درمیان ہونے کی وجہ سے بچہ نظر نہیں آتا، تو وہاں سے وہ ذرا بھاگ کر چلتی ہے، تیزی سے چلتی ہے، عرش والا خدا اس کو دیکھ رہا ہے، کہ امتحان ہاجرہ کا بھی ہے، اور امتحان بیٹے کا بھی ہے، اور امتحان باپ کا بھی ہے، اللہ تعالیٰ کو وہ ادائیں بڑی پسند آئیں کہ بیٹا زمین پر پڑا ہے، اور ماں پہاڑ کی چوٹی پر پھر دوسرے پہاڑ کی چوٹی پر، کبھی اوپر کبھی نیچے....سات چکر لگائے، عرش والے خدا کو یہ سات چکر بڑے پسند آئے اور قرآن میں اللہ نے اس کا ذکر کیا فرمایا:

ان الصفا والمروہ من شعائر اللّٰہ!

ان پہاڑوں کو میں نے اپنی علامت بنادیا۔

اور اس کے بعد حج کے موقع پر پیغمبر پر لازم کردیا، صحابہ پر لازم کردیا، کہ جب تم حج کرنے جاؤ، تو اسی طرح جس طرح ہاجرہ چکر لگا گئی تھی، اے محمد! تجھے بھی چکر لگانے پڑیں گے، اے ابوبکرؓ! تجھے بھی چکر لگانے پڑیں گے، ہاجرہ درمیان میں پہنچ کر تیزی سے چلتی تھی، اے حاجیو! تمہیں بھی تیزی سے چلنا پڑے گا، اس لئے کہ ہاجرہ کا صفا ومروہ پر چڑھنا بھی خدا کو پسند ہے، اور مروہ پر اترنا بھی پسند ہے، جب ہاجرہ زخموں سے چور ہوگئی، دکھوں سے بھرپور ہوگئی، ہاجرہ کے پاس سوائے پریشانی کے کچھ بھی نہ رہا، اللہ کے دروازے پر ہاجرہ رونے لگی، ہاجرہ روتی ہے

،روتی ہوئی بیٹے کے پاس آتی ہے اور سوچتی ہے کہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے بیٹا دنیا سے جا چکا ہوگا، بیٹا تڑپ کے جان دے چکا ہوگا، جب ہاجرہ پریشان ہوکر آئی تو کیا دیکھتی ہے کہ بیٹا ایڑیاں رگڑتا ہے اور ان ایڑیوں سے آب زم زم کا....چشمہ نکل رہا ہے، آب زم زم کیوں نکلا ہے۔

آب زم زم کا رنگ، بو اور مزہ کیوں نہیں بدلتا....؟

اگر ایک ہاتھ کے تالاب میں پانی کھڑا کردو، جب دس دن گزریں گے تو پانی کا رنگ بدل جائے گا، ذائقہ بدل جائے گا، مزہ بدل جائے گا، لیکن آج ہزاروں سال ہوگئے ہیں، آب زمزم کا نہ رنگ بدلتا ہے، نہ ذائقہ بدلتا ہے، نہ مزہ بدلتا ہے، نہ بو بدلتی ہے، آب زم زم کیوں نہیں بدلتا....؟ اس لئے کہ زم زم کے کنویں کو ایک پیغمبر کے پاؤں کی ایڑی لگ چکی ہے۔ میرے بھائیو! نبیؑ کے پاؤں کی ایڑی پانی کو لگتی ہے تو پانی نہیں بدلتا....صدیق اکبرؓ کو نبی کا جسم لگا ہے وہ کیسے بدل گیا....؟ فاروقؓ کو محمدؐ کا جسم لگا ہے وہ کیسے بدل گیا ہے....؟ ہمارے پیغمبر سے ہزاروں سال پہلے ایک پیغمبر کی ایڑی پانی پہ لگی، پانی کا نہ رنگ بدلا نہ مزہ بدلا....لیکن محمد ﷺ کے ساتھ چودہ سو سال سے صدیقؓ سویا ہوا ہے، نبیؐ کے بعد وہ کیسے بدل گیا....؟

حج کس چیز کا نام ہے....؟

حضرت امام غزالیؒ سے پوچھا گیا کہ حج کس چیز کا نام ہے....تو امام غزالیؒ نے جواب دیا کہ:

حج ہاجرہ کی اداؤں کا نام ہے....حج اسماعیلؑ کی وفاؤں کا نام ہے....حج ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نام ہے....میرے بھائیو! یہ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کا دوسرا امتحان تھا۔ پہلا امتحان آگ میں چھلانگ لگانے کا حکم ہوا....تو پیغمبر نے فوراً چھلانگ لگادی، دوسرا امتحان یہ تھا کہ بیوی اور بچے کو بیابان جنگل میں چھوڑ آؤ، پیغمبر فوراً چلے گئے۔ میرے دوستو! پیغمبر پہلے امتحان کی طرح اس دوسرے امتحان میں بھی کامیاب ہوا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تیسرا امتحان:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیوی اور بچے وہاں چھوڑ چکے تو اللہ پاک نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو واپس بلالیا، حضرت ابراہیم واپس آگئے، حضرت

اسماعیل علیہ السلام ذرا بڑے ہوگئے، جب بچہ تھوڑا سا بڑا ہوجائے اور چلنے پھرنے لگ جائے تو بہت پیارا لگتا ہے، بچہ بڑا ہوجائے پھر اکلوتا ہو، پھر خدا سے رو رو کر مانگا گیا ہو، اور پھر وہ بھی خدا کا نبی ہو، وہ بچہ خدا کا پیغمبر بھی ہو، وہ بچہ نبوت کا تاجدار بھی ہو، تھوڑا سا بڑا ہوا، چلنے پھرنے لگا، تو ایک دن اسی بچے کو خواب آیا....کیا خواب آیا، بیٹے کو بھی خواب آیا، باپ کو بھی خواب آیا، اور اس خواب کا ذکر اللہ نے قرآن میں بھی بیان کیا کہ:

فلمّا بلغ معه السّعى قال يا بُنىَّ انّى ارىٰ فى المنام

ایک دن ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اسماعیل بیٹا تو مجھے پیارا لگتا ہے، لیکن آج میں کیا کروں، کیونکہ پیغمبر کا خواب بھی وحی ہوتا ہے، ابھی خواب میں میں نے دیکھا، کہ تو نیچے لیٹا ہوا ہے اور تیرے گلے پہ ابراہیم چھری چلا رہا ہے، اے بیٹے! تیری کیا رائے ہے....؟ قرآن نے اس کا پورا نقشہ کھینچا ہے....**فلما بلغ معه السعى**....اسماعیل علیہ السلام ذرا بڑے ہوگئے، **قال يابنى!** حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے بیٹے!....

انّى ارىٰ فى المنام میں نے خواب میں دیکھا....کیا دیکھا....؟

انّى اذبحك کہ میں چھری لے کر تیری گلے پر چلا رہا ہوں، تجھے ذبح کر رہا ہوں،

فانظر ماذا ترىٰ؟ میرے بیٹے تیری کیا رائے ہے....؟

کیا تجھے میں ذبح کرسکتا ہوں....؟ کیا تیرے گلے پہ چھری چلا سکتا ہوں....؟

میرے بھائیو! امتحان پیغمبر کا ہے ایک طرف پیغمبر ہے، اور دوسری طرف بھی پیغمبر ہے، باپ بھی پیغمبر ہے، اور بیٹا بھی پیغمبر ہے، دونوں پیغمبر ہیں، پیغمبر نے رو رو کر کہا....اے اللہ! مجھے بیٹا دیدے، بیٹا مل گیا، پہلے حکم ہوا کہ اس کو جنگل میں چھوڑ دے، پھر حکم ہوا کہ اس کے گلے پہ چھری چلاؤ، ہائے! سینے پہ ہاتھ رکھ کر دیکھو، جوان بیٹا ہو، چھوٹا سا بیٹا ہو، اکلوتا بیٹا ہو، اس کے گلے پر چھری چلانے کا حکم پروردگار کر رہا ہو، کیا کرنا چاہئے....؟ پیغمبر نے جب کہا:

فانظر ماذا ترىٰ

بیٹے! بتا تیری کیا رائے ہے، حفیظ جالندھریؒ سے رہا نہ گیا، وہ کہتا ہے....

پدر بولا کہ بیٹا رات میں نے خواب دیکھا ہے
کتابِ زندگی کا اک نرالا باب دیکھا ہے
یہ دیکھا ہے کہ خود میں آپ، تجھ کو ذبح کرتا ہوں
خدا کے حکم سے تیرے لہو سے ہاتھ بھرتا ہوں

ہائے! بیٹے نے چیخ کر کہا.... ابا جان! آپ نے خواب دیکھا ہے، جلدی کرو، اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہو جائے، معصوم بیٹا کہتا ہے ابا جان! جلدی کرو، باپ چھری لایا ہے، بیٹے کو زمین پر لٹایا ہے، حاجی جہاں جا کر قربانیاں کرتے ہیں، مقامِ نحر پر بیٹے کو زمین پر لٹایا گیا ہے، باپ چھری چلاتا ہے، بیٹے کے گلے پر چھری چلاتا ہے، باپ نے بیٹے کا منہ اوپر کر رکھا ہے، چند منٹوں کے بعد، بیٹا اوپر منہ کرتا ہے تو باپ نے کہا کہ بیٹا منہ نیچے کر لو، کیوں....؟ اس لئے کہ بیٹا تو زمین پر لیٹا ہے، میں بیٹھا ہوں، میرے ہاتھ میں چھری ہے، حکم اللہ کا ہے، شیطان نے آکر وسوسہ ڈالا، مائی ہاجرہ کے دل میں.... ہاجرہ! تو نے بیٹے کو سرمہ ڈال دیا، کپڑے پہنا کر تیار کر دیا، تجھے پتہ ہے کہ ابراہیم بیٹے کو کہاں لے گیا....؟ ہاجرہ نے پوچھا کہ کہاں لے گیا....؟ تو ابلیس نے جواب دیا کہ ابراہیم بیٹے کے گلے پر چھری چلانے گیا ہے، ہاجرہ نے کہا کہ چھری کیوں چلے گی....؟ ابلیس نے کہا کہ ابراہیم کہتا ہے کہ اللہ کا حکم ہے، ہاجرہ نے کہا کہ اگر اللہ کا حکم ہے تو پھر مجھ سے غلطی ہو گئی ہے، پھر تو مجھے بھی ساتھ جانا چاہئے تھا، تاکہ میں بیٹے کے ہاتھ پکڑ لیتی، میں بازو پکڑ لیتی، میں پاؤں پکڑ لیتی، اور میرا خاوند چھری چلاتا، میں بھی امتحان میں پاس ہو جاتی، وہ بھی امتحان میں پاس ہو جاتا، بیٹا بھی امتحان میں پاس ہو جاتا۔ میرے بھائیو! توجہ کیجئے! بیٹا زمین پر لیٹا ہوا ہے باپ چھری چلا رہا ہے، گلے پہ، آنکھوں کے ساتھ آنکھیں ٹکراتی ہیں، بیٹے نے کہا کہ ابا جان میں منہ نیچے کرتا ہوں میں منہ زمین کی طرف کرتا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ میری آنکھ تمہاری محبت کی آنکھ سے ٹکرا جائے اور چھری چلانے میں تاخیر نہ ہو جائے، ہائے! بیٹے نے زمین کی طرف منہ کر لیا، باپ چھری چلاتا ہے.... اوپر بھی نبی ہے.... نیچے بھی نبی ہے.... درمیان میں چھری ہے.... چھری کا کام کاٹنا ہے ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے، لیکن آج چھری چلتی کیوں

نہیں....؟ جس طرح آگ کا کام جلانا تھا، اللہ نے آگ کو روک دیا تھا، کہ میرے ابراہیم کو مت جلاؤ، اسی طرح چھری کا کام کاٹنا ہے، آج چھری کو حکم ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کو کاٹنا نہیں ہے، ٹکڑے ٹکڑے نہیں کرنا، ذبح نہیں کرنا تو.... ابراہیمؑ پورا زور لگانے کے بعد.... ابراہیمؑ اپنی قوت آزمانے کے بعد.... ابراہیمؑ چھری چلانے کے بعد.... پوچھتا ہے کہ چھری تو چلتی کیوں نہیں....؟ تیرا کام تو کاٹنا تھا، تیرا کام تو ٹکڑے ٹکڑے کرنا تھا، ساری زندگی تو کاٹتی رہی، لیکن آج تجھے کیا ہو گیا....؟ چھری جواب میں کہتی ہے کہ ابراہیم! میں کس کی بات مانوں.... جلیل کا حکم ہے کہ کاٹنے کی اجازت نہیں ہے، اسماعیل کی آنکھیں بندھی ہیں، ابراہیم کی آنکھیں بندھی ہیں، چند منٹوں کے بعد دیکھا کہ اسماعیل کی جگہ ایک جنت کا دنبہ لاکر رکھا گیا ہے، اور چھری اس دنبہ کے گلے پر چل گئی ہے۔ قرآن پاک نے کیا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے.... فلمّا بلغ معه السّعی قال یا بُنی انّی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ قال :یآابت افعل ماتؤمر.. بیٹے نے کہا ابا جان جلدی کرو جو حکم خدا نے دیا ہے، اس میں تاخیر نہ کرو، کیونکہ ستجدنی انشآء اللّٰه من الصّابرین مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ فلمآ اسلما وتلّه للجبین

اور اسماعیل کو جبین کے بل زمین پر لٹا دیا.... اور ذبح کرنا شروع کر دیا،

وفدیناه بذبح عظیم

اور اس کے بدلے ایک دنبہ خدا نے جنت سے لاکر رکھ دیا، قرآن نے اسی کو آگے جا کر کہا....

انّ هذا لهو البلآء المبین. وفدینٰه بذبح عظیم

اللہ نے فرمایا: اے ابراہیم! تو نے میرے حکم پر بیٹے کے گلے پر چھری چلانے کا ارادہ کر لیا، اگر چھری آج چل جاتی پھر قیامت تک عیدالاضحیٰ کے موقع پر ہر باپ اپنے بیٹے کے گلے پر چھری چلاتا.... ابراہیمؑ مجھے پتہ تھا کہ پاکستان کی قوم تو بکرے قربان نہیں کرے گی، پاکستان کی قوم تو اونٹ قربان نہیں کرے گی.... بیٹا کیسے قربان کرے گی؟ اے ابراہیم! تم سر اٹھاؤ، تم کامیاب ہو گئے ہو، تم نے امتحان میں گولڈ میڈل حاصل کر لیا ہے۔ میں نے تجھے کہا کہ.... آگ میں کود جا.... تو آگ میں کود پڑا.... میں نے کہا کہ بچے کو جنگل میں چھوڑ

پدر بولا کہ بیٹا رات میں نے خواب دیکھا ہے
کتابِ زندگی کا اک نرالا باب دیکھا ہے
یہ دیکھا ہے کہ خود میں آپ، تجھ کو ذبح کرتا ہوں
خدا کے حکم سے تیرے لہو سے ہاتھ بھرتا ہوں

ہائے! بیٹے نے چیخ کر کہا....ابا جان! آپ نے خواب دیکھا ہے، جلدی کرو، اللہ کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہو جائے، معصوم بیٹا کہتا ہے ابا جان! جلدی کرو، باپ چھری لایا ہے، بیٹے کو زمین پر لٹایا ہے، حاجی جہاں جا کر قربانیاں کرتے ہیں، مقام نحر پر بیٹے کو زمین پر لٹایا گیا ہے، باپ چھری چلاتا ہے، بیٹے کے گلے پر چھری چلاتا ہے، باپ نے بیٹے کا منہ اوپر کر رکھا ہے، چند منٹوں کے بعد، بیٹا اوپر منہ کرتا ہے تو باپ نے کہا کہ بیٹا منہ نیچے کرلو، کیوں....؟ اس لئے کہ بیٹا تو زمین پر لیٹا ہے، میں بیٹھا ہوں، میرے ہاتھ میں چھری ہے، حکم اللہ کا ہے، شیطان نے آکر وسوسہ ڈالا، مائی ہاجرہ کے دل میں.... ہاجرہ! تو نے بیٹے کو سرمہ ڈال دیا، کپڑے پہنا کر تیار کر دیا، تجھے پتہ ہے کہ ابراہیم بیٹے کو کہاں لے گیا....؟ ہاجرہ نے پوچھا کہ کہاں لے گیا....؟ تو ابلیس نے جواب دیا کہ ابراہیم بیٹے کے گلے پر چھری چلانے گیا ہے، ہاجرہ نے کہا کہ چھری کیوں چلے گی....؟ ابلیس نے کہا کہ ابراہیم کہتا ہے کہ اللہ کا حکم ہے، ہاجرہ نے کہا کہ اگر اللہ کا حکم ہے تو پھر مجھ سے غلطی ہوگئی ہے، پھر تو مجھے بھی ساتھ جانا چاہئے تھا، تاکہ میں بیٹے کے ہاتھ پکڑ لیتی، میں بازو پکڑ لیتی، میں پاؤں پکڑ لیتی، اور میرا خاوند چھری چلاتا، میں بھی امتحان میں پاس ہو جاتی، وہ بھی امتحان میں پاس ہو جاتا، بیٹا بھی امتحان میں پاس ہو جاتا۔ میرے بھائیو! توجہ کیجئے! بیٹا زمین پر لیٹا ہوا ہے باپ چھری چلا رہا ہے، گلے پہ، آنکھوں کے ساتھ آنکھیں ٹکراتی ہیں، بیٹے نے کہا کہ ابا جان میں منہ نیچے کرتا ہوں میں منہ زمین کی طرف کرتا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ میری آنکھ تمہاری محبت کی آنکھ سے ٹکرا جائے اور چھری چلانے میں تاخیر نہ ہو جائے، ہائے! بیٹے نے زمین کی طرف منہ کرلیا، باپ چھری چلاتا ہے....اوپر بھی نبی ہے....نیچے بھی نبی ہے....درمیان میں چھری ہے....چھری کا کام کاٹنا ہے ٹکڑے ٹکڑے کرنا ہے، لیکن آج چھری چلتی کیوں

نہیں....؟ جس طرح آگ کا کام جلانا تھا، اللہ نے آگ کو روک دیا تھا، کہ میرے ابراہیم کو مت جلاؤ، اسی طرح چھری کا کام کاٹنا ہے، آج چھری کو حکم ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کو کاٹنا نہیں ہے، ٹکڑے ٹکڑے نہیں کرنا، ذبح نہیں کرنا تو....ابراہیمؑ پورا زور لگانے کے بعد.... ابراہیمؑ اپنی قوت آزمانے کے بعد....ابراہیمؑ چھری چلانے کے بعد.... پوچھتا ہے کہ چھری تو چلتی کیوں نہیں....؟ تیرا کام تو کاٹنا تھا، تیرا کام تو ٹکڑے ٹکڑے کرنا تھا، ساری زندگی تو کاٹتی رہی، لیکن آج تجھے کیا ہوگیا....؟ چھری جواب میں کہتی ہے کہ ابراہیم! میں کس کی بات مانوں....جلیل کا حکم ہے کہ کاٹنے کی اجازت نہیں ہے، اسماعیل کی آنکھیں بندھی ہیں، ابراہیم کی آنکھیں بندھی ہیں، چند منٹوں کے بعد دیکھا کہ اسماعیل کی جگہ ایک جنت کا دنبہ لا کر رکھا گیا ہے، اور چھری اس دنبہ کے گلے پر چل گئی ہے۔ قرآن پاک نے کیا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے....**فلمّا بلغ معه السّعی قال یا بُنی انّی اریٰ فی المنام انّی اذبحک فانظر ماذا تریٰ قال یآابت افعل ماتؤمر..** بیٹے نے کہا ابا جان جلدی کرو جو حکم خدا نے دیا ہے، اس میں تاخیر نہ کرو، کیونکہ **ستجدنی انشآء اللّٰہ من الصّابرین** مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ **فلمآ اسلما وتلّه للجبین**

اور اسماعیل کو جبین کے بل زمین پر لٹادیا....اور ذبح کرنا شروع کر دیا،

وفدیناه بذبح عظیم

اور اس کے بدلے ایک دنبہ خدا نے جنت سے لا کر رکھ دیا، قرآن نے اسی کو آگے جا کر کہا....

انّ ھذا لھو البلآء المبین. وفدینٰہ بذبح عظیم

اللہ نے فرمایا: اے ابراہیم! تو نے میرے حکم پر بیٹے کے گلے پر چھری چلانے کا ارادہ کرلیا، اگر چھری آج چل جاتی پھر قیامت تک عیدالاضحیٰ کے موقع پر ہر باپ اپنے بیٹے کے گلے پر چھری چلاتا....ابراہیمؑ مجھے پتہ تھا کہ پاکستان کی قوم تو بکرے قربان نہیں کرے گی، پاکستان کی قوم تو اونٹ قربان نہیں کرے گی.... بیٹا کیسے قربان کرے گی؟ اے ابراہیم! تم سر اٹھاؤ، تم کامیاب ہو گئے ہو، تم نے امتحان میں گولڈ میڈل حاصل کرلیا ہے۔ میں نے تجھے کہا کہ....آگ میں کود جا....تو آگ میں کود پڑا....میں نے کہا کہ بچے کو جنگل میں چھوڑ

دے تو نے بچے کو جنگل میں چھوڑ دیا.... میں نے کہا کہ بیٹے کے گلے پر چھری چلا تو چھری چلانے کے لئے تیار ہو گیا۔ اے ابراہیمؑ! تو نے تین امتحان میرے دروازے پر پاس کئے، اور اعلیٰ نمبروں میں پاس کئے، لہٰذا میں نے تجھے فرسٹ ڈویژن دے دی، میں نے تجھے اعلیٰ نمبر دیدیئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چوتھا امتحان: میرے بھائیو! حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چوتھا امتحان یہ ہوا.... کہ اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم تو اپنے بچے کو لے کر کعبہ میں آجا، اور میرے گھر کو تعمیر کر، میرے گھر کو کھڑا کر، ابراہیم اپنے بیٹے کو لے کر کعبہ کی تعمیر کرنے کے لئے آرہا ہے، اسماعیل اینٹیں اٹھا کر دیتا ہے، اور ابراہیم علیہ السلام اینٹیں لگا رہا ہے، اور قرآن نے کہا:

واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیمO

بیٹا اینٹیں اٹھا رہا ہے، باپ اینٹیں لگا رہا ہے، چار امتحان ابراہیم علیہ السلام نے پاس کر لئے....

امتحانات میں کامیابی پر انعام: چاروں امتحانوں کے بعد ابراہیم علیہ السلام نے کہا.... اے اللہ! میری دعا قبول کر.... اللہ تعالیٰ نے فرمایا دعا ایک نہیں.... آج تو جو مانگے گا.... میں تجھے دوں گا، میں نے چاروں امتحانوں میں تجھے اعلیٰ نمبروں میں پاس کر دیا ہے، ابراہیمؑ کیا مانگتا ہے....؟ مانگ جو مانگتا ہے، تو اللہ کے پیغمبر ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی دیواروں کے نیچے کھڑے ہو کر.... خدا کے سامنے دعا مانگی.... آمین اسماعیل نے کہی.... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا یہ کی....

ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم

اے اللہ! میں تجھ سے دولت نہیں مانگتا، تیرے سے پیسہ نہیں مانگتا، تیرے سے سونا چاندی اور پلاٹ نہیں مانگتا، اے اللہ! میں چار امتحانوں میں پاس ہوا، کامیاب ہوا، لہٰذا اس انعام میں تجھ سے ایک چیز مانگتا ہوں.... کہ جس محمد ﷺ کو تو نے آخر الزماں نبی بنا کر بھیجنا ہے، اس کو میری اولاد میں پیدا کر دے....!!

چار امتحانوں میں کامیاب ہونے کے بعد گولڈ میڈل ابراہیم علیہ السلام نے محمد رسول اللہ کی شکل میں طلب کیا، اور اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور محمد رسول اللہ کو ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں پیدا فرمایا۔

میرے بھائیو! میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ چار امتحان پیغمبر نے پاس کئے چاروں امتحانوں میں گھر نہیں دیکھا، اولاد نہیں دیکھی، رشتہ دار نہیں دیکھے، کچھ نہیں دیکھا، بلکہ صرف خدا کی رضامندی کو دیکھا، صرف خدا کی خوشنودی کو دیکھا اور کعبہ کو آباد کیا، ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ.... بیٹے اسماعیل کے پاؤں کے تلووں سے پانی کا چشمہ نکل آیا، کیوں نکلا....؟ اس لئے کہ اسماعیل کی اولاد میں محمد رسول اللہ ﷺ نے پیدا ہونا تھا، اور اس کے قدموں سے اسی جگہ پر ہدایت کے چشمے کو جاری ہونا تھا، ایک نبی کے پاؤں سے پانی کا چشمہ نکلا.... ہائے! آج تک موجود ہے، اور محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں سے اسی مکہ کی سرزمین پر ہدایت کے چشمے نکلے، ہدایت کے چشمے کملی والے کے قدموں سے نکلے۔ پانی کے چشمے اسماعیل علیہ السلام کے قدموں سے نکلے تقریباً چوالیسویں پشت میں محمد رسول اللہ ﷺ کے دادا اسماعیل بنتے ہیں۔ یہ بھی دیکھئے.... کہ ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے، ایک بیٹے کا نام اسماعیل ہے، ایک بیٹے کا نام اسحاق ہے، اسحاق کے بیٹے یعقوب، یعقوب کے بیٹے یوسف ہیں، یہ پیغمبروں کا سلسلہ نسب ہے، اور یعقوب کو عربی زبان میں ''اسرائیل'' کہتے ہیں، عربی زبان میں یعقوب پیغمبر کا نام اسرائیل ہے، اور بنی اسرائیل کا معنی ہے یعقوب علیہ السلام کی اولاد.... تو اب آپ دیکھئے کہ حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں اٹھارہ ہزار پیغمبر پیدا ہوئے، اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں محمد رسول اللہ پیدا ہوئے، اللہ تعالیٰ نے ابراہیم پیغمبر کو کتنا کامیاب کیا.... اور یہ دعا قبول کی....

ربنا انی اسکنت من ذریتی بوادٍ غیر ذی زرعٍ عند بیتک المحرم

اے اللہ! میری اولاد کو اسی شہر میں آباد کر۔

آج جو مکہ مدینہ کی عربی آبادی ہے، وہ ساری حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہے، اور بکر بن وائل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کا چشم و چراغ تھا، جس کی اولاد

میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا کیا.... یہ وہ چار امتحانات تھے، جن میں اللہ کے پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کامیاب ہوئے۔

میرے بھائیو! سپاہ صحابہ کے رضا کارو، میں آپ کے سامنے پیغمبروں کے واقعات اس لئے دہراتا ہوں تاکہ آپ کو پتہ چل جائے کہ جہاں اللہ کا حکم ہوتا ہے.... جہاں پیغمبر کا حکم ہوتا ہے، جہاں خدا کی مشیت ہوتی ہے، وہاں سب کچھ لٹا کر بھی اللہ کے دین کو سینے سے لگایا جاتا ہے، اولاد کی کوئی حقیقت نہیں ہے.... آپ نے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کی کوئی پرواہ نہیں کی، بلکہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کی، آگ میں گرنے کا حکم ہوا، آگ میں چھلانگ لگادی، جان کے بعد انسان کو اولاد سب سے زیادہ دوسرے نمبر پر پیاری ہوتی ہے، لیکن پیغمبر علیہ السلام نے اولاد کی بھی قربانی کردی۔ انسان کو مال بھی بہت پیارا ہوتا ہے، لیکن ابراہیمؑ نے مال کو بھی کعبہ کی تعمیر پہ لگادیا۔

میرے بھائیو! پیغمبر ابراہیم علیہ السلام کے اسوہ نے مجھے اور تجھے بتادیا کہ جب دین کا معاملہ آئے جب شریعت کا معاملہ آئے، جب رسول اللہ ﷺ کی ناموس کا معاملہ آئے، جب محمدؐ کے دین کا معاملہ آئے.... تو اس وقت نہ تمہیں جان کا خیال کرنا ہوگا، نہ تمہیں مال کا خیال کرنا ہوگا، نہ اپنی اولاد کا خیال کرنا ہوگا۔ میرے بھائیو! انبیاء کے مشن پر چلنے والا.... وہی انسان ہے کہ جو سب کچھ لٹا کے پیغمبر کے دین کو سربلند کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن"

❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہل بیت کون ہیں؟

بمقام:-..................نمک منڈی، پشاور

مؤرخہ:-..................۹محرم الحرام

❁❁❁

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اہل بیت کون ہیں؟

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَلَا نَظِيْرَلَهٗ وَلَا وَزِيْرَ لَهٗ وَلَا مُشِيْرَلَهٗ وَلَا مُعِيْنَ لَهٗ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ.... اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰى كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا....

وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْكَلَامِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ: اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ....

وقال النبیّ ﷺ: سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ....

وقَال النبیّ ﷺ: رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ....

وقَال النبیّ ﷺ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ....

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۝

تمہید: میرے واجب الاحترام قابل صداحترام علمائے کرام! انجمن سپاہ صحابہ اور انجمن تبلیغ قرآن وسنت کے غیور نوجوانوں اور دوستو! مجھے بڑی خوشی ہے کہ آج ۹ رمحرم الحرام کو نمک منڈی کی عظیم جامع مسجد میں پشاور شہر میں آپ بہت بڑی تعداد میں ہماری معروضات سننے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

میرے دوستو! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کے سامنے آج ''اہل بیت'' کے موضوع پر اپنی معروضات پیش کروں، اور آپ کو یہ بتایا جائے کہ اہل بیت کس کو کہتے ہیں؟ اہل بیت کون ہیں؟

اہل بیت کن کو کہا جاتا ہے؟ میرے دوستو! آج اگر میں آپ سے سوال کروں ....کہ اسلام کی تاریخ میں شہید کتنے ہیں؟ تو آپ اس کا جواب نہیں دے سکتے....آپ یہ سمجھیں گے کہ اسلام کی تاریخ میں صرف ایک شہید ہے، جن کی شہادت کا دن دس محرم ہے اور کوئی شہید نہیں۔ اگر میں آپ سے یہ پوچھوں کہ حضورؐ کے اہل بیت کس کو کہتے ہیں؟ آپ اہل بیت کی صحیح تعریف نہیں سمجھ سکتے....اگر میں آپ سے یہ پوچھوں کہ حضور علیہ السلام کے نواسے کتنے ہیں؟ تو اتنے بڑے اجتماع میں نبی علیہ السلام کے نواسوں کی تعداد کوئی نہیں بتا سکتا۔ کتنے بڑے افسوس کی بات ہے! کہ آپ کا دشمن کتنا عیار ہے، آپ کا دشمن اتنا بدمعاش ہے، آپ کا دشمن اتنا چالاک ہے، کہ اس نے آپ کے ذہن میں یہ بات ڈال دی ہے کہ اسلام کی تاریخ میں شہادت صرف دس محرم کو ہے اور کوئی شہادت نہیں، اگر اور کسی شہادت کو بھی آپ تسلیم کرتے ہیں اور کسی شہادت کی مظلومیت کی داستان بھی آپ کے سامنے بیان ہوتی....اور کسی مظلومیت والے صحابی کا ذکر بھی آپ کرتے، تو یقیناً ۱۸ر ذوالحجہ کو مدینہ کے مظلوم عثمان غنیؓ کی شہادت کے دن بھی آپ اسی طرح جمع ہوتے.... حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ کی شہادت یکم محرالحرام کو ہوئی، اس تاریخ کو بھی آپ اسی طرح جمع ہوتے، حضرت حمزہؓ کی شہادت ۱۷ر شوال کو ہوئی.... آپ اس تاریخ کو بھی اسی طرح جمع ہوتے، حضرت حمزہ تاریخ اسلام کا وہ شہید ہے، جس کو زبان نبوت سے ''سید الشہداء'' کا لقب ملا۔ حضرت حمزہؓ کو رسول اللہ نے سید الشہداء فرمایا۔ ان کی شہادت پر نہ سنی کو تکلیف ہو، نہ ذاکر کو تکلیف ہو، نہ مولوی کو تکلیف ہو، نہ پیر کو تکلیف ہو، نہ آپ کو تکلیف ہو، جس نبیؐ کے چچا کی نعش کے بارہ ٹکڑے، احد کے پہاڑوں پر بکھیر دیئے گئے....اس حمزہؓ کی شہادت کا پتہ نہیں۔

اسلام کی تاریخ شہداء سے بھری پڑی ہے: میرے دوستو! اسلام کی پوری تاریخ شہیدوں سے بھری پڑی ہے۔

حضور علیہ السلام کے تیئس سالہ دور نبوت میں ....(۲۵۶) صحابی شہید ہوئے۔ خلافت راشدہ کے پچاس سالہ دور میں (۲۷۰۰۰) صحابی شہید ہوئے۔ بدر کے میدان میں

(۱۴) صحابی شہید ہوئے۔احد کے میدان میں (۷۰) صحابی شہید ہوئے۔حنین کے معرکے میں (۱۳) صحابی شہید ہوئے۔تبوک کے سفر میں (۱۲) صحابی شہید ہوئے۔خندق کی وادی میں (۱۹) صحابی شہید ہوئے۔بیر معونہ پہ (۶۷) صحابی شہید ہوئے۔متفرق طور پر (۵۶) صحابی شہید ہوئے۔بنی لحیان کے قبیلے میں (۱۰) صحابی شہید ہوئے۔یہ شہید ہیں اسلام کی تاریخ میں اگر ان شہیدوں میں آپ ایک ایک شہید کی یاد میں جلسے کریں، پورا سال انہی شہیدوں کو خراج تحسین پیش کرنے پہ گزر جائے گا۔

ہادیٔ سبلؐ کے اہل بیت کن کو کہا جاتا ہے؟:

میرے بھائیو! یہ پہلا مسئلہ تھا.... کہ اسلام کی تاریخ میں شہید ایک ہے یا اور بھی....؟ دوسرا مسئلہ.... کہ حضور علیہ السلام کی اہل بیت کس کو کہا جاتا ہے....؟ اہل بیت عربی زبان کا لفظ ہے، عربی زبان میں اہل بیت کا معنی ''گھر والے''....! فارسی میں کہتے ہیں ''اہل خانہ''....!! اردو میں کہا جاتا ہے گھر والے....!! میں آپ سے پوچھتا ہوں آپ کے گھر والوں کا کیا حال ہے، تو اس سے مراد آپ کی بیوی ہوگی، آپ کے بچے ہوں گے۔اس سے مراد کبھی نواسے نہیں ہوتے، میں آپ سے پنجابی میں پوچھوں.... ''اوتہاڈے گھر والیاں دا کی حال اے؟''.... میں اردو میں پوچھوں ''تیرے گھر والوں کا کیا حال ہے؟'' تو آپ اس سے مراد اپنی بیوی لیں، اپنے بچے لیں، میں آپ سے فارسی میں پوچھوں کہ آپ کے اہل خانہ کا کیا حال ہے....تو اس سے مراد آپ کی بیوی ہو، آپ کے بچے ہوں، لیکن یہی لفظ جب آپ عربی میں استعمال کریں.... ''اہل بیت'' کا لفظ بولیں....تو اس سے مراد نبیؐ کی بیوی نہ ہو، بلکہ اس سے مراد نبیؐ کے نواسے ہوں، بیویاں بھول جائیں، نبیؐ کی بیٹیاں بھول جائیں، نبیؐ کے بیٹے بھول جائیں، یہ پروپیگنڈہ ہے، جو رافضیوں کی طرف سے آپ کے اوپر مسلط کیا گیا ہے.... کہ اہل بیت کا لفظ بولو نبی کا نواسہ مراد لو، نہ اس میں کسی بیوی کا ذکر ہو، نہ پیغمبرؐ کی کسی بیٹی کا ذکر ہو، نہ نبی کے کسی بیٹے کا ذکر ہو، اس سے بڑی ستم ظریفی اور اس سے بڑی جہالت کیا ہوگی....؟ کہ آج دنیا کا نوے کروڑ (۹۰۰۰۰۰۰۰۰) مسلمان ہے ''اہل بیت'' کا لفظ بول کر.... عائشہؓ کو بھلا دے.... خدیجہؓ کو بھلا دے.... صفیہؓ کو بھلا دے....

میمونہؓ کو بھلا دے.... ام حبیبہؓ کو بھلا دے.... ام سلمہؓ کو بھلا دے.... پیغمبرؐ کی بیویوں کو بھلا کر.... تیسرے درجے پہ، نبیؐ کے نواسوں کا ذکر اہل بیت میں کرے، اور نبیؐ کی بیٹیوں کا اور پیغمبرؐ کی بیویوں کا ذکر نہ کرے، اس سے بڑی قرآن سے عدم واقفیت کیا ہو سکتی ہے....؟ کہ قرآن پاک میں تیرہ جگہ پر اہل بیت کا لفظ ہے، اور تیرہ جگہ پہ ہی اہل بیت سے مراد پیغمبروں کی بیویاں ہیں۔ جب ہم اہل بیت کا لفظ بولیں گے....تو سب سے پہلے نبیؐ کی بیویاں مراد ہوں گی۔ایک بات میں مسئلے کی آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں، آپ کو معلوم ہے.... میں ٹوٹکے بیان کرنے کا عادی نہیں ہوں، نہ میں من گھڑت کہانیاں بیان کرتا ہوں۔توجہ سے میری بات سمجھیں۔حضرت خدیجہؓ پیغمبر کی اہل بیت ہیں۔پیغمبرؐ کی گیارہ بیویاں نبیؐ کی اہل بیت ہیں، وہ گیارہ بیویاں کون سی ہیں؟....

ازواج مطہرات کے اسمائے گرامی:

خدیجۃ الکبریٰؓ نبی کی اہل بیت ہے۔ عائشہ صدیقہؓ نبی کی اہل بیت ہے۔ حفصہؓ بنت عمرؓ نبی کی اہل بیت ہے۔صفیہؓ بنت حیی نبی کی اہل بیت ہے۔زینب بنت جحشؓ نبی کی اہل بیت ہے۔ام سلمہؓ نبی کی اہل بیت ہے۔میمونہ بنت حارثؓ نبی کی اہل بیت ہے۔ام حبیبہؓ رملہ بنت ابی سفیانؓ نبی کی اہل بیت ہے۔جویریہؓ پیغمبرؐ کی اہل بیت ہے۔ریحانہؓ نبی کی اہل بیت ہے۔ماریہ قبطیہؓ نبی کی اہل بیت ہے۔یعنی پیغمبر کی بیوی پیغمبرؐ کی اہل بیت ہے....! یعنی گھر والی ہے۔تو جب ''اہل بیت'' کا لفظ بولیں گے....تو سب سے پہلے بیوی مراد ہوگی؛ اور اس کے بعد پیغمبرؐ کے بیٹوں کا ذکر کریں گے۔گھر والوں میں....نبیؐ کا دوسرے نمبر پر بیٹا قاسمؓ آئے گا۔جو پیغمبرؐ کا سب سے بڑا بیٹا ہے۔وہ نبیؐ کا اہل بیت ہے۔دوسرا بیٹا طیب طاہرؓ ہے وہ بھی نبیؐ کا اہل بیت ہے۔تیسرا بیٹا ابراہیمؓ ہے وہ بھی نبیؐ کا اہل بیت ہے۔تیسرے نمبر پر پیغمبرؐ کی بیٹیاں.... نبی کی اہل بیت ہیں۔لیکن نبی کی بیٹیاں، نبی کی اہل بیت مجازی طور پر ہیں۔حقیقی طور پر نہیں، اس لئے کہ ہر عورت اپنے خاوند کی اہل بیت ہوتی ہے۔نبیؐ کی بیویاں نبیؐ کی اہل بیت ہیں۔نبی کی بیٹیاں اپنے خاوندوں کی اہل بیت ہیں۔چنانچہ....پیغمبرؐ کی بیٹی زینبؓ اپنے خاوند ابوالعاص ابن ربیع امویؓ کی اہل بیت ہیں۔پیغمبرؐ کی بیٹی رقیہ،

اپنے خاوند عثمان غنیؓ کی اہل بیت ہیں۔ نبیؐ کی بیٹی ام کلثومؓ، اپنے خاوند عثمان غنیؓ کی اہل بیت ہیں۔ نبیؐ کی بیٹی فاطمۃ الزہراءؓ، اپنے خاوند حضرت علیؓ کی اہل بیت ہیں۔ حقیقی طور پر عورت اپنے خاوند کی اہل بیت ہوتی ہے۔ نبیؐ کی بیٹیاں مجازی طور پر نبیؐ کی اہل بیت ہیں۔ اور حقیقی طور پر اپنے اپنے خاوندوں کی اہل بیت ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب ہم ''اہل بیت'' کا لفظ بولیں گے تو حضور علیہ السلام کی بیویاں مراد ہوں گی۔ جن نبیؐ کی بیویوں کو.... شیعہ پیغمبرؐ کا دشمن کہتا ہے، جن پیغمبرؐ کی بیویوں کو آج آپ کا دشمن نبیؐ کی مخالف کہتا ہے، جس عائشہؓ کو آج آپ کا دشمن گالیاں دیتا ہے.... وہ عائشہ محمد ﷺ کی اہل بیت ہے۔

ایک ضروری وضاحت:

میرے دوستو! میں آپ کو بات سمجھانا چاہتا ہوں، آپ کو پتہ چل گیا ہے کہ اہل بیت کس کو کہتے ہیں۔ اب ایک بات یاد رکھیں، حضور علیہ السلام کے نواسے کتنے ہیں؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ نبیؐ کے نواسے کتنے ہیں....؟ (نہیں!) کیوں نہیں....؟ اس لئے سینکڑوں تقریریں آپ نے سنیں، علماء کے بیانات سنے، بڑے اچھے بیانات ہوتے ہیں، لیکن یہ بنیادی باتیں ہیں، کہ آپ کو نبیؐ کے نواسوں کا بتایا نہیں گیا.... بھائی! نبیؐ کا نواسہ.... جن کی شہادت کا دن دس محرم ہے، حضرت حسینؓ .... وہی تو نبیؐ کے نواسے ہیں، کیا اور بھی کوئی نبیؐ کا نواسہ ہے....؟ آپ کو اور نواسہ بتلایا ہی نہیں گیا! اگر اور نواسے کا آپ کو پتہ چل جاتا.... تو نبیؐ کی بیوی اور بیٹی کا بھی پتہ چلتا، تو آپ کے دشمن کو تو نبیؐ کی بیٹیاں بھلانی تھیں، تین نبیؐ کی بیٹیوں کو غیروں کی بیٹیاں قرار دینی تھیں اور ایک فاطمہؓ کو نبیؐ کی بیٹی قرار دینا تھا، آپ کی بیٹی تو آپ کی بیٹی کہلائے، میری بیٹی تو میری بیٹی کہلائے، لیکن نبیؐ کی بیٹیاں اتنی مظلوم ہیں کہ وہ بیٹیاں پیغمبرؐ کی ہوں اور کہلائے کسی اور کی بیٹیاں....؟ اور آپ کا دشمن صرف نبیؐ کی ایک بیٹی کا ذکر کرے، اسی ایک بیٹی کی اولاد کو نبیؐ کے نواسے کہے، اور کسی نواسے کا ذکر بھی نہ کرے.... اس سے بڑے دکھ کی کیا بات ہے....؟ اس سے بڑی ستم ظریفی کی کیا بات ہے....؟ میں چاہتا ہوں کہ آج آپ کے سامنے پیغمبرؐ کے نواسوں کی تفصیل بیان کی جائے۔ تا کہ آج رات کی مناسبت کی وجہ سے آپ کو پیغمبرؐ کی چار بیٹیاں یاد ہو جائیں، اور نبیؐ کا سارا خاندان آپ کو زبانی حفظ ہو جائے۔

سیدہ زینبؓ اور اس کے خاوند کا تعارف:

حضورؐ کی چار بیٹیاں ہیں، حضورؐ کی سب سے بڑی بیٹی کا نام زینبؓ ہے۔ اس زینبؓ کا نکاح حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی حقیقی بہن کے بیٹے ابوالعاص قاسم ابن ربیع امویؓ کے ساتھ ہوا، گویا کہ زینبؓ اپنے خالہ زاد سے بیاہی گئی، تو اب دیکھئے.... حضور علیہ السلام کے سب سے پہلے اور سب سے بڑے داماد کا نام ابوالعاص قاسم ابن ربیع امویؓ ہے۔ یہ حضرت خدیجہؓ کے بھانجے ہیں۔

قاسم ابن ربیع امویؓ کی فضیلت:

اور ان کی فضیلت کیا ہے....؟ توجہ فرمائیں! حضور علیہ السلام جب شعب ابی طالب میں نظر بند تھے، تین سال کے لئے.... تو یہ ابوالعاص قاسم ابن ربیع امویؓ تین سال تک حضورؐ کو کھانا پہنچایا کرتے تھے، اور حضورؐ نے جیل سے رہائی کے بعد اس ابوالعاص قاسم ابن ربیع امویؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اس کو شاباشی دی تھی اور فرمایا تھا ابوالعاص! تو نے میری دامادی کا حق ادا کر دیا، لیکن آج.... جب فضیلت بیان ہوتی ہے نبیؐ کے خاندان کی.... تو اس ابوالعاص کا کوئی ذکر نہیں کرتا، اس کی فضیلت کا کوئی ذکر نہیں کرتا، اس لئے کہ ہمارے دماغوں پر رافضیت کے پروپیگنڈے چڑھ گئے ہیں۔ ہمارے دماغوں پر رافضیت کی طنابیں چھا چکی ہیں۔ اور ہم اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ خاندان نبوت کا ہمیں پورا تعارف نہیں ہوا۔

حضورؐ کی صاحبزادی زینبؓ اور اس کی اولاد:

میرے دوستو! یہ قاسم ابوالعاص ابن ربیع امویؓ حضورؐ کے پہلے داماد تھے، اس قاسم ابوالعاص ابن ربیع امویؓ کے ساتھ جب حضرت زینبؓ کا نکاح ہوا۔ اور ان کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا، اس لڑکے کا نام انہوں نے علیؓ رکھا، یہ جو زینبؓ کا لڑکا علیؓ تھا، وہ حضورؐ کا نواسہ لگا۔ تو حضورؐ کے جتنے نواسے ہیں، ان تمام نواسوں سے سب سے بڑا یہ نواسہ ہے، جس کا نام علی ابن ابوالعاص ہے۔ ایک اس کی اور بات یاد رکھیں.... کہ یہ علی ابن العاص حضورؐ کی خدمت میں آتا.... حضورؐ اس علیؓ اپنے نواسے کو گود میں بٹھاتے، اس علیؓ سے پیار کرتے، اس علیؓ سے محبت کرتے، اس علیؓ سے محبت کے جتنے واقعات ہیں، آپ کے دشمن نے وہ سارے

واقعات علیؓ کی محبت کے.... علی المرتضیٰؓ شیر خدا پر فٹ کردیئے ہیں، اور اس علیؓ نبیؐ کے نواسے کو بھلا دیا ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام جب مکہ فتح کرنے کے لئے مدینہ منورہ سے چلے حضورؐ کی سواری کے پیچھے ایک بچہ سوار ہے۔ بخاری شریف میں آتا ہے کہ وہ حضورؐ کی سواری کے پیچھے ایک ردیف تھا۔ ردیف عربی میں اس سوار کو کہتے ہیں جو کسی بڑی سواری کے پیچھے سوار ہو، یہ بچہ سوار تھا، اس سوار کا نام نہیں لکھا، امام بخاریؒ کے حوالے سے اس کا نام طبقات ابن سعد میں لکھا ہے، کہ وہ بچہ حضورؐ کی سواری کے پیچھے جو سوار تھا، وہ بچہ یہی زینبؓ کا لڑکا علیؓ تھا، یہ نبیؐ کا نواسہ تھا، اس کی سات سال کی عمر تھی، پیغمبر مدینہ سے مکہ فتح کرنے کے لئے گئے تھے، جب مکہ مکرمہ کو حضورؐ نے فتح کرلیا، اور خانہ کعبہ میں حضورؐ داخل ہوئے اور تین سو ساٹھ بت گرانے کا وقت آیا تو حضورؐ نے اس اپنے نواسے علی ابن ابوالعاص سے کہا کہ میرے کندھے پر کھڑے ہو جاؤ، اس پیغمبر کے نواسے علی بن ابوالعاص نے حضورؐ کے کندھے پر کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کے تین سو ساٹھ بت گرائے، لیکن آپ کا دشمن اتنا چالاک تھا.... اس نے اس نواسے کو بھلانے کے لئے زینبؓ کو بھلانے کے لئے، اس نے کہہ دیا کہ وہ جس نے خانہ کعبہ کے بت گرائے.... وہ علی المرتضیٰؓ شیر خدا تھا۔ اب طبقات ابن سعد نے لکھا ''رحماء بینھم'' میں.... مولانا نافع نے، چالیس کتابوں کے حوالوں سے لکھا کہ خانہ کعبہ کے بت جس علیؓ نے گرائے تھے، وہ علیؓ پیغمبر کا نواسہ تھا، وہ زینبؓ کا بیٹا تھا، ابوالعاص کا لڑکا تھا، تاریخ کی اس سے بڑی غلطی کیا ہو سکتی ہے.... کہ نبی کی بیٹی بھلانے کے لئے نبی کا نواسہ بھلا دیا گیا۔ میرے دوستو! حضور علیہ السلام کا یہ سب سے پہلا نواسہ ہے، علی بن ابوالعاصؓ جو خانہ کعبہ کے تین سو ساٹھ بت گراتا ہے، یہ نبی کا پہلا نواسہ ہے۔ زینبؓ کے گھر میں ایک دوسرا بچہ پیدا ہوا، نام رکھنے سے پہلے وہ بچہ فوت ہو گیا، حضورؐ کے نواسے دو ہو گئے، ایک تیسری لڑکی پیدا ہوئی، اس لڑکی کا نام زینبؓ نے امامہ رکھا، یہ تیسری لڑکی حضور ﷺ کی نواسی ہو گئی، حضورؐ کی نواسی.... زینبؓ کو تو تم یاد رکھتے ہو.... جو فاطمۃ الزہراءؓ کی لڑکی ہے، حضورؐ کی نواسی ام کلثومؓ کو تو تم یاد رکھتے ہو جس کا نکاح عمر فاروقؓ کے ساتھ ہوا.... حضورؐ کی اس نواسی امامہ کو نہیں جانتے.... کہ امام بخاریؒ کہتا ہے.... کہ جس وقت جنگ بدر ہوئی، حضورؐ مال غنیمت تقسیم کرنے لگے.... حضورؐ کی گود میں آ کر ایک بچی بیٹھ گئی، پیغمبرؐ اس کے

ماتھے کو چومتا ہے، اور نبی نے اس کے گلے میں ایک ہار ڈال دیا، اور نبیؐ نے فرمایا.... لوگو! یہ بچی مجھے بڑی پیاری ہے، میں بتاتا ہوں یہ بچی یہی امامہ تھی، تم حضرت فاطمہؓ کی محبت کا ذکر کرتے ہو، لیکن اس امامہ نبیؐ کی نواسی کا یہ پیار نہیں جانتے کہ پیغمبر نے سینے کے ساتھ لگا کر اس امامہ سے پیار کیا تھا اور اس کے گلے میں نبوت نے ہار ڈالا تھا اور یہ بچی پیغمبر علیہ السلام کی سب سے بڑی نواسی ہے، جس طرح نبیؐ کا سب سے بڑا نواسہ.... علی ابن العاصؓ ہے، اسی طرح پیغمبر کی سب سے بڑی نواسی امامہ بنت ابوالعاص ہے۔

حضرت علیؓ کی دوسری بیوی کون تھی....؟

اور آپ کو بتاؤں یہ امامہ کون سی لڑکی ہے....؟ ایک تعارف اس کا ایسا سنانا چاہتا ہوں کہ کبھی بھی امامہ آپ کو نہیں بھول سکتے، حضرت فاطمہؓ کی وفات کا وقت آیا، تو حضرت فاطمہؓ کی وفات کے وقت حضرت علیؓ سرہانے بیٹھ کر رونے لگے.... حضرت فاطمہؓ نے پوچھا علیؓ! کیوں روتے ہو؟ فرمایا: اس لئے کہ تیری وفات کے بعد تیرے جیسی خدمت والی عورت مجھے نہیں ملے گی، حضرت فاطمہؓ نے فرمایا: علیؓ! اگر میری جیسی لڑکی چاہتا ہے.... تو میری وفات کے بعد میری بھانجی (زینب کی لڑکی) امامہؓ کے ساتھ نکاح کرنا.... وہ میری طرح تیری خدمت کرے گی، چنانچہ حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کی دوسری شادی.... اس امامہ بنت ابوالعاصؓ کے ساتھ ہوئی، جو نبی کی نواسی تھی، تو پیغمبر کی نواسی نبی کی اہل بیت تھی، تو گویا کہ علی المرتضیٰؓ کو یہ مرتبہ ملا کہ ایک پیغمبر کی بیٹی، علی المرتضیٰؓ کی بیوی بنی، اور دوسری نبی کی بیٹی زینبؓ علی المرتضیٰؓ کی ساس بنی۔ اس لئے کہ زینبؓ کی بیٹی امامہ.... علیؓ کی بیوی بنی۔ تو اب دیکھئے.... بیٹیاں دو ہیں پیغمبر کی.... ایک زینبؓ سب سے بڑی بیٹی وہ علیؓ کی ساس بنتی ہے.... سب سے چھوٹی نبی کی بیٹی فاطمہؓ علیؓ کی بیوی ہے۔

دیکھو! اب آپ کا دشمن کتنا چالاک ہے.... کہ اس نے علیؓ کی بیوی تو آپ کو یاد دلائی.... کہ علی کی بیوی فاطمہ ہے، لیکن ساس ماں کے درجے پہ ہوتی ہے اور نبی کی ایک بیٹی جو علی کی ماں بنتی ہے، ساس ہو کر.... اس ماں کو بھلا دیا.... بیوی کو یاد رکھا.... اتنی ستم ظریفی ہے کہ علیؓ کی ماں تو تم بھلا دیتے ہو، اور علیؓ کی بیوی کو تم یاد رکھتے ہو۔

میرے دوستو! حضرت زینبؓ حضور علیہ السلام کی صاحبزادی اور علی المرتضیٰؓ کی ماں ہوئی، کیونکہ ساس جو ہوتی ہے وہ ماں کے درجے پہ ہوتی ہے، ایک اور بات یاد رکھیں کہ امامہ جن کا نکاح حضرت علیؓ کے ساتھ ہوا.... تو ان کے گھر میں دو لڑکے حضرت علیؓ کے پیدا ہوئے.... ایک لڑکے کا نام زید ابن علیؓ اور دوسرے لڑکے کا نام یحییٰ ابن علیؓ رکھا گیا، حضرت علیؓ کے کل پندرہ لڑکے تھے اور سترہ لڑکیاں تھیں.... توجہ کریں۔

خلفائے راشدین کی ازواج واولاد کی تعداد: حضرت ابوبکر صدیقؓ کی چار بیویاں .... تین لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں۔ حضرت عمر فاروقؓ کی آٹھ بیویاں تھیں.... آٹھ بیویوں کے سات لڑکے، آٹھ لڑکیاں تھیں۔ حضرت عثمان غنیؓ کی چھ بیویاں .... چھ بیویوں کی سات لڑکیاں .... آٹھ لڑکے تھے۔ حضرت علی المرتضیٰ کی نو بیویاں تھیں.... نو بیویوں کے پندرہ لڑکے، اٹھارہ لڑکیاں.... اور ایک روایت میں ہے کہ سترہ لڑکیاں تھیں۔ میری بات یاد رہے گی....؟ کہ حضرت علیؓ کے پندرہ لڑکے اور سترہ یا اٹھارہ لڑکیاں تھیں۔

سیدنا حیدر کرارؓ کے صاحبزادوں کے نام: علی المرتضیٰؓ کے پندرہ لڑکوں میں .... ایک لڑکے کا نام..... حسنؓ! دوسرے لڑکے کا نام.... حسینؓ! تیسرے لڑکے کا نام.... محسنؓ! ایک کا نام زید.... ایک کا نام یحییٰ.... ایک کا نام ابوبکر.... ایک کا نام عمر.... ایک کا نام عثمان.... ایک کا نام طلحہ.... ایک کا نام زبیر.... ایک کا نام معاویہ.... تھا۔

ایک اور ضروری وضاحت: دیکھئے! آج آپ کا دشمن کہتا ہے، آج رافضی کہتا ہے کہ علیؓ اور ابوبکرؓ کا اختلاف تھا، علیؓ اور ابوبکرؓ کی دشمنی تھی، میں کہتا ہوں کہ ابوبکر صدیق کے ساتھ.... اگر علیؓ کا اختلاف ہوتا.... اور دشمنی اور عداوت تھی.... تو.... علیؓ نے اپنے بچوں کا نام ابوبکرؓ کے نام پر کیوں رکھا....؟ علیؓ نے بچوں کا نام.... عمرؓ کے نام پر کیوں رکھا....؟ علیؓ نے اپنے بچوں کا نام.... عثمانؓ کے نام پر کیوں رکھا....؟ جو میرا دشمن ہو، میں اس کے نام پر اپنے بچے کا نام نہیں رکھتا، علیؓ نے اپنے بچوں کا نام دشمنوں کے نام پہ

لیے رکھ لیا....؟ ایک رافضی مجھے کہنے لگا.... اس لئے رکھا تاکہ دشمن ہر وقت سامنے رہے، میں نے کہا.... پھر تم اس طرح کرو.... اپنے کسی بیٹے کا نام شمر رکھو، کسی کا نام یزید رکھو، کسی کا نام ابن زیاد رکھو، تاکہ تمہارے دشمن ہر وقت تمہارے سامنے رہیں اور صبح سے لے کر شام تک ان دشمنوں کی پٹائی بھی کرتے رہو۔ کتنے افسوس کی بات ہے! کتنا ظلم ہے! میرے دوستو! میں بات عرض کر رہا تھا کہ حضورؐ کی بڑی بیٹی زینبؓ کے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہیں۔

ہادیٔ سبل کی صاحبزادی رقیہؓ اور اس کی اولاد: دوسرے نمبر پر حضورؐ کی صاحبزادی کا نام رقیہ ہے، یہ رقیہؓ حضرت عثمان غنیؓ کے نکاح میں آئیں، ان کے گھر میں حضرت عثمان غنیؓ کا ایک لڑکا پیدا ہوا، عبداللہ ابن عثمانؓ.... یہ عبداللہ حضورؐ کا نواسہ لگا، حضورؐ کے نواسے تین ہوگئے اور ایک نواسی ہوگئی، اس عبداللہ بن عثمان کے بعد حضرت رقیہؓ کی وفات ہوگئی۔

حضور ختم الرسلؐ کی تیسری صاحبزادی: رقیہؓ کی وفات کے بعد.... ام کلثومؓ حضور کی صاحبزادی کا نکاح عثمان غنیؓ سے ہوا، جس کی وجہ سے حضرت عثمانؓ کو پوری دنیا میں یہ اعزاز حاصل ہوا کہ وہ پیغمبرؐ کے دوہرے داماد بنے۔ ان کے گھر میں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔

دانائے کلؐ کی چوتھی صاحبزادی اور اس کی اولاد: حضرت فاطمہؓ کا نکاح علی المرتضیٰؓ سے ہوا، ان کے گھر میں سب سے پہلی بچی پیدا ہوئی، اس کا نام حضرت فاطمہؓ نے اپنی بڑی بہن زینبؓ کے نام پر زینب رکھا، دوسری بچی پیدا ہوئی، اس کا نام حضرت فاطمہؓ نے اپنی دوسری بہن حضرت رقیہؓ کے نام پر رقیہ رکھا، تیسری لڑکی پیدا ہوئی، تیسری لڑکی کا نام تیسری بہن ام کلثوم کے نام پر ام کلثومؓ رکھا۔

حضرت فاطمہؓ کے صاحبزادوں کے سابقہ نام: اور چوتھا لڑکا پیدا ہوا، جس کا نام حضرت علیؓ نے حرب رکھا، حضورؐ آئے تو پوچھا بیٹے کا نام کیا رکھا....؟ کہا حرب رکھا! حرب کہتے ہیں

''لڑائی'' کو.... حضرت علیؓ جنگجو تھے، کہا میں چونکہ ہروقت دشمن سے لڑائی کرتا ہوں اس لئے بیٹے کا نام بھی میں نے حرب رکھا دیا۔ حضورؐ نے فرمایا میں محمد لڑائی والا نام نہیں رکھنا چاہتا، چنانچہ حضورؐ نے حرب کا نام تبدیل کر کے بیٹے کا نام حسنؓ رکھا، پھر دوسرا بیٹا پیدا ہوا، اس کا نام پھر حضرت علیؓ نے حرب رکھا، حضورؐ نے آ کر پھر حسین رکھ دیا، تیسرا بیٹا پیدا ہوا.... حضرت علیؓ نے پھر ان کا نام حرب رکھا، حضورؐ نے آ کر پھر ان کا نام محسن رکھا، تو پیغمبر کے تین یہ نواسے، تین پہلے نواسے، چھ نواسے اور ایک نواسی امامہ، اور دوسری نواسی زینب.... تیسری رقیہ، چوتھی ام کلثوم، یہ چار نواسیاں اور چھ نبیؐ کے نواسے ہوئے۔

خاندان نبوت کا ابوبکرؓ سے گہرا رشتہ ہے: میرے دوستو! ایک بات یاد رکھیں، میں دنیائے رفض کو چیلنج کرتا ہوں، کہ ابوبکر صدیقؓ کو درمیان سے نکال کر رافضی اپنے بارہ امام ثابت نہیں کر سکتے.... خاندان نبوت کا ابوبکر سے گہرا رشتہ ہے، عمرؓ سے گہرا رشتہ ہے، میں سوال کرتا ہوں.... کہ آج کا رافضی کہتا ہے کہ فاطمہؓ اور ابوبکرؓ کا اختلاف تھا، فاطمہؓ اور عمرؓ کا اختلاف تھا، میں پوچھتا ہوں حضرت فاطمہؓ جب بیمار ہوئیں، تیمارداری کرنے والا کون تھا؟ دوائی پہنچانے والے کون تھے....؟ حضرت فاطمہؓ فوت ہوئیں تو تدفین کرنے والے کون تھے....؟ یہ غسل دینے والے کون تھے؟ کفن پہنانے والے کون تھے....؟ جنازہ پڑھانے والے کون تھے....؟ آپ کو معلوم ہونا چاہئے، حضرت فاطمہؓ بیمار ہوئیں، حضرت علیؓ بھی موجود ہیں، سارے لوگ موجود ہیں لیکن فاطمۃ الزہراءؓ کی تیمارداری کرنے دو عورتیں گئی ہیں۔ ایک لڑکی کا نام اسماء بنت عمیس ہے۔ دوسری عورت کا نام سلمہ بنت عمیس ہے۔ اسماء بنت عمیس.... ابوبکر صدیقؓ کی بیوی ہے۔ سلمہ بنت عمیس.... حضرت حمزہؓ کی بیوی ہے۔ میرے دوستو! جب فاطمہؓ فوت ہو گئیں تو.... اسماء بنت عمیس نے فاطمہ کا جنازہ تیار کیا.... جو جنازہ تیار کرکے.... یعنی صدیق اکبر کی بیوی.... فاطمہ کی تیمارداری کرتی ہے، صدیق اکبر کی بیوی.... فاطمہ کو کفن پہناتی ہے، صدیق اکبر کی بیوی فاطمہؓ کا جنازہ تیار کرتی ہے، اور جب وہ جنازہ مسجد نبویؐ میں لا کر رکھا گیا.... علی بھی موجود ہیں، عمرؓ بھی موجود ہیں،

صدیق اکبرؓ کی خلافت کا زمانہ تھا.... حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا.... علیؓ! یہ بیٹی پیغمبر کی ہے، بیوی آپ کی ہے، جنازہ آپ پڑھائیں، حضرت علیؓ نے جو جواب دیا.... وہ جواب آج دنیائے رفض کو معلوم ہونا چاہئے.... وہ جواب رافضی کی کتاب میں بھی موجود ہے، وہ جواب اہل سنت کی کتاب ترمذی شریف میں بھی موجود ہے، حضرت علیؓ نے فرمایا:.... اے ابوبکرؓ! فاطمہؓ کا جنازہ آپ پڑھائیں، اس لئے کہ میں نے حضورؐ سے سنا تھا، حضورؐ نے فرمایا....

لاینبغی لقوم فیهم ابابکر ان یؤمهم غیره....

کہ جس قوم میں ابوبکرؓ موجود ہوں کسی اور کے لئے جائز نہیں کہ وہ مصلیٰ پہ کھڑا ہو۔

میرے دوستو! حضرت علی فرمائیں.... کہ فاطمہؓ کا جنازہ صدیقؓ پڑھائیں، اختلاف کوئی رہ سکتا ہے....؟ کوئی لڑائی رہ سکتی ہے....؟

حضرت ابوبکرؓ کی بیویوں کے نام: اور میرے دوستو! ایک بات یاد رکھیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ کو درمیان سے نکال دیا جائے، تو رافضی بارہ امام اپنے ثابت نہیں کر سکتے۔ توجہ سے میری بات سمجھیں! ابوبکر صدیقؓ.... کی چار بیویاں تھیں۔ بڑی بیوی کا نام تھا قتیلہ بنت عبدالعزیٰ.... دوسری بیوی کا نام تھا حبیبہ بنت خارجہ.... تیسری بیوی کا نام تھا زینب ام رومان.... چوتھی بیوی کا نام تھا اسماء بنت عمیس۔ ایک بات اور یاد رکھیں، کہ حضرت حسین جب پیدا ہوئے.... حضرت حسینؓ کو دودھ کس عورت نے پلایا....؟ حضرت حسینؓ کو کھلایا کس عورت نے....؟ حضرت حسینؓ کے سر کے.... پہلی دفعہ بال کس نے مونڈے....؟ حضرت حسینؓ کو سینے کے ساتھ سب سے پہلے کس نے لگایا....؟ پرورش پہلے کس نے کی....؟ دو عورتوں نے.... ایک عورت کا نام ام الفضل ہے، یہ حضرت عباسؓ کی بیوی ہے.... دوسری عورت کا نام اسماء بنت عمیس ہے، یہ صدیق اکبرؓ کی بیوی ہے، اس وقت یہ حضرت جعفر طیار کے نکاح میں تھی، یعنی حضرت حسینؓ جس وقت پیدا ہوئے.... تو حضرت حسینؓ کو پہلی مرتبہ دودھ پلانے والی اسماء بنت عمیس ہے، جو بعد میں صدیق اکبرؓ کی بیوی بنتی ہے، اور ام الفضل ہے.... جو حضرت حسین کو کھلاتی ہے، حضرت حسینؓ کے سر کے بال مونڈتی ہے، اور تو ابوبکرؓ کو علیؓ کا دشمن کہتا ہے.... اس سے بڑی تیری جہالت کیا ہو سکتی ہے....؟

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اولاد اور رشتہ داریاں: ابوبکر صدیقؓ کی چار بیویاں ہیں، چار بیویوں کے....تین لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں، بڑے لڑکے کا نام عبدالرحمٰن تھا....دوسرے لڑکے کا نام عبداللہ تھا....تیسرے لڑکے کا نام محمد تھا....بڑی لڑکی کا نام اسماءؓ....دوسری لڑکی کا نام عائشہ صدیقہؓ....تیسری لڑکی کا نام ام کلثومؓ....اور صدیق اکبرؓ کے چھ بچے ہیں، ان میں جو سب سے بڑے لڑکے عبدالرحمان ہیں، انہوں نے ایک جگہ شادی کی، ان کے گھر میں ایک لڑکی پیدا ہوئی....سب سے چھوٹے لڑکے محمد ہیں، انہوں نے ایک جگہ شادی کی....ان کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا، جس کا نام قاسم رکھا گیا....عبدالرحمان کی لڑکی اسماء اور محمد کے لڑکے قاسم....ان دونوں کا آپس میں نکاح ہوا، قاسم بھی صدیقؓ کا پوتا ہے، اسماء بھی صدیقؓ کی پوتی ہے، اس پوتی اور پوتے کے نکاح کے نتیجے میں ایک لڑکی پیدا ہوئی....اس لڑکی کا نام ام فروہ رکھا گیا....

حضرت جعفر صادق صدیقؓ کی بیٹی سے پیدا ہوئے: یہ ام فروہ....ابوبکرؓ کی پڑپوتی بھی ہے، ابوبکرؓ کی پردوہتی بھی ہے، اس کا نانا بھی صدیق اکبرؓ ہے، اس کا دادا بھی صدیق اکبرؓ ہے۔اس ام فروہ کا نکاح....کس کے ساتھ ہوا....؟ حضرت علیؓ کے لڑکے کا نام....حضرت حسین ہے....حضرت حسینؓ کے لڑکے کا نام زین العابدین ہے....زین العابدین کے لڑکے کا نام....امام باقر ہے....اس ام فروہ....صدیقؓ کی پڑپوتی، صدیقؓ کی پردوہتی کا نکاح امام باقر کے ساتھ ہوا، اور اس ام فروہ کے بطن سے امام جعفر صادق پیدا ہوئے، امام جعفر صادق جس عورت کے بطن سے پیدا ہوئے....وہ صدیق اکبرؓ کی بیٹی ہے....اسی لئے امام جعفر صادق فرماتے ہیں: **ولدنی ابوبکر مرتین**.... ابوبکرؓ نے مجھے دو دفعہ جنا....ابوبکر میرا دادھیال ہے....ابوبکر میرا ننھیال ہے....اور آج کے رافضی کو دیکھو....کہ آج کا رافضی صدیق کو اپنا دشمن کہتا ہے، امام جعفر کو اپنا امام کہتا ہے، امام جعفر تو....صدیقؓ کو مقتداء کہے....صدیقؓ کو پیشوا کہے....صدیقؓ کو اپنا باپ کہے....صدیقؓ کو اپنا محور کہے....اور توفقہ جعفری کے بانی امام جعفر صادق کا نام لے کر، صدیق کو گالی دے....تو میں کہوں گا....تو صدیقؓ کا دشمن بعد میں ہے....امام جعفر صادق کا دشمن پہلے ہے....! میرے دوستو! ایک بات یاد رکھیں، خاندان نبوت کے ساتھ....خلفائے راشدین کا اتنا گہرا

تعلق ہے کہ جس تعلق کو دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کرسکتی۔میرے دوستو! آج حضرت حسینؓ کی شہادت کا دن ہے، صبح کو، (یعنی دس محرم....از طرف مرتب) آج وہ طبقہ رو رہا ہے، جو طبقہ خود حضرت حسین کی شہادت کا ذمہ دار ہے....ایک دو باتیں یاد رکھیں، اور یہ باتیں آگے بتائیں، ان سے پوچھیں، ان کا جواب....کہ حضرت حسین شہید کہاں ہوئے....کربلا میں....ان کی شہادت کا پورا واقعہ تو بیان نہیں ہوسکتا....وقت مختصر ہے، لیکن ایک بات یاد رکھیں....کہ حضرت حسینؓ کی شہادت....ایسی شہادتوں کی ایک کڑی ہے....حضرت عمرؓ کو جن سازشوں نے شہید کیا....انہی سازشوں نے حضرت حسنؓ کو شہید کیا....پھر عثمان غنیؓ کو شہید کیا، پھر انہی سازشوں نے حضرت علیؓ سے مدینے کا مرکز چھڑایا، اور مدینے کا مرکز چھڑا کر انہی سازشوں نے حضرت علیؓ کو کوفے پہنچایا۔اور جب حضرت علیؓ کوفے پہنچے....تو اسی کوفہ کی جامع مسجد میں علیؓ شہید ہوئے۔پھر اس کوفہ کی جامع مسجد میں حضرت حسنؓ کے نیچے سے مصلیٰ کھینچا گیا....پھر اسی کوفہ کے شہر میں مسلم بن عقیل کو شہید کیا گیا....پھر اسی کوفہ کے قریب کربلا کے میدان میں حضرت حسینؓ کو شہید کردیا گیا....بارہ ہزار خطوط لکھنے والوں میں....ایک آدمی بھی نبیؐ کے نواسے کے ساتھ شہید نہیں ہوا، یہ لوگ خود شہید کرنے والے ہیں....کربلا کے میدان میں نبی کا نواسہ شہید ہوا۔

حضرت حسینؓ کی شہادت کے ذمہ داروں کو سزا: حضرت زینبؓ نے روکر کہا....او کوفیو! تم سے بڑا غدار کوئی نہیں....! حضرت زین العابدینؓ نے کہا....او کوفیو! تم سے بڑا بے ایمان کوئی نہیں....! ام کلثومؓ نے کہا....تم سے بڑا ذلیل اور رسواء کوئی نہیں....! زخمی کہتے ہیں....ہمارے قاتل کوفی نہیں....! اور تندرست کہتے ہیں ہمارے قاتل کوفی ہیں....! کوفہ شیعوں کا مرکز تھا، اور مدینہ سنیوں کا مرکز تھا، مکہ سنیوں کا مرکز تھا....حسینؓ مکے میں شہید ہوتا....ذمہ دار سنی ہوتے....حسینؓ مدینے میں شہید ہوتا....ذمہ دار سنی ہوتے....حسین شہیدؓ کوفے میں ہوا....جو شیعوں کا مرکز تھا، اس لئے جہاں حسین شہید ہوا ذمہ دار وہ ہیں، اس لئے آج تمہیں اس شہادت کی ذمہ داری کی بناء پر اللہ نے تمہیں سزا دی ہے، کہ تم قیامت تک حسین کی شہادت کے جرم میں، اس کے وبال میں....قیامت تک اپنے ہاتھوں سے سزا اپنے سینے پر مارتے رہو گے۔خدا نے فرمایا....کہ مجھے بھی خدا نہ کہنا....کہ ہاتھ بھی ان کے ہوں گے، سینے بھی ان کے ہوں گے، اور ماریں گے بھی اپنے آپ کو، فوج کے پہرے میں ماریں گے، پولیس

کے پہرے میں ماریں گے، لوگوں کو کہیں گے کہ کوئی نہ روکے.....او سپاہ صحابہ والو! تم بھی نہ روکنا.....! تبلیغ والو! قرآن وسنت والو! تم بھی نہ روکنا، اس لئے کہ اللہ نے نظام ایسا کر دیا کہ.....جس سینے میں بغض صدیقؓ کا تھا.....جس سینے میں بغض عمر فاروقؓ کا تھا.....جس سینے میں بغض عثمان غنیؓ کا تھا.....جس سینے میں بغض حضرت امیر معاویہؓ کا تھا.....قیامت تک وہ سینہ.....اپنے ہاتھوں سے پٹتا رہے گا۔ کئی لوگ ایسے بھی ہیں جو آج شیعہ کی حمایت کرتے ہیں، اور اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں.....کہتے ہیں .....''شیعہ سنی بھائی بھائی.....یہ تیسری قوم کہاں سے آئی!''.....تیسری قوم تمہاری شامت کے لئے آئی!! تیسری قوم مدینہ سے آئی اور تمہاری شامت کے لئے آئی، میں نے کہا کہ علماء دیوبند اس جماعت کا نام ہے کہ جس نے انگریزوں کو لوہے کے چنے چبوادیئے، اس وقت مکے اور مدینے میں ان دونوں کا داخلہ بند ہے.....ایک فریق ہے.....وہ کہتا ہے اذان کے شروع میں اضافہ کرو.....دوسرا کہتا ہے کہ آخر میں اضافہ کرو.....ایک کہتا ہے کہ قبر کو سجدہ کرو.....دوسرا کہتا ہے کہ گھوڑے کو سجدہ کرو.....ایک کہتا ہے کہ حضورؐ کے روضہ انور میں جو دو سوئے ہوئے ہیں.....وہ ٹھیک نہیں ہیں.....دوسرا کہتا ہے جو مصلیٰ پہ کھڑے ہیں.....وہ ٹھیک نہیں! فرق ان دونوں میں کوئی نہیں ہے، میں نے کہا دنیائے بدعت کے علمبردارو! جاؤ ایران کے خمینی کے پاس چلے جاؤ، تمہاری مرادیں وہاں جا کر پوری ہوں گی، کتنی بڑی زیادتی ہوئی.....کہ رفض کے پیچھے چل کر اہل بدعت نے.....جھنگ کے اندر علماء دیوبند.....کے خلاف غلیظ زبانیں استعمال کیں.....تا کہ رافضی خوش ہو جائیں۔

علمائے دیوبند نے ہر محاذ پر کفر کا مقابلہ کیا:

لیکن ایک بات یاد رکھیں..... علمائے دیوبند نے ہر محاذ پر کفر کا مقابلہ کیا ہے۔ علمائے دیوبند نے ایک سو بیس سال کے عرصے میں انگریز کے تابوت میں آخری کیل ٹھوکی، قادیانیت کا جنازہ نکالا، رافضیت کا جنازہ نکالا.....اہل شرک وکفر کا جنازہ نکالا، آج ساری کفر کی طاقتیں جمع ہو جائیں.....قاسم نانوتویؒ کے فرزند ہر دشمن کے مقابلے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے ریاست علی ظفر بجنوری نے کہا.....

اس وادیٔ گل کا ہر ذرہ خورشید جہاں کہلایا ہے
جو رند یہاں سے اٹھا ہے وہ پیر مغاں کہلایا ہے

اس بزم جنوں کے دیوانے ہر راہ سے پہنچے یزداں تک
ہیں عام ہمارے افسانے دیوارِ چمن سے زنداں تک
سو بار سنوارا ہے ہم نے، اس ملک کے گیسوئے برہم کو
یہ اہل جنوں بتلائیں گے کیا ہم نے دیا ہے عالم کو

میرے دوستو! آپ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں، آپ کی قوت کی بڑی ضرورت ہے، آپ کی تنظیم کی بڑی ضرورت ہے، وہ وقت آرہا ہے، کہ جب آپ کو منظم ہو کر اسلام کے دشمنوں کے خلاف کام کرنا ہوگا۔

ہم سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے غلام ہیں:

ہم اس امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے غلام ہیں، وہ عطاء اللہ شاہ بخاری! جو ہر کفر کے خلاف، ہر ستم کے خلاف جیلوں کو آباد کرنے کے لئے میدان کارزار میں اترا، جس کو پانچ سال جیل کی سزا دی گئی، تو اس عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ضمانت کرانے کے لئے لوگ گئے، تو عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے جیل کی سلاخوں سے کہا تھا.....

یہ قفس بھی مجھ کو عزیز ہے، کچھ جی تو لوں گا قرار سے
مجھے اب چمن میں نہ لے چلو، میں ڈرا ہوا ہوں بہار سے
جب چمن سے گزرے تو اے صباء، تو کہنا یہ بلبلِ زار سے
او خزاں کے دن بھی قریب ہیں، نہ لگانا دل کو بہار سے

وہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری تین سال اٹک کی جیل میں رہتا ہے، تہجد کا وقت ہے..... بے ساختہ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی زبان سے یہ شعر نکلا.....

زندگی کی اداس راتوں میں، اک دیا سا ٹمٹماتا ہے
اے ہوا اسے بھی گل کر دے، ڈھل چکی رات اب کون آتا ہے

ہم اس شیخ الہند مولانا محمود حسن کو سلام کہتے ہیں.....کہ جس شیخ الہند نے انگریز کا مقابلہ کیا، انیس سال تک انگریز کے خلاف سر پر کفن باندھ کر مقابلہ کیا، آج دیوبند کا فرزند.....دیوبند کا نام لیوا، علمائے دیوبند کا جاں نثار.....آج بھی دنیا کے ہر کفر کے خلاف، ہر بدعت کے خلاف، ہر شرک

کے خلاف، ہر الحاد کے خلاف، سر پر کفن باندھ کر.... میدان میں آنے کے لئے تیار ہے۔

حضرت حسینؓ کے نقش قدم پر چلیں: حسین رضی اللہ عنہ.... کسی ایک طبقے کے نہیں ہیں۔ حضرت حسینؓ نے جو کام کر کے دنیا کے سامنے پیش کئے.... وہ کام کر کے تو دکھاؤ حسینؓ نے قبر پہ سجدہ نہیں کیا.... حسینؓ نے تابوت پہ سجدہ نہیں کیا.... حسینؓ نے گھوڑے کے سامنے سر نہیں جھکایا.... حسینؓ نے گردن کٹا کر دنیا کو بتادیا کہ سر کٹ سکتا ہے، مگر غیر کے سامنے جھک نہیں سکتا۔

ہمارا مطالبہ: میرے دوستو! آج ہم یہ چاہتے ہیں .... کہ پاکستان میں، جہاں دوسرے فرقوں کو ریڈیوں اور ٹیلی ویژن پر آنے کا موقع دیا جاتا ہے، اسی جگہ پر.... صدیق اکبرؓ کے یوم وفات ۲۲/ جمادی الثانی کو ٹی وی، ریڈیو پر خصوصی پروگرام نشر کرنے چاہئیں۔ حضرت سید عمر فاروق اعظمؓ کے یوم شہادت پر، یکم محرم الحرام کو ریڈیوں اور ٹی وی پر، خصوصی پروگرام نشر ہونے چاہئیں۔ ۱۸/ ذی الحجہ کو حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے دن خصوصی پروگرام نشر ہونے چاہئیں۔ اسی طرح حضرت علیؓ کے شہادت کے دن خصوصی پروگرام نشر ہونے چاہئیں۔ آج کتنی افسوس کی بات ہے!.... کہ محرم کا مہینہ آتا ہے.... تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے سارا پاکستان رافضیوں کا ہے، یہ اہل سنت کا پاکستان نہیں، اگر حضرت حسینؓ کی شہادت پر ۹/ اور ۱۰/ محرم کو چھٹی ہوسکتی ہے.... تو.... یکم محرم الحرام کو.... حضرت فاروق اعظمؓ کی شہادت پر.... چھٹی کیوں نہیں ہوسکتی....؟ ۱۸/ ذی الحجہ کو.... حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت پر.... چھٹی کیوں نہیں ہوسکتی....؟ ۲۲/ رجب المرجب کو امیر معاویہؓ کی وفات کے دن چھٹی کیوں نہیں ہوسکتی....؟ اگر فوج کے اندر بہادری کے موقع پر.... نشانات حیدریؓ مل سکتے ہیں.... تو بہادری کے موقع پر.... نشان خالدؓ کیوں نہیں مل سکتا....؟ بہادری کے موقع پر.... نشان صدیقؓ، نشان فاروقؓ، اور نشان عثمانؓ اور نشان امیر معاویہؓ.... کیوں نہیں مل سکتا....؟ اہل سنت کے ان مطالبات پر.... تمہیں عمل کرنا ہوگا....! اگر عمل نہیں کرو گے تو اہل سنت پھر تمہارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں....!!

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام:-.................گلزارِ صادق، بہاولپور

مؤرخہ:-.................۱۱ مئی ۱۹۹۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بناتِ رسول ﷺ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَلَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ....

وَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ: یٰآَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ○ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

ہم نے ہر دور میں تقدیسِ رسالتؐ کیلئے
وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے
توڑ کر سلسلۂ رسمِ سیاست کا فسوں
اک فقط نام محمدؐ سے محبت کی ہے

تمہید: میرے واجب الاحترام! قابل صد احترام! علمائے کرام! گلزار صادق بھاول پور میں.... یہ عظیم الشان بناتِ رسول کانفرنس جو آج گیارہ مئی ۱۹۹۴ء میں.... سپاہ صحابہ کے زیر اہتمام منعقد ہورہی ہے۔ اس میں آپ حضرات کی ہزاروں کی تعداد میں شرکت باعث سعادت ہے، اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ حضرات نے انتہائی نظم وضبط کے ساتھ اور انتہائی اطمینان اور عافیت کے ساتھ اس عظیم الشان جلسہ عام کی تیاری کی ہے۔ میں سپاہ صحابہ بہاول پور کو اس پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میرے بھائیو! جیسا کہ کانفرنس کا عنوان ہے.... ''بناتِ رسولؐ کانفرنس''.... آپ حضرات کو میری عادت کا اور مزاج کا علم ہے.... کہ

میں اشتہار میں دیئے ہوئے عنوان پر ہی گفتگو کرنا پسند کرتا ہوں۔ تو اس لئے ہم آج مل کر رسول اللہ ﷺ کی بیٹیوں کا تذکرہ کریں گے۔ پیغمبرؐ کے خاندان کا تذکرہ کریں گے.... اور حضور علیہ السلام کی ان چہیتی صاحبزادیوں کا تذکرہ کریں گے.... کہ جن کو گود میں بٹھا کر پیغمبرؐ پیار کیا کرتے تھے.... جن میں بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ جب فوت ہوئی.... تو رسول اللہ ﷺ کو ان کی قبر پر کھڑے ہوکر روتے ہوئے دیکھا گیا....

پردے کی آیتوں پر عمل: میرے بھائیو! قرآن پاک کا فیصلہ ہے.... اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے....

یآ ایھا النبی!.... اے نبیؐ! **قل لازواجک**.... اپنی بیویوں سے کہو....

یہ پردے کی آیتیں ہیں، جو قرآن کے بائیسویں پارے میں ہیں، کہ اے پیغمبر ﷺ! اپنی بیویوں سے کہو، **وبناتک** .... اور اپنی بیٹیوں سے کہو....

اگر بیٹی ہوتی تو بیٹیوں کا لفظ نہ بولا جاتا.... یہ قرآن کی نص ہے۔ کہ نبی کی ایک بیٹی نہیں، اے پیغمبرؐ! اپنی بیویوں سے کہو، اور اپنی بیٹیوں سے کہو.... یہاں یہ بھی سوال پیدا ہوسکتا تھا کہ پوری کائنات انسانی میں تمام مسلمان عورتیں رسول اللہ کی بیٹیاں ہیں.... لیکن اللہ نے ان کا علیحدہ ذکر کیا.... فرمایا: **ونسآء المؤمنین**....

اور پوری امت کی عورتوں سے کہو کہ.... جب گھروں سے باہر نکلا کریں اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا کریں۔ **یدنین علیھن من جلابیبھن**.... اپنے چہروں پہ پردہ کرلیا کریں.... یہ پردے کی آیتیں ہیں، ان آیتوں کے اترنے کے بعد.... صحابہ کرامؓ میں کسی عورت نے منہ کھول کر بازار کو نہیں دیکھا.... یہ پردے کی آیتیں ہیں۔

سرورکائناتؐ کی صاحبزادیوں کے نام: میرے بھائیو! قرآن کی اس نص نے.... دلالت نے.... یہ بات واضح کردی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کی ایک بیٹی نہیں.... نبیؐ کی بیٹیاں ایک سے زیادہ ہیں۔ اور پیغمبر علیہ السلام کی بے شمار احادیث ہیں.... کہ رسول اللہ ﷺ کی چار صاحبزادیاں ہیں، چار صاحبزادیوں میں.... ایک صاحبزادی حضرت زینبؓ ہے....! اور ایک صاحبزادی حضرت

رقیہؓ....!ایک صاحبزادی حضرت امِ کلثومؓ ہے....!اور ایک صاحبزادی فاطمہؓ ہے....!یہ پیغمبر علیہ السلام کی چار صاحبزادیاں ہیں، یہ رسول اللہ کا خاندان ہے، پیغمبر علیہ السلام کے جگر کے ٹکڑے ہیں، گوشۂ جگر، گوشہائے پیغمبر ہیں۔ان سے رسول اللہ ﷺ کو بڑی محبت ہے، بڑا پیار ہے۔لیکن ایک ایسا طبقہ ہے....کہ جنہوں نے....پیغمبر کی بیٹیوں کو دوسروں کی بیٹیاں کہا....کہ نبی کی ایک بیٹی ہے....باقی تین بیٹیاں (نعوذ باللہ) نبیؐ کی نہیں ہیں، بلکہ کیا کہا....؟ کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے....جو پہلے خاوند تھے....ابوہالہ....یہ ان کی لڑکیاں ہیں۔بھاول پور کے مسلمانو! جو تمہاری بیٹی ہو وہ تو تمہاری کہلائے....لیکن تیرے رسولؐ کی بیٹیاں اس ملک میں لاوارث ہوگئیں....؟ کہ وہ غیروں کی بیٹیاں کہلائیں۔میری بیٹی ہو....اسے کوئی دوسرا اپنی حقیقی بیٹی نہیں کہہ سکتا....قرآن کہتا ہے....**ادعوھم لاباۤءھم**.... اولادوں کو ان کے باپ کے ساتھ پکارو۔زینبؓ بنت محمدؐ کہیں گے۔رقیہؓ بنت محمدؐ کہیں گے....ام کلثومؓ بنت محمدؐ کہیں گے....اور فاطمہؓ بنت محمدؐ کہیں گے....

طیب رسولؐ کی طیبہ بیٹیاں:

میرے بھائیو....! نبیؐ کی بیٹیاں عظمت والیاں ہیں!

نبیؐ کی بیٹیاں رفعت والیاں ہیں! نبیؐ کی بیٹیاں بلندی والیاں ہیں! نبیؐ کی بیٹیاں کمالات والیاں ہیں! نبیؐ کی بیٹیاں راتوں کو جاگنے والیاں ہیں! نبیؐ کی بیٹیاں چکی پیسنے والیاں ہیں! نبیؐ کی بیٹیاں ساری رات مصلیٰ پہ رونے والیاں ہیں! نبیؐ کی بیٹیاں تہجد گزار ہیں! نبیؐ کی بیٹیاں سیرتِ پیغمبرؐ کی شاہکار ہیں! نبیؐ کی بیٹیاں پیغمبرؐ کی عظمت کی آئینہ دار ہیں! نبیؐ کی بیٹیاں رسول اللہ ﷺ کی تہجد اور پیغمبرؐ کی آہ وزاری کا نمونہ ہیں۔نبیؐ کی بیٹیاں عظمت والی، رفعت والی، بلندی والی، پیغمبرؐ کی کوئی بیٹی ایسی نہیں ہے کہ جس کے دامن پہ کوئی داغ ہو....پوری کائنات کے ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ....زینبؓ بھی بے مثال....رقیہؓ بھی بے مثال....ام کلثومؓ بھی بے مثال....فاطمہؓ بھی بے مثال ....!!

نبیؐ کی صاحبزادیوں کے اسماء کے معانی:

حضور علیہ السلام کی زینبؓ سب سے بڑی صاحبزادی ہے۔زینبؓ کا معنی ہے....استغفار کرنے والی، لغت میں زینبؓ حالانکہ اسم جامد ہے....اور اسم ہے، لیکن

بعض علمانے کہا ہے....کہ یہ زینب عبارت ہے۔اس بات سے کہ استغفار کرنے والی! جو گناہ سے بچنے کا عہد کرے....زینبؓ کا معنی استغفار والی....اور رقیہ کا معنی خاوند کی خدمت کرنے والی!....اور ام کلثومؓ کا معنی ہے بچوں کی تربیت کرنے والی!....اور فاطمہؓ کا معنی ہے دوزخ سے آزاد ہونے والی!....نبیؐ کی بیٹیاں بے مثال ہیں۔میں تو پیغمبرؐ کی صاحبزادیوں کی سیرت کو دیکھتا ہوں....تو میں ششدر اور حیران رہ جاتا ہوں کہ ایسی سیرت اور کہاں ہوگی....!

حضرت فاطمہؓ کی وفات کے وقت آخری وصیت:

فاطمۃ الزہراءؓ کی وفات کا وقت آیا تو حضرت علیؓ پریشان تھے....تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا علیؓ! جب میرا جنازہ اٹھے تو رات کے وقت اٹھانا۔حضرت علیؓ نے فرمایا....فاطمہؓ! تو نبیؐ کی لختِ جگر ہے....اور حضورؐ نے فرمایا: کچھ جنازے ایسے ہوتے ہیں....کہ جو آدمی ان جنازوں میں شریک ہو وہ بخشا جاتا ہے۔کچھ جنازے ایسے ہوتے ہیں....کہ پڑھنے سے میت بخشی جاتی ہے۔اور کئی جنازے ایسے ہوتے ہیں کہ میت تو بخشی ہوئی ہوتی ہے....لیکن پڑھنے والا بخشا جاتا ہے۔فاطمہؓ! تیرا جنازہ ایسا کہ پڑھنے والے بخشیں جائیں گے....اس لئے تو رات کو جنازہ اٹھانے کو کہتی ہے، تو چکوک اور گاؤں کے لوگ کیسے آئیں گے....؟ فاطمہؓ نے جواب دیا کہ اے علیؓ! تیری بات ٹھیک ہے کہ چکوک کے لوگ نہیں آسکتے....لیکن میں وہ فاطمہؓ ہوں کہ جس کے چہرہ کو یا تو مصطفیٰؐ نے دیکھا ہے یا مرتضیٰ نے دیکھا ہے....فاطمہؓ نے فرمایا میں چاہتی ہوں کہ میرا جنازہ اٹھے تو رات کو اٹھے....جس طرح میرے چہرے پہ کسی نے نظر نہیں ڈالی....اس طرح میں چاہتی ہوں کہ میرے کفن پہ بھی کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑے۔او فاطمہؓ کا نام لے کر لوگوں کو گمراہ کرنے والو! تمہاری عورتوں نے تو کبھی پردہ ہی نہیں کیا، کس فاطمہؓ کی بات کرتے ہو....؟ کس فاطمہؓ کا نام لیتے ہو....؟ کس فاطمہؓ کا احترام کرتے ہو....؟ میرے بھائیو! صرف حضرت فاطمہؓ پر ہی بہت لمبی گفتگو ہوسکتی ہے، لیکن میں آپ کے سامنے پیغمبرؐ کی چاروں صاحبزادیوں کے بارے میں کچھ باتیں عرض کروں گا۔میرے بھائیو! حضور علیہ السلام کی بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ ہیں....حضرت زینبؓ کا نکاح حضور علیہ السلام کی بیوی

حضرت خدیجہؓ کے حقیقی بھانجے.... حضرت قاسم ابوالعاص ابن ربیع اموی سے ہوا۔ اور حضرت زینبؓ کے بطن سے تین بچے پیدا ہوئے.... جن میں دو لڑکے تھے اور ایک لڑکی.... سب سے بڑا لڑکا تھا، لڑکے کا نام حضرت زینبؓ نے علی رکھا۔

خانہ کعبہ میں بت گرانے والا علیؓ کون تھا....؟

یہ علیؓ کون تھا....؟ حضور علیہ السلام کا نواسہ.... حضورؐ کے سب سے بڑے نواسے کا نام علی بن العاصؓ ہے۔ یہ پیغمبرؐ کے سب سے بڑے نواسے ہیں.... علامہ بلاذری نے لکھا ہے.... یہ وہ علیؓ ہے کہ جو علیؓ.... حضور علیہ السلام جب خانہ کعبہ کے بت گرانے کے لئے گئے.... تو یہی علیؓ پیغمبرؐ کی سواری پر سوار تھا۔ جسے بخاری شریف نے صرف یہ کہا کہ ایک ردیف تھا، ردیف اس بچے کو کہتے ہیں کہ جو کسی سواری پر پیچھے سوار ہو، اسے عربی میں ردیف کہتے ہیں۔ پیغمبرؐ جب مدینہ سے چلے.... تو ایک سات سال کا بچہ پیغمبرؐ کی سواری پہ تھا.... نام نہیں لکھا، نام بلاذری نے لکھا.... یا طبقات ابن سعد میں امام محمد بن سعد نے لکھا.... کہ وہ علی پیغمبر کا سب سے بڑا نواسہ تھا، لیکن آپ کے دشمن نے اس نواسے کا ذکر اس لئے نہیں کیا.... اگر وہ نواسہ نبی کا یاد رہتا تو نبیؐ کی بیٹی زینبؓ کو بھی یاد رکھنا پڑتا۔ اس لئے آپ سے وہ نواسہ بھلا دیا۔ نام نہیں تاریخ میں لکھا گیا۔ حالانکہ یہ پیغمبرؐ کا پہلا نواسہ تھا۔ حضورؐ کی سواری پر سوار تھا۔ جب حضورؐ خانہ کعبہ کے بُت گرانے لگے تو اس نواسے علی بن ابوالعاص کو.... اپنے کندھے پر پیغمبرؐ نے بٹھایا اور اس علی نے پیغمبرؐ کے کندھوں پر بیٹھ کر.... ایک چھڑی کے ساتھ خانہ کعبہ میں.... تین سو ساٹھ بُت گرائے.... تو تین سو ساٹھ بت گرانے والا علی.... چوتھا خلیفہ نہیں تھا۔ پیغمبرؐ کا پہلا نواسہ تھا۔ تو حضور علیہ السلام کی سب سے بڑی صاحبزادی کا نام زینبؓ ہے۔ اور حضرت زینبؓ کے دو بڑے فضائل ہیں.... صرف حضرت زینبؓ پر ہی ساری رات تقریر ہو سکتی ہے۔

علی بن ابوالعاصؓ نواسۂ رسولؐ کی شہادت:

میرے بات سنیں! دو چار باتیں میں کہنا چاہتا ہوں ان پہ غور کریں.... تو یہ علی بن العاصؓ حضورؐ کے سب سے بڑے نواسے تھے۔ مؤرخین نے لکھا

ہے.... کہ اس علیؓ کی شہادت جنگ یرموق میں ہوئی۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور کے آغاز میں.... ایک جنگ ہوئی.... جس میں دو دفعہ حملہ ہوا۔ ایک صدیق اکبرؓ کے دور میں.... ایک فاروق اعظمؓ کے دور میں.... تو فاروق اعظمؓ کے دور میں جو جنگ یرموق ہوئی.... اس جنگ میں یہ علی بن ابوالعاصؓ شہید ہوئے.... ان کی بڑی خدمات ہیں۔ یہ علی بن ابوالعاصؓ اس جنگ میں شہید ہوئے تو حضورؐ کے یہ سب سے بڑے اور پہلے نواسے تھے، اور دوسرا بچہ حضرت زینبؓ کا نام رکھے بغیر فوت ہو گیا.... دو بچے ہو گئے.... اور تیسری بچی پیدا ہوئی.... جس کا نام حضرت زینبؓ نے امامہ رکھا۔ اسی امامہ کی وجہ سے قاسم ابوالعاصؓ ابن ربیع اموی کو ابوامامہ بھی کہا جاتا ہے۔ تو امامہ کی وجہ سے ان کی کنیت تبدیل ہوگئی۔

امامہ کون تھی....؟

یہ امامہ کون سی امامہ ہے....؟ توجہ کریں! حضور علیہ السلام جس وقت بدر کا مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے.... تو حضورؐ کی گود میں ایک بچی بیٹھی تھی، اور غنیمت کے مال میں ایک ہار آیا.... اور وہ ہار کس کا تھا....؟ وہ ہار قاسم ابوالعاص ابن ربیع اموی کے سامان سے آیا تھا قاسم ابوالعاص ابن ربیع اموی حضورؐ کے داماد تھے۔ لیکن وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور اسلام کے اندر جو غیر مسلموں سے نکاح کی آیتیں ہیں.... اس کے اترنے سے پہلے ان کا نکاح حضرت زینبؓ سے ہو چکا تھا اور جنگ بدر میں وہ کافروں کی طرف سے تھے.... اور جب ان کا سامان غنیمت میں آیا.... اور سامان کھولا گیا.... تو اس سامان میں وہ ہار بھی آیا.... جو ہار رسول اللہ نے اپنی بیٹی زینبؓ کو شادی میں دیا تھا۔ اس ہار کو دیکھ کر رسول اللہؐ رو پڑے، اس ہار کو دیکھ کر پیغمبرؐ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے.... حضورؐ نے فرمایا:.... صحابیو! اگر اجازت دو، تو میں اپنی بیٹی کا ہار، اس امامہ کے گلے میں ڈال دوں، چنانچہ حضرت امامہ کے گلے ہیں وہ ہار ڈالا گیا.... اور یہ امامہ رسول اللہؐ کی گود میں کھیلتی رہی۔ یہ امامہ کون تھی....؟ میں آپ کو اس کا ایک ایسا تعارف کراتا ہوں.... کہ جس سے یہ امامہ آپ کو کبھی بھول نہیں سکتی.... حضرت فاطمہؓ کی وفات کا جب وقت آیا.... تو حضرت علیؓ رو پڑے.... مشکل کشا بھی رویا کرتا ہے....؟ او جس کے لئے **یا علی مدد!** کا لفظ لکھتے ہو.... جس سے مدد مانگتے ہو، وہ خود بھی رویا کرتا ہے....؟ تو حضرت علیؓ فاطمۃ الزہراءؓ کی بیماری پر روئے....

ساری کتابوں میں یہ واقعہ ہے۔ یہ نہیں کہ فلاں کتاب میں نہیں ہے، ہر کتاب میں ہے۔ حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کے سرہانے بیٹھ کر روئے تھے، اور کہتے تھے کہ فاطمہؓ! تیرے سے اچھی کوئی عورت مجھے نہیں ملے گی، اگر تو دنیا سے چلی گئی، تو میرا کیا بنے گا....؟ تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا... علیؓ! دنیا میں اگر میری وفات ہو جائے تو ایک ایسی لڑکی کی نشاندہی میں کرتی ہوں.... کہ میرے وفات کے بعد اس سے شادی کرنا.... وہ تیری خدمت میری طرح کرے گی۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا.... وہ کون سی لڑکی ہے....؟ تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا.... وہ میری بھانجی ہے، میری بہن زینبؓ کی لڑکی امامہ ہے۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ کی وفات کے بعد.... حضرت علیؓ کی شادی پیغمبرؐ کی نواسی امامہ کے ساتھ ہوئی۔

امامہ کے بطن سے علی المرتضیٰؓ کی اولاد:

جن کے بطن سے دو بچے پیدا ہوئے.... گویا کہ حضرت علیؓ کے ہاں دو بچے زید ابن علیؓ اور یحییٰ بن علیؓ یہ امامہ کے بطن سے پیدا ہوئے.... شیعوں سے پوچھے.... کہ شیعو! اگر بیٹی پیغمبرؐ کی ایک تھی.... تو امامہ جو علیؓ کی دوسری بیوی تھی.... اس کی ماں کون تھی....؟ اس کی نانی کون تھی....؟ اس کا نانا کون تھا....؟ اس کا ابا کون تھا....؟ بتاؤ شیعو! اگر بیٹی پیغمبرؐ کی ایک فاطمہ تھی.... تو امامہ کس کی بیٹی تھی....؟ حضرت علیؓ کی دوسری بیوی پیغمبر علیہ السلام کی بیٹی زینبؓ کی لڑکی ہیں، اس رشتے سے شیر خدا کو کیا ملا....؟ توجہ کریں....! حضور کی ایک بڑی بیٹی زینبؓ.... اور چھوٹی بیٹی فاطمہؓ.... تو علی المرتضیٰ کے لئے بڑی بیٹی ماں بنی.... کیونکہ ساس ماں ہوتی ہے.... اوئے! پیغمبرؐ کی بڑی لڑکی علیؓ کی ماں بنی.... نبی کی چھوٹی لڑکی علیؓ کی بیوی بنی.... علیؓ کی بیوی کو یاد رکھتے ہو، ماں کو بھلاتے ہو....؟ زینبؓ علیؓ کی ماں لگتی ہے!

زینبؓ کی فضیلت میں ساقیِ کوثر کا بیان:

اور ایک حدیث مجھے یاد آئی ہے.... حضرت زینبؓ کی فضیلت میں رسول اللہؐ نے فرمایا.... خیر البناتی زینب اصیبت فیھا.... پیغمبرؐ کی حدیث ہے.... کہ میری بیٹیوں میں سب سے بہترین بیٹی زینبؓ ہے۔ اصیبت فیھا.... جس کو میری وجہ سے تکلیف دی گئی.... جس کو میری وجہ سے مارا گیا۔

حضرت فاطمہؓ کے بارے میں ختم الرسل کا فرمان:

خیر البناتی.... ایک بات ہے۔ آپ کو بھی چلو معلوم ہو جائے.... یہ علمی بات ہے.... حضرت فاطمہؓ کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا... افضل البناتی فاطمة.... کہ فاطمہ میری بیٹیوں میں سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والی ہے۔ لیکن زینبؓ کے بارے میں فرمایا.. خیر البناتی زینبؓ.... کہ سب سے بہترین بیٹی زینبؓ ہے۔ اب دو لفظ فرمائے.... ایک خیر.... دوسرا افضل.... افضلیت ملی فاطمہؓ کو.... خیریت ملی زینبؓ کو.... افضلیت فاطمہؓ کو ملی لیکن خیر ہونا.... یعنی سب سے بہترین ہونا.... یہ زینبؓ کو ملا۔

خیریت متعدی اور افضلیت لازمی ہے:

اور خیریت جو ہوتی ہے.... یہ متعدی ہے۔ کیا مطلب....؟ یعنی ایسی بھلائی جو دوسروں تک پہنچے اور افضلیت لازمی ہے.... ذاتی ہے۔ یعنی فاطمہؓ کو جو فضیلت حاصل ہے.... وہ ان کی ذات میں خاص ہے۔ اور جو زینبؓ کو بھلائی ہے.... وہ امت تک خاص ہے۔ اور کیسے خاص ہے....؟ توجہ کریں! کہ حضرت زینبؓ کی وجہ سے ان کے بیٹے جو علی بن ابوالعاصؓ تھے.... علی بن ابوالعاصؓ نے کعبے کے بت گرائے.... تو یہ بھلائی حضرت زینبؓ کی طرف سے آئی تھی اور علی کی راستے سے.... پوری کائنات کے.... مسلمانوں تک پہنچی.... کہ ان کا بیٹا کعبے کے بت گرا رہا ہے۔ اور دوسری بھلائی.... کہ امامہ علی المرتضیٰؓ کے گھر میں آئی، تو امامہ کے راستے سے یہ بھلائی آگے آئی، اور امامہ علی المرتضیٰؓ کی بیوی بنی.... تو گویا کہ جو بھلائی.... پیغمبرؐ کی بیٹی زینب کی طرف سے آئی.... وہ آگے تک پہنچی.... اور پوری دنیا تک پھیلی.... اب دیکھیں پیغمبرؐ کی بیٹیاں کتنی ہوئیں....؟ چار نواسے ابھی دو ہوئے.... اور تیسری نواسی امامہؓ.... یہ زینبؓ کی بچی ہے.... اور دوسری حضورؐ کی بیٹی ہے یہ رقیہؓ....!

سیدہ زینبؓ کی اور فضیلت:

حضرت زینبؓ کی یہ بھی فضیلت ہے.... کہ زینبؓ جب فوت ہوئی.... تو رسول اللہؐ زینبؓ کی قبر پر اترے.... اور پیغمبرؐ نے لیٹ کر قبر میں.... فرمایا.... میری بیٹی کی قبر فراخ ہے۔ اس لئے کہ اس

کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے....اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا:....اے اللہ! میں زینبؓ سے راضی ہوں تو بھی زینبؓ سے راضی ہوجا!....جو نبیؐ کی ایک ایک بیٹی کا نوکر ہو وہ فسادی....جو تین بیٹیوں کا انکار کرکے....ایک کا دعویٰ کرے....وہ عاشق کیسے ٹھہرا....؟ عاشق وہ ہے....جو پیغمبرؐ کے خون کے ایک ایک قطرے کے چوکیدار ہیں....نبیؐ کی بیٹیاں کتنی ہیں....؟ چار! اور بڑی بیٹی زینبؓ کے دو بچے ہیں اور ایک بچی ہے۔ اگر کوئی آدمی کہے کہ حضرت علی المرتضیٰؓ کے گھر میں جو بیٹی فاطمہ تھی....صرف وہی نبیؐ کی بیٹی تھی....تو ان سے یہ سوال ضرور کرو، کہ علیؓ کے گھر میں جو دوسری بیوی تھی امامہ....! وہ کس کی لڑکی تھی....؟ اس امامہ کا نانا کون تھا؟ اس امامہ کا خاندان کیا تھا....؟ یہ ضرور پوچھنا چاہئے۔

سیدہ رقیہؓ کی شادی اور ان کی اولاد:

حضرت زینبؓ کے بعد دوسری بیٹی ہے رقیہؓ....! رقیہؓ کا نکاح حضرت عثمان غنیؓ ہوا اور جب رقیہؓ کے نکاح کا وقت آیا....تو حضورؐ نے حضرت عثمان غنیؓ کو بلا کر کہا....عثمانؓ! یہ میرے پاس جبرئیلؑ آیا ہے اور یہ جبرئیلؑ آکر کہتا ہے....کہ میں اپنی بیٹی رقیہؓ تیرے نکاح میں دے دوں....یہ جبرئیل ہے، یہ دیکھو جبرئیل ہے۔ چنانچہ رقیہؓ حضرت عثمان غنیؓ کے نکاح میں دے دی گئی اور کچھ عرصہ بعد رقیہؓ کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا....جس کا نام عبداللہ رکھا، یہ عبداللہ حضورؐ کا کیا لگا....؟ نواسہ....! اس کے بارے میں کئی کتابوں میں ہے کہ یہ جو عبداللہ ہے، یہ آٹھ سال کی عمر میں فوت ہوگیا....اس کی آنکھ میں ایک مرغ نے چونچ ماری، بیماری پھیل گئی، لیکن بعض مؤرخین نے یہ بھی لکھا....کہ یہ عبداللہ بڑا ہوا، جوان ہوا، اور اس بیماری میں فوت نہیں ہوا، بلکہ جوان ہونے کے بعد اس عبداللہ کا نکاح....حضرت معاویہؓ کی درمیانی لڑکی جو صفیہ سے چھوٹی تھی....رملہ....ان کے ساتھ حضور علیہ السلام کے اس نواسے کا نکاح ہوا۔ پیغمبرؐ کے ساتھ امیر معاویہؓ کی یہ پانچویں رشتہ داری ہے۔ جو پیغمبرؐ کے ایک نواسے کا نکاح امیر معاویہؓ کی لڑکی رملہ کی وجہ سے ہوا، تو گویا کہ رسول اللہؐ کے نواسے کتنے ہوئے....؟ ایک تو بچہ علیؓ کا تھا....ایک فوت ہوگیا زینبؓ کا....اور ایک بچہ یہ عبداللہؓ ہے....تو نواسے کتنے ہوئے....؟ تین اور نواسی ایک امامہ ....اب یہ جو رقیہؓ ہے....یہ فوت ہوگئی....اور یہ رقیہؓ حضرت عثمان غنیؓ کی بیوی تھی۔

سیدہ رقیہؓ کی وفات میں ایک تاریخی واقعہ:

یہ بھی آپ کو یاد ہونا چاہئے.... یہ ایک تاریخی واقعہ ہے....کہ رقیہؓ کیسے فوت ہوئی....؟ کہ بڑی بیمار تھیں، ادھر سے جنگ بدر کا اعلان ہوگیا....حضور علیہ السلام جب بدر میں جانے لگے تو حضرت عثمان غنیؓ بھی بدر کے شرکاء میں تھے۔ حضورؐ نے فرمایا عثمانؓ! میری بیٹی رقیہؓ بیمار ہے، تم ٹھہر جاؤ، اور میری بیٹی کی خدمت کرو۔ حضرت عثمانؓ نے کہا....میں بدر کے پہلے لشکر میں کیسے شریک ہوں گا....؟ حضورؐ نے فرمایا میری بیٹی کی خدمت کرنا تیرا کام ہے....اور بدر کے شرکاء میں تیرا نام لکھنا خدا کا کام ہے۔ چنانچہ حضرت رقیہؓ کی خدمت حضرت عثمان غنیؓ کرتے رہے اور جب جنگ بدر ختم ہوگئی....فتح ہوگئی، حضورؐ مدینے میں پہنچے....تو جب پیغمبرؐ مدینے پہنچے....تو حضرت عثمان غنیؓ حضرت رقیہؓ کی قبر پر مٹی ڈال رہے تھے۔ حضور علیہ السلام جا کر اپنے گھر میں بیٹھے بھی نہیں....کہ پتہ چلا کہ رقیہ فوت ہوگئی ہے....حضورؐ سیدہ کی قبر پر آئے اور آپ نے ہاتھ اٹھائے، حضورؐ کی آنکھوں سے صحابہ نے آنسو دیکھے....رقیہؓ کی قبر پہ حضورؐ نے فرمایا....اے اللہ! میری یہ وہ بیٹی ہے۔ جو راتوں کو قیام کرتی تھی....جو سجدے کرتی تھی، جو روزہ رکھتی تھی، اے اللہ! میں محمدؐ اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہوجا....یہ رقیہؓ حضورؐ کی دوسری بیٹی تھی۔

سرورِ کائنات کا عثمانؓ کو بلا کر دوسری صاحبزادی کا دینا:

میرے بھائیو! جب یہ رقیہؓ فوت ہوگئی....تو تھوڑے سے دنوں کے بعد....کچھ عرصے کے بعد حضور علیہ السلام نے حضرت عثمان غنیؓ کو بلایا....اور بلا کر کہا کہ....جبرئیلؑ دوبارہ آئے ہیں، اور جبرئیلؑ کہتے ہیں کہ میں رقیہؓ کی بہن ام کلثومؓ بھی تجھے دے دوں۔ چنانچہ ام کلثومؓ کا نکاح بھی حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا، اور ام کلثومؓ....بعض علماء کہتے ہیں کہ ڈھائی سال اور بعض کہتے ہیں چار سال....حضرت عثمان غنیؓ کے نکاح میں رہیں....کون ام کلثومؓ....؟ حضرت ام کلثومؓ حضور علیہ السلام کی تیسری صاحبزادی ہیں، مسلمانو! توجہ کرو، یہ پیغمبرؐ کی بیٹی تھی۔ ام کلثومؓ....! اللہ سے ڈرنے والی....راتوں کو قیام کرنے والی....مصلیٰ پر سجدے کرنے والی....اللہ کے دروازے

پہ رونے والی....ساری ساری رات قرآن کی تلاوت کرنے والی....لیکن اس ام کلثوم کے بارے میں شیعہ نے ایک ایسی غلیظ بات لکھی ہے....کہ روئے زمین پر کوئی آدمی اس غلیظ بات کو برداشت نہیں کرسکتا۔ مسلمانو! یہ نبیؐ کا خاندان ہے....یہ نبیؐ کا خون ہے....یہ پیغمبرؐ کی لخت جگر ہے....میں بھی بیٹیوں والا ہوں، آپ بھی بیٹیوں والے ہیں، آپ بھی بہنوں والے ہیں، میں بھی بہنوں والا ہوں، لیکن مجھے تصور کر کے تو بتاؤ....کہ اتنی بڑی گالی....نبیؐ کی بیٹی کو کوئی دے سکتا ہے....؟ جتنی بڑی گالی شیعہ نے دی ہے....

مولانا حق نواز جھنگوی شہید کا تفکر:

غلام حسین نجفی کی کتاب ''قول مقبول'' میں ....ایک بڑی غلیظ تحریر ہے، میں جب مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے پاس شروع شروع میں گیا....تو میں نے مولانا شہیدؒ کو دیکھا ان کے ہاتھ میں یہ ''قول مقبول'' تھی....اور وہ بڑے پریشان تھے....اپنی بیٹھک میں ٹہل رہے تھے....اور جب وہ پریشان ہوتے تھے....تو وہ لیٹتے نہ تھے، رات کے بارہ ایک بج گئے، میں نے کہا حضرت آپ پریشان کیوں ہیں....کہنے لگے....ایک نئی کتاب چھپی ہے، اس کتاب کو میں نے دیکھا، میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی، میں بھی ساری رات پریشان رہا، اگلے دن مولانا حق نواز شہیدؒ نے اڈہ بارہ میل کبیروالے کے پاس گئے.... وہاں ان کی تقریر تھی، اور وہ حوالہ انہوں نے اس تقریر میں پیش کیا، اور اس کتاب کو بھی پیش کیا ....اور اس کتاب کے اندر کیا تحریر ہے؟ کیا غلاظت بھری ہوئی ہے....؟ کتاب کا نام ہے ''قول مقبول'' ....اور غلام حسین نجفی نے وہ کتاب لکھی....اور اسی تحریر کو.... **سہم مسموم فی نکاح ام کلثوم** ....اس میں بھی غلام حسین نجفی ملعون نے نقل کیا....کہ وہ ام کلثوم ، پیغمبر کی بیٹی ام کلثوم ....وہ بیٹی ....جس کے لئے رسول اللہؐ نے دعائیں دیں، وہ بیٹی جس کے بارے میں جبرئیل امین عرش سے اترے....کہ اس ام کلثوم کو عثمان غنیؓ کے گھر میں بھیج دو ، اللہ کا حکم ہے کہ عثمان سے نکاح کردو، اس ام کلثومؓ کے بارے میں ....کائنات کا بدترین کافر....کائنات کا غلیظ ترین کافر....کائنات کا سب سے بڑا کافر....غلام حسین نجفی ملعون ....اس ام کلثومؓ کے بارے میں کہتا ہے کہ....''جب ام کلثومؓ فوت ہوگئی....تو اس کے مردہ

جسم کے ساتھ عثمانؓ نے ہمبستری کی''!!۔ مولانا حق نواز نے یہ حوالہ تقریر میں دے کر کہا.... اے اللہ! اس کتاب کے چھپ جانے کے بعد....اگر حق نواز چین کی نیند سوئے تو اس پر لعنت کر....!! کہ رسول اللہؐ کی بیٹی کے بارے میں یہ تحریر آگئی، میں چین سے کیسے سوؤں.... ؟ میں چین سے کیسے بستر پر آؤں....؟ اے اللہ! مجھ پر چین حرام کردے....! کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو گالیاں دی گئیں۔ مسلمانو! غور کرو، بھاول پور کے پڑھے لکھے لوگو! دانشورو! مولویو! پیرو! سردارو! سرائیکی نوجوانو! پنجابیو! تم بھی بہنیں رکھتے ہو، بیٹیاں رکھتے ہو.... حکمرانو! میں تم سے پوچھتا ہوں....تم ہی بتاؤ! تمہاری کوئی بیٹی ہو، اور وہ فوت ہو جائے....اور اس کے بارے میں کوئی آدمی یہ کہے....کہ جب یہ مرگئی تھی....تو اس کے مردہ جسم سے اس کے خاوند نے ہمبستری کی تھی....تم برداشت کرسکتے ہو....؟ تم بتاؤ! مجھے یہ تو بتادو! میرے پیغمبر کی بیٹی....وہ پیغمبرؐ....جو صادق پیغمبر تھا....وہ پیغمبرؐ....جس کی کوئی ادا اللہ کی وحی کے بغیر نہیں ہوتی تھی....اس نبیؐ کی بیٹی کے بارے میں یہ کہا جائے....کہ اس کے مردہ جسم کے ساتھ عثمان غنیؓ نے ہمبستری کی....کیا زمین نہیں پھٹتی....؟ کیا آسمان نہیں پھٹتا....؟

یہ کتاب موجود ہے آج بھی....قول مقبول، لاہور سے چھپی ہے، غلام حسین نجفی ملعون نے لکھی ہے، میں کہتا ہوں شیعہ کافر ہے....تمہیں تکلیف ہوتی ہے، لیکن نبیؐ کی بیٹی کو جب یہ گالی دی جائے....تو فیصلہ کر کے مجھے بتا....میں کیا کہوں....؟ میں کہاں روؤں....؟ میں کس کے دروازے پہ صدا لگاؤں....؟ نبیؐ کی بیٹی ہے، بیٹی تیرے پیغمبر کی ہے، بیٹی محمد مصطفیٰؐ کی ہے، عام کوئی بیٹی ہوتی....تب بھی میں اس کی بے عزتی برداشت نہ کرتا.... یہ تو سید الکونینؐ کی بیٹی ہے۔

نبیؐ کا کافر کی لڑکی سے حسن سلوک:

اس نبیؐ کی بیٹی....جس کے دروازے پہ ایک کافر کی لڑکی آئی....تو پیغمبرؐ نے کہا اس کے چہرے پہ میری چادر دے دو، تو بلالؓ نے کہا یہ کافر کی لڑکی ہے....یہ کافر کی بیٹی ہے، حضورؐ نے فرمایا.... بلالؓ! بیٹی بیٹی ہوتی ہے، چاہے کافر کی ہو، چاہے مسلمان کی ہو....!! آج تو کافر کی بیٹی کے سر پہ کپڑا اڈالے گا....خدا قیامت کے دن تیرے گناہوں پہ پردہ ڈالے

گا، اوئے! جس تیرے پیغمبرؐ نے کافر کی بیٹی کے سر پر.... نبوت والی چادر ڈالی.... آج اس نبیؐ کی بیٹی کو تیرے ملک میں گالیاں دی جائیں.... تیری غیرت نہیں جاگی....؟ آسمان کیوں نہیں پھٹتا....؟ زمین کیوں نہیں پھٹتی....؟ فیصلہ تو کر کے بتا....!!۔

سیدہ فاطمہؓ اور ان کی اولاد:

مسلمانو! توجہ کریں.... پیغمبرؐ کی چوتھی بیٹی فاطمۃ الزہراءؓ ہیں، کون فاطمہ....؟ وہ فاطمہ جس کے بارے میں کے بارے میں میرے رسولؐ نے فرمایا....

الفاطمة بضعة منى.... من اذاها فقد اذانى....

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے فاطمہ کو تنگ کیا.... اس نے مجھے تنگ کیا۔

وہ فاطمہؓ جس کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں، حضرت فاطمہؓ کے.... حضرت علیؓ سے چھ بچے پیدا ہوئے، جن میں تین بیٹیاں.... زینبؓ.... ام کلثومؓ.... رقیہؓ.... تینوں بہنوں کے نام انہوں نے رکھے اور چوتھی پیغمبرؐ کی نواسی امامہ.... چار نبیؐ کی نواسیاں ہوگئیں۔ اور تین بیٹے.... حسنؓ.... حسینؓ.... محسنؓ.... یہ نواسے ہوگئے.... پہلے تین نواسے اور تین یہ نواسے.... چھ پیغمبرؐ کے نواسے ہوگئے.... اور چار نواسیاں.... یہ چاروں پیغمبرؐ کی بیٹیوں کی اولاد ہے، لیکن ہم نے صرف حسنؓ و حسینؓ کو یاد رکھا اور کسی کو یاد نہیں رکھا.... اس لئے کہ آپ کا دشمن اتنا چالاک تھا.... کہ اس دشمن نے.... نبی علیہ السلام کے کسی اور نواسے کا ذکر بھی نہیں ہونے دیا.... میرے دوستو! حضرت فاطمہؓ کی اتنی فضیلت ہے کہ کتابوں کی کتابیں اور دفتروں کے دفتر بھرے ہوئے ہیں۔ اس تھوڑے سے وقت میں.... ان کی فضیلت کیا بیان ہو....؟

حضرت فاطمہؓ کے آخری وقت کی کہانی.... حیدرؓ کی زبانی:

حضرت فاطمہؓ کے بارے میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں.... کہ جب وہ بیمار تھیں.... میں ان کو بیماری کی حالت میں بستر پہ چھوڑتا تھا.... میری آنکھ لگ جاتی.... جب رات کو میری آنکھ کھلتی تو میں دیکھتا.... کہ فاطمہؓ سجدے میں ہے، فاطمہؓ اللہ کے دروازے پہ رو رہی ہے۔ فاطمہ ہاتھ اٹھا کر روتی تھی....

میرے بھائیو! وہ فاطمہؓ جس کے گھر میں چکی چلتی تھی، وہ چکی پیستی تھی.... عید کا دن

تھا.... گھر میں کھانے پینے کے لئے کچھ نہیں تھا.... بچوں نے کہا اماں! کھانے کیلئے کچھ نہیں، پہننے کے لئے کچھ نہیں.... آج عید کا دن ہے۔ گھر میں تو کچھ آیا نہیں تھا.... تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا.... اور کچھ کپڑے گھر دے گیا.... حضرت فاطمہؓ وہ کپڑے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی.... حضورؐ نے فرمایا فاطمہؓ! یہ دنیا کے کپڑے نہیں.... یہ جنت کے کپڑے ہیں۔

سیدہ فاطمہؓ کی سخاوت کی وجہ سے یہودی سردار مسلمان ہوگیا:

میرے بھائیو! وہ وقت بھی آیا کہ حضرت فاطمہؓ کے دروازے پہ ایک فقیر آیا.... کہنے لگا کہ اے آل رسولؐ! میں کبھی نبوت کے خاندان کے دروازے سے خالی واپس نہیں گیا.... حضرت فاطمہؓ نے کہا.... میرے گھر میں تو کچھ بھی نہیں ہے.... اس نے کہا میرے گھر میں بڑا فاقہ ہے، تو پیغمبرؐ کی بیٹی فاطمہؓ نے ایک چادر جو رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی تھی.... بڑی رنگین چادر تھی.... فرمایا میری یہ چادر لے کر یہودیوں کے سردار شمعون کے پاس جاؤ.... اور جا کر کہو کہ یہ چادر رہن میں رکھ لے.... اور اس کے بدلے میں تیرا قرضہ اتار دے.... جب وہ چادر لے کر شمعون کے پاس گیا.... اس نے چادر کو دیکھ کر کہا.... یہ رسول اللہ ﷺ کی چادر ہے.... یہ آخر الزماں نبیؐ کی چادر ہے، وہ رو پڑا.... اور رو کر کہنے لگا.... کہ ایسا خاندان کبھی غلط نہیں ہوسکتا۔ حضرت فاطمہؓ کی سخاوت کو دیکھ کر یہودی شمعون نے کلمہ نبی کا پڑھ لیا۔ میرے بھائیو! واقعات بڑے عجیب و غریب ہیں، حضرت فاطمہؓ کی سخاوت کے واقعات ہیں۔ ان کی عظمت کے واقعات ہیں.... ان کی بلندی کے واقعات ہیں.... ان کے علم و تقویٰ کے واقعات ہیں.... ان کی فصاحت و بلاغت کے واقعات ہیں.... اور ان کے پیغمبرؐ سے والہانہ عشق کے واقعات ہیں....!!

ہادیٔ سبلؐ کو حسنؓ و حسینؓ سے محبت:

حسن و حسینؓ سے نبی کو بڑی محبت تھی۔ حضور علیہ السلام جب حضرت فاطمہؓ کے گھر کے قریب سے گزرتے.... ایک دن حضور ﷺ گھر میں چلے گئے.... فرمایا فاطمہؓ! جب حسنؓ روتا ہے.... تو میرا دل دکھتا ہے.... حسنؓ کو نہ رلایا کر.... حسینؓ کو نہ رلایا کر....!

حسنؓ کا چہرہ، رہبرورہنما ﷺ کے چہرے سے ملتا تھا:

میرے بھائیو! حضرت حسنؓ کا چہرہ رسول اللہ ﷺ سے ملتا تھا۔ایک دن حضرت حسنؓ حضرت علیؓ کے ہاتھوں میں تھے.... حضرت علیؓ حسنؓ کو لے کر بازار سے گزر رہے تھے....ابوبکر صدیقؓ آگئے....ابوبکر صدیقؓ نے کہا... یہ کس کا بچہ ہے....؟ تو حضرت علیؓ نے فرمایا... یہ میرا بچہ ہے....! حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا یہ تیرا بچہ نہیں ہے....! انہوں (حضرت علیؓ) نے کہا...نہیں! یہ تو میرا بچہ ہے....! ابوبکرؓ نے فرمایا... یہ تیرا بچہ نہیں ہے....! فرمایا (حضرت علیؓ)... یہ تو میرا بچہ ہے....! فرمایا (حضرت ابوبکرؓ)... تیرا بیٹا نہیں ہے....! علیؓ نے فرمایا... اچھا بتاؤ کس کا بیٹا ہے....! تو صدیق اکبرؓ نے جواب میں کیا فرق ....؟ فرمایا ....! ابن لِعَلِیٍّ شبهاً لِنَبِیٍّ.... بیٹا علیؓ کا ہے، چہرہ مصطفیٰؐ کا ہے۔

حیدرِ کرارؓ کا نکاح فاطمہؓ سے کیسے ہوا....؟

میرے بھائیو! حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی شادی حضرت علیؓ سے سے ہوئی....آپ کو پتہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ سے شادی کے خواہش مند کچھ اور حضرات بھی تھے....! انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیغام بھجوائے تھے....لیکن حضورؐ نے کسی کو جواب نہیں دیا، اور جب جواب کسی کو نہیں دیا....تو خود ابوبکرؓ اور عمرؓ نے....جو چاہتے تھے....کہ نبیؐ کے خاندان میں ہماری نئی رشتے داری ہو جائے....تو جب پیغمبر علیہ السلام نے حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کو جواب نہیں دیا، تو حضرت علیؓ کو صدیق اکبرؓ نے مسجد میں کہا...علیؓ! فاطمہؓ کا رشتہ مانگو، علیؓ نے فرمایا...کس منہ سے مانگوں....؟ میرے پاس تو کھانا کھلانے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے۔تو ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا...سامان اکٹھا کرنا ہمارا کام ہے، رشتہ مانگنا تیرا کام ہے...تو علی المرتضیٰؓ گئے....اس زمانے میں رشتہ مانگنا کوئی عیب نہیں تھا، عرب کا رواج ہے....آج بھی نہیں ہے عیب....کہ کوئی آدمی کسی سے رشتہ مانگ لے کہ تو مجھے رشتہ دے دو، تو حضرت علیؓ نے جا کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے بڑے ادب سے کہا...کہ

یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کا مہمان بننا چاہتا ہوں....!!

تو جواب میں حضورؐ نے فرمایا...اھلاً وسھلاً مرحبا....

یہی لفظ آ کر حضرت علیؓ نے ابوبکرؓ سے کہہ دیے۔کہ حضورؐ نے تو رشتے کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا...صرف یہ کہا...اھلاً وسھلاً مرحبا....

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا تجھے مبارک ہو، میں رازدارِ نبوت ہوں، تیرا رشتہ ہو گیا....!!

بات ہو گئی....ایک دن، دو دن گزر گئے....حضرت علیؓ کے پاس نہ رہائش کا مکان تھا، نہ کھانا کھلانے کو کوئی چیز تھی....کوئی بات بھی نہیں تھی....حضور ﷺ نے فرمایا...علیؓ! تیرے پاس کوئی چیز ہے....؟ کہا کچھ نہیں ....!! زرہ ہے، ایک تلوار ہے۔حضورؐ نے فرمایا تلوار تو جنگوں کے لئے رکھو، اور زرہ کو بازار میں بیچ آؤ....!!

حیدرِ کرارؓ کی بازار میں عثمانؓ سے ملاقات:

اب دیکھو، علی المرتضیٰ زرہ بیچنے کے لئے بازار میں گئے.... مؤرخین کہتے ہیں آگے عثمان غنیؓ سے ملاقات ہو گئی، حضرت عثمانؓ نے فرمایا...علیؓ! کیا چاہتے ہو....؟ فرمایا میں زرہ بیچنا چاہتا ہوں....!! کتنے کی زرہ ہے....؟ ساڑھے چار سو (۴۵۰) درہم کی ....!! کس لئے بیچتے ہو....؟ اس لئے کہ فاطمہؓ سے میری شادی ہے اور سامان خریدنے کے لئے کوئی چیز بھی نہیں ہے، تو....حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا پیسے کتنے لوگے....؟ فرمایا ساڑھے چار سو درہم....!! عثمانؓ نے ساڑھے چار سو درہم علی المرتضیٰؓ کو دیدیے، زرہ لے لی، اور جب علیؓ چلنے لگے تو عثمان غنیؓ نے وہ زرہ بھی واپس دیدی....شیر خدا نے کہا...زرہ کیوں واپس کرتے ہو....؟ تو عثمان غنیؓ نے کہا اس لئے واپس کرتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ رشتہ نبیؐ کی بیٹی کا ہو...اور خرچ سارا عثمان غنیؓ کا ہو....!!

حیدرِ کرارؓ کی فاطمہؓ سے شادی کا طے ہونا:

میرے بھائیو! جمعرات کا دن طے ہوا....۱۰ر صفر جمعرات کا دن فاطمۃ الزہراءؓ کی علیؓ سے شادی قرار پائی....اب دیکھو! شادی کے لئے بارات کون سی تھی....؟ اور بارات چلی کہاں سے....؟ بارات کا پہلا مہمان تھا صدیق اکبرؓ....! اور اس پہلے مہمان کو دیکھو، حضورؐ نے حضرت بلالؓ کو بلایا....اور بلا کر کہا.... بلالؓ! میرے

دوستوں کو اطلاع کرو....!! کہ میری بیٹی کی شادی پہ آئیں....! دوستوں کی لسٹ بنائی گئی دوستوں کی لسٹ میں.... پہلا نام ابوبکر صدیقؓ کا تھا....دوسرا نام عمر فاروقؓ کا تھا....تیسرا نام عثمان غنیؓ کا تھا.... چوتھا نام عبدالرحمان بن عوفؓ کا تھا.... باقی طلحہؓ اور زبیرؓ کا اور سارے صحابہؓ کا.... کہ سب لوگ ۱۰؍صفر کو جمعرات کے دن صبح مسجد میں آجائیں....سب لوگ مسجد میں جمع ہوگئے.... بارات بھی نرالی تھی....اور دولہا بھی نرالا تھا....دلہن بھی نرالی تھی....اور جہیز کا سامان بھی نرالا تھا۔

سیدہ فاطمہؓ کے جہیز کا سامان:

سامان کیا تھا....؟ ایک چکی تھی....ایک روٹی پکانے کے لئے توا تھا اور ایک لکڑی کا پیالہ تھا....ایک گدیلا تھا، جس میں کھجوروں کی چھال بھری ہوئی تھی....یہ شہنشاہِ کائنات کی بیٹی کی شادی تھی....!! اس شادی کو دیکھو، جہیز کا سامان تو دیکھو، اوئے سامان خرید کر کون لایا....؟ دو دن پہلے رسول اللہ ﷺ نے صدیق اکبرؓ کو بھیجا....کہ جاؤ! میری بیٹی کا سامان لے کر آؤ....ابوبکرؓ سامان لے کر آئے....عمر فاروقؓ سامان لے آئے....بارات جمع ہورہی ہے....دولہا موجود ہے، دلہن موجود ہے....سب کچھ ہے، اب نکاح رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا....اور حضورؐ نے فرمایا....کہ اے فاطمہؓ! تیرا نکاح میں ایک ایسے لڑکے سے کررہا ہوں....جس کا علم پہاڑوں سے بلند ہے....یہ خطبے کے الفاظ ہیں!! میرے بھائیو! یہ شادی ہورہی ہے....حضرت فاطمہؓ کا سامان گھر میں کس نے تیار کیا....؟ حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ نے....گھر میں سامان عائشہؓ اور ام سلمہؓ تیار کرے اور باہر سے سارا سامان ابوبکر صدیقؓ لائے۔ اور تو کہے کہ ابوبکرؓ کافر، عمرؓ کافر....!! اگر ابوبکرؓ و عمرؓ کافر ہوں....تو علی المرتضیٰؓ کے گھر میں فاطمہؓ کو بھیج کر تو دکھا....اس بارات کو ذرا چلا کر تو دکھا....!!

علیؓ کے نکاح کے گواہ کون:

اور گواہ کون ہیں....؟ اور سامان لانے والا کون ہے....؟ جب پیغمبرؐ نے نکاح کیا تو نکاح میں دو گواہ بنائے گئے، ایک ابوبکرؓ اور ایک عمرؓ....! سامان دینے والا اخرید کر ابوبکرؓ و عمرؓ ہو....گواہ بھی ابوبکرؓ وعمرؓ ہو....اور خرچہ دینے والا عثمان غنیؓ ہو، اور تیری کتاب کہے کہ ابوبکرؓ بھی کافر....عمرؓ بھی

کافر....!! تو کافر کی بات کرے....سپاہ صحابہ محبت کی بات کرے....؟ تو کافر کہہ کر بھی امن پسند....اور میں شادی میں محبت کی بات کہہ کر بھی تخریب کار....!! میں دہشت گرد!! چل ہم دہشت گرد ہی ٹھہرے....شادی کی محبت بیان کر کے ہی....!!

سیدہ فاطمہؓ کی رخصتی کے وقت حضرت خدیجہؓ کی یاد:

میرے بھائیو! جب سامان تیار ہوگیا.... سامان کہاں رکھا گیا....؟ علماء کہتے ہیں کہ ایک کنڈا لٹکایا گیا تھا....جس کے اوپر برتن لٹکائے گئے تھے، کچھ کپڑے تھے....ام سلمہؓ کی زبان سے ایک بات نکل گئی۔ جب رخصتی کا وقت آیا تو ام سلمہؓ کی زبان سے نکل گیا....اے کاش! اس وقت خدیجۃ الکبریٰؓ زندہ ہوتی....خدیجۃ الکبریٰؓ فاطمہؓ کی امی تھیں....جب فاطمۃ الزہراءؓ کے سامنے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ نام ام سلمہؓ نے لیا....تو سارے صحابی رونے لگے....فاطمہؓ بھی رونے لگی ،حضرت عائشہؓ بھی رونے لگی....رسول اللہ ﷺ بھی رونے لگے، اور حضرت ام سلمہؓ نے کہا....اے کاش! خدیجہؓ زندہ ہوتی....اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی کو رخصت کرتی....حضور ﷺ زاروقطار روتے تھے....اور فاطمہؓ کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہتے تھے....آج خدیجہؓ کی وہ وفائیں مجھے یاد آتی ہیں....اے فاطمہؓ! تو نہیں جانتی ساری دنیا نے مجھے دھکا دیا....اور خدیجہؓ نے مجھے اپنا بنایا....!

ہادیٔ سبلؐ نے حیدر کرارؓ کو فاطمہؓ کے لئے مکان دیا:

میرے بھائیو! نکاح ہوا....اور حضور علیہ السلام کا ایک مکان تھا....جو کرائے کا مکان آپکے پاس تھا، مسجد نبویؐ کے ملحقہ....آپ نے وہ مکان حضرت علیؓ کو فاطمۃ الزہراءؓ کے لئے دیا، اس مکان کا نام بعد میں دارِ علیؓ رکھا۔

اس دارِ علیؓ میں حضور علیہ السلام کی بیٹی کو شادی کے بعد لے جایا گیا، حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ کو لے کر....جب اس مکان میں پہنچے....تو وہاں ان کا کچھ سامان بھی گھریلو موجود تھا۔

(بقیہ تقریر موضوع سے مناسبت نہ ہونے کی بنا پر حذف کی جارہی ہے....شبیر حیدر)

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ علمائے دیوبند

بمقام:-..............پشاور

مورخہ:-..............۱۹۸۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ علمائے دیوبند

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَلَا نَظِيْرَلَهٗ وَلَا وَزِيْرَ لَهٗ وَلَا مُشِيْرَلَهٗ وَلَا مُعِيْنَ لَهٗ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ....اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰى كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا....

وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِی الْكَلَامِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ:وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ o

وقال النبیُّ ﷺ :اَلْعُلَمَآءُ اُمَنَاءُ الدِّيْنِ مَالَمْ يُخَالِطُ الْاُمَرَآءَ وَاِذَاهُمْ يُخَالِطُ الْاُمَرَآءَ فَهُمْ نُقُوْصُ الدِّيْنِ فَاحْذَرُوْهُمْ....

وَقَال النبیُّ ﷺ :لاتزال طائفة من امتی ظاهرين علی الحق.... لايضرهم من خالفهم حتّٰی ياتی امر الله اوكما قال النبی صلی الله عليه وسلّم....

صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلَانَا الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِيْمُ وَنَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَo

اس میں نہیں کلام کہ دیوبند کا وجود
ہندوستاں کے سر پہ ہے ، احسانِ مصطفیٰؐ
تاحشر اس پہ رحمت پروردگار ہو
پیدا کئے ہیں جس نے فدایانِ مصطفیٰؐ

اس مدرسہ کے جذبۂ عزت سرشت سے
پہنچا ہے خاص و عام کو فیضانِ مصطفیٰ ؐ
اور گونجے کا چار کھوٹ نانوتویؒ کا نام
بانٹا ہے جس نے بادۂ عرفانِ مصطفیٰ ؐ

تمہید: میرے واجب الاحترام بزرگو اور دوستو! آپ حضرات بڑے دور دراز سے وقت نکال کر آئے ہیں، انشاء اللہ آپ کا یہ وقت آپ کو بہت فائدہ دے گا۔ مجھے یہ کہا گیا ہے کہ آپ کے سامنے آج ''علمائے دیوبند کی تاریخ'' پیش کروں.... علمائے دیوبند کی تاریخ کیا ہے، یہ بڑا عجیب موضوع ہے اور میرا عام طور پر پنجاب میں تقاریر میں یہی خاص موضوع رہتا ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ آپ حضرات کو اسی موضوع کے سلسلے میں کچھ معلومات فراہم کی جائیں۔ میرے دوستو! برصغیر پاک و ہند میں جتنا کام دیوبند کے علماء نے کیا ہے، اتنا کام نہ کسی نے پہلے کیا ہے اور نہ بعد میں کوئی کر سکے گا، انشاء اللہ! اس میں کوئی شک وشبہ نہیں، ہندوستان میں جب سے انگریز آیا دو طبقے ہندوستان میں برسرِ پیکار رہے۔

انگریز کا وفادار طبقہ: ایک طبقہ وہ تھا کہ جس نے انگریز کے سامنے گردنیں جھکائیں .... انگریز سے معافیاں مانگیں، انگریز سے جاگیریں حاصل کیں، انگریز سے دولتیں حاصل کیں، ایک طبقہ وہ تھا کہ جس نے سلطان ٹیپو جیسے انسان سے غداری کی، ایک طبقہ وہ تھا کہ جس نے نواب سراج الدولہ کی گردن کٹا کر ساڑھے سات سو مربع زمین انگریز سے الاٹ کرائی، ایک طبقہ وہ تھا کہ جس نے بالاکوٹ کے پہاڑوں پر شاہ اسماعیل شہیدؒ سے غداری کر کے اس نواسۂ رسول کو اس شاہ اسماعیل شہید کو، اس خانوادۂ رسالت کو، اور اس پیغمبر کے خاندان سے تعلق رکھنے والے.... اس مجاہد اسلام کو .... بالاکوٹ کی پہاڑیوں پر شہید کرادیا۔

انگریز کا باغی طبقہ: میرے دوستو! ایک طبقہ وہ تھا.... اور دوسری طرف ایک وہ طبقہ تھا.... کہ جو شاہ ولی اللہ کے نام کا وارث تھا، جو شاہ عبدالعزیزؒ کے فتوے کا علمبردار تھا.... کہ جس فتوے نے برصغیر میں مالٹا اور کالا پانی اور اسکندریہ کے

ساحل پہ اور جیلوں کو آباد کر کے.... پھانسیوں کے تختے پر چڑھ کر ساری زندگی انگریز سے ٹکرا گیا.... بچوں کو یتیم کرا گیا اور بیویوں کو بیوہ کرا گیا، وہ طبقہ کٹ تو گیا، لیکن نہ انگریز کے سامنے گردن جھکائی اور نہ دنیا کے کسی اور باطل کے سامنے گردن جھکائی۔

مولانا قاسم نانوتویؒ کون تھا: میرے دوستو! وہ طبقہ دیوبند کے علماء کا طبقہ تھا.... آج کل بعض لوگ کہتے ہیں کہ دیوبند کا مدرسہ تو کافی عرصے بعد بنا، تو جب سے دیوبند کا مدرسہ بنا.... اس کا مطلب یہ ہوا.... کہ دیوبند کا مدرسہ جب سے قائم ہوا.... اس وقت سے دیوبندی بنے۔ اور اس سے پہلے دیوبندیوں کا نام ونشان نہیں تھا، بعض مولوی یوں کہتے ہیں.... میں کہتا ہوں کہ قاسم نانوتویؒ ہمارے پیر و مرشد نے.... دیوبند کا مدرسہ بنایا.... لیکن مدرسہ بنانے سے پہلے.... وہ عالم تھے، وہ دین کے فاضل تھے، وہ اسلام کے علمبردار تھے، وہ دین کے مجاہد تھے، اس دیوبند کا مدرسہ بنانے سے پہلے.... انہوں نے علم حاصل کیا تھا، ٹھیک ہے علمائے دیوبند.... دیوبند کے مدرسے سے پڑھے ہیں، لیکن یہ علم جو دیوبند کے مدرسے سے پھیلا، یہ جو پوری دنیا میں پہنچا، یہ دیوبند کی زمین ہی سے نہیں بلکہ قاسم نانوتویؒ کے سینے سے پھوٹا۔

علمائے دیوبند کا علمی شجرہ: اور قاسم نانوتویؒ کون ہیں....؟ کہ جس نے یہ علم قرآن وحدیث کا حاصل کیا....

قاسم نانوتویؒ نے.... شاہ اسحاقؒ سے شاہ اسحاقؒ نے.... شاہ عبدالغنیؒ سے شاہ عبدالغنیؒ نے.... شاہ عبدالعزیزؒ سے شاہ عبدالعزیزؒ نے.... شاہ ولی اللہؒ سے شاہ ولی اللہؒ نے.... شیخ ابوطاہرؒ مدنی سے شیخ ابوطاہرؒ مدنی نے.... محمد بن احمد صاحبؒ مجمع البحار سے علامہ محمد بن احمدؒ نے.... حافظ حسام الدینؒ سے حافظ حسام الدینؒ نے.... شیخ ربیع ابن سبیعؒ سے شیخ ربیع ابن سبیعؒ نے.... دو واسطوں سے امام عینی ترمذیؒ سے امام عینی ترمذیؒ نے.... امام بخاریؒ سے امام بخاریؒ نے.... حضرت حمادؒ سے حضرت حمادؒ نے.... عبداللہ ابن مبارکؒ سے عبداللہ ابن مبارکؒ نے.... امام ابوحنیفہؒ سے امام ابوحنیفہؒ نے.... انس ابن مالکؓ سے انس ابن مالکؓ نے.... محمد رسول اللہ ﷺ سے میرے دوستو! قاسم نانوتویؒ.... یہ علم دنیا میں پھیلاتا ہے، اس علم کا شجرہ.... قاسم نانوتویؒ سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

علمائے دیوبند کے تصوف کا شجرہ:

میرے دوستو! یہ کہنا کہ چلو علم تو تم نے اس طرح حاصل کیا.... کہ علم کا سلسلہ آپ رسول اللہؐ.... تک پہنچتا ہے، لیکن ولایت ہمارے پاس ہے، گدیاں ہمارے پاس ہیں، پیری ہمارے پاس ہے، تقدس ہمارے پاس ہے۔ نقش بندی ہمارے پاس ہیں، سہروردی ہمارے پاس ہیں، چشتی ہمارے پاس ہیں، قادری ہمارے پاس ہیں، دنیا کے اندر علمائے دیوبند کو برا کہنے والو! آؤ دیوبند کے مرکز پہ.... اگر علم ملتا ہے، اگر تقدس ملتا ہے، اگر ریاضت ملتی ہے، اگر جہاد ملتا ہے، اگر تفکر ملتا ہے، اگر تقویٰ ملتا ہے، اگر قرآن ملتا ہے، اگر حدیث ملتی ہے.... تو اسی دیوبند کی مسند پہ پیغمبر کی طریقت بھی ملتی ہے، نبی کی ولایت بھی ملتی ہے، اور نبی کی بزرگی بھی ملتی ہے، نبی کی طہارت بھی ملتی ہے، اسی دیوبند کی برکت سے.... اس لئے کہ قاسم نانوتویؒ مرید تھے.... حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے اور حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے ولایت کا سبق پایا تھا.... میاں جی نور محمدؒ سے میاں جی نور محمدؒ نے.... شیخ عبدالباریؒ سے شیخ عبدالباریؒ نے.... شیخ عبدالہادیؒ سے شیخ عبدالہادیؒ نے.... شیخ عزالدینؒ سے شیخ عزالدینؒ نے.... شیخ عبدالحقؒ سے شیخ عبدالحقؒ نے.... شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ سے شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ نے.... خواجہ جلال الدین تھانیسریؒ سے خواجہ جلال الدینؒ نے.... خواجہ نظام الدین اولیاءؒ سے خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے.... خواہ علاء الدین صابر کلیری سے خواجہ علاؤالدینؒ نے.... حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ سے فرید الدین گنج شکرؒ نے.... خواجہ علی ہجویریؒ سے خواجہ علی ہجویریؒ نے.... خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ سے خواجہ قطب الدینؒ نے.... خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ سے خواجہ معین الدین چشتیؒ نے.... شیخ محمد بن احمدؒ سے شیخ محمد بن احمدؒ نے.... سلطان بن عمیرہؒ سے سلطان ابن عمیرہؒ نے.... خواجہ فضیل بن عیاضؒ سے فضیل بن عیاضؒ نے.... حضرت حسن بصریؒ سے حضرت حسن بصریؒ نے.... حضرت علی المرتضیٰؓ سے حضرت علی المرتضیٰؓ نے.... محمد رسول اللہؐ سے علم میں ہمارا سلسلہ.... رسول اللہ تک پہنچتا ہے.... ولایت میں بھی ہمارا سلسلہ رسول اللہ تک پہنچتا ہے، کائنات میں اس کا جواب کوئی نہیں دے سکتا۔

برصغیر میں انگریز کی آمد اور شاہ عبدالعزیزؒ کا فتویٰ جہاد:

اور دیوبند کا مدرسہ کب بنا.... یہ باتیں ذرا سمجھیں، دارالعلوم دیوبند کی بنیاد کب اور کیوں رکھی گئی....؟ ۱۶۰۱ء میں ہندوستان

میں انگریز آیا تھا، تجارت کے نام سے اس نے آ کر آہستہ آہستہ پورے برصغیر پہ غلامی کی زنجیروں میں مسلمانوں کو جکڑ لیا، اور ایک وقت آیا کہ ۱۷۳۹ء میں شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلوی شاہ ولی اللہؒ کے گھر پیدا ہوئے اور شاہ عبدالعزیزؒ نے ۱۷۶۲ء میں ہندوستان کی تاریخ میں سب سے پہلا فتویٰ جہاد جاری کیا، اور کہا کہ انگریزوں کے خلاف جہاد کرنا فرض ہو چکا ہے۔

سلطان ٹیپو کون تھا....؟

اسی فتویٰ کی روشنی میں ۱۷۵۲ء میں سلطان ٹیپو میدان میں آتا ہے.... سلطان ٹیپو شاہ عبدالعزیزؒ کے اسی فتویٰ کی بنیاد پر ۱۷۵۲ء میں انگریز کے خلاف تلوار اٹھا کر میسور کی لڑائیوں کے لئے مقابلے میں آتا ہے، سلطان ٹیپو کون تھا....؟ اپنے دور کا قطب تھا، مولانا حسین احمد مدنیؒ فرماتے ہیں کہ سلطان ٹیپو اپنے دور کا اتنا بڑا ولی تھا.... کہ آپ اور میں اس کا تصور ہی نہیں کر سکتے۔

سلطان ٹیپو باریش تھا:

پاکستان کی اس قوم کو دیکھو.... ان لعنتی قسم کے مؤرخوں کو دیکھو کہ جنہوں نے سلطان ٹیپو کی تصویر غلط طور پر کتابوں میں چھاپی ہے، سلطان ٹیپو نے ساری زندگی داڑھی پہ استرا نہیں پھرایا، لیکن آپ نے سلطان ٹیپو کا فوٹو کتابوں میں دیکھا ہے، اور اس کی داڑھی نہیں ہے، یہ سلطان ٹیپو کی تصویر نہیں ہے، سلطان ٹیپو نے ساری زندگی داڑھی نہیں منڈوائی، سلطان ٹیپو تہجد گزار تھا، سلطان ٹیپو اپنے دور کا قطب تھا، سلطان ٹیپو اپنے دور کا ولی تھا، مولانا حسین احمد مدنی اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ جس دور میں سلطان ٹیپو انگریز کے مقابلے میں آیا.... اس دور میں سلطان ٹیپو سے بڑا ولی ہندوستان میں نہیں تھا۔

سلطان ٹیپو صاحب ترتیب تھا:

سلطان ٹیپو نے میسور کی جامع مسجد بنائی اور اعلان کیا کہ اس جامع مسجد میں جماعت وہ آدمی کرائے جو صاحب ترتیب ہو، علماء جانتے ہیں کہ صاحب ترتیب وہ ہوتا ہے کہ پانچ نمازیں اکٹھی جس کی قضاء نہ ہوئی ہوں، کوئی عالم جماعت کرانے کے لئے آگے نہ بڑھا اور سلطان ٹیپو خود آگے آیا اور اس نے کہا کہ جب سے میں بالغ ہوا ہوں.... آج تک میری پانچ نمازیں اکٹھی کبھی قضا نہیں ہوئیں۔ اتنا بڑا ولی تھا، سلطان ٹیپو.... لیکن اس قوم کو دیکھو کہ انہوں نے اپنے کتوں کے نام پہ ٹیپو کا نام رکھا، انہوں نے تو اسی داڑھی کو علیحدہ کر دیا.... تا کہ لوگ سلطان

ٹیپو کی داڑھی دیکھ کر یہ نہ کہیں کہ علماء اور مولویوں ہی نے انگریز کا مقابلہ کیا، سلطان ٹیپو کے فوٹو سے داڑھی اڑادی.... تاکہ لوگ یہ کہیں کہ یہ مولوی نہیں تھا، مولویوں کا کیا کام ہے، مولویوں سے لوگوں کو متنفر کرنے کے لئے سلطان ٹیپو کی تاریخ کو مسخ کردیا گیا۔

ظفر علی خان.... ٹیپو سلطان کی قبر پر:

اور سلطان اتنا بڑا مجاہد تھا، جس کی قبر پر ظفر علی خان گیا اور ظفر علی اس کی قبر پر سرنگہ پٹم کے قلعے پہ جو اس کی قبر بنی ہوئی ہے، اس سرنگہ پٹم کے قلعے پر، اس کی قبر پر جاکر کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ اے سلطان....!

ہند کو محرم اسرارِ وفا تو نے کیا
حق وفاداریٔ مشرق ادا تونے کیا
ہند میں آج جو جذبۂ بیداری ہے
یہ تیرے ہی شعلۂ ایثار کی گل کاری ہے

سلطان کی قبر پر یہ عجیب مصرعہ تھا۔ میرے دوستو! اتنا بڑا مجاہد انسان.... اس کو، اس کی تاریخ کو پاکستان کے کئی بے ضمیر قسم کے قلم کاروں نے مسخ کردیا۔

سلطان ٹیپو کے جہاد کا آغاز اور میر صادق کی غداری:

سلطان ٹیپو ۱۷۵۲ء میں انگریز کے مقابلے کے لئے اٹھا، میں مختصر کرتا ہوں، آپ کو معلوم ہوجانا چاہئے کہ چار لڑائیاں سلطان نے انگریز کے خلاف لڑیں.... لیکن سلطان ٹیپو کا سپہ سالار میر صادق تھا.... اس نے ساڑھے نوسو مربع زمین انگریز سے لینے کے بدلے میں عین لڑائی کے موقع پر سلطان ٹیپو سے غداری کی، اور سلطان ٹیپو کو تن تنہا چھوڑ دیا، اور بالآخر اس سرنگہ پٹم کے قلعے پر سلطان لڑتا ہوا شہید ہوگیا، اور وہ میر صادق ساڑھے نوسو مربع زمین الاٹ کراکے چلا گیا۔

دور حاضر کے میر صادق:

یہ جو آج آپ پاکستان میں دیکھتے ہیں.... دولتانوں نے، ٹوانوں نے، قریشیوں نے، گیلانیوں نے پانچ پانچ سو مربع زمین اپنی ملکیت بنائی ہوئی ہے، پانچ پانچ سو مربع زمین ان جاگیرداروں کے

پاس ہے، ان گدی نشینیوں کے پاس ہے، فلاں سجادہ نشین، فلاں گدی نشین.... پانچ سو مربع زمین کا مالک ہے، ہزار مربع کا مالک ہے.... یہ زمینیں کہاں سے آئیں؟ یہ انگریز کے سامنے معافیاں مانگنے سے آئیں، انگریز کی حمایت کرنے کے بدلے میں آئیں، ایک طرف سلطان ٹیپو کی غداری کے بدلے میں ساڑھے نوسو مربع زمین میر صادق کو ملی، اور نواب سراج الدولہ سے غداری کرنے کے بدلے میں میر جعفر کو ساڑھے سات سو مربع زمین ملی.... اور اس طرح پنجاب کے ۳۶ سجادہ نشین پیروں کو پانچ پانچ سو مربع زمینیں الاٹ کرائی گئیں، تاکہ یہ انگریز کے ہاتھ مضبوط کریں.... ایک طرف یہ انگریز کے ٹاؤٹ تھے، آج پاکستان میں ان کو سر کہا جاتا ہے، ان کو بہادر کہا جاتا ہے، ان کو پاکستان کا بڑا ٹھیکیدار کہا جاتا ہے، ایک طرف یہ نونو سو مربع زمینیں الاٹ کرانے والوں کو تم ملک کا وفادار کہتے ہو....؟

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ انگریز کا اصل باغی تھا:

اور ایک طرف وہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھا.... کہ جس کا جنازہ کرایہ کے مکان سے اٹھا اور کھدر کے کپڑوں سے اٹھا، وہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ.... کیا وہ سونے کا محل نہیں بنا سکتا تھا....؟ انگریز اس کے دروازے پر آتا تھا، سکندر مرزا نے پیغام بھیجا کہ شاہ جی میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں، شاہ جی! آپ میرے پاس آئیں، شاہ جی نے جواب لکھا کہ فقیر بادشاہوں کے دروازے پہ نہیں جایا کرتے، وہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ.... جس کو آج بھی لوگ غدار کہتے ہیں ۱۴/اگست کا دن ہر سال آتا ہے، اور آکر گزر جاتا ہے، ۱۴/اگست کی بنیاد.... اس وقت رکھی گئی تھی کہ جب سرنگہ پٹم کے قلعے پہ سلطان ٹیپو نے انگریز کا مقابلہ کیا تھا.... ۱۴/اگست کی بنیاد اس وقت رکھی گئی تھی کہ جب نواب سراج الدولہ نے انگریز کو چنے نراج چنے چبوائے تھے، اور میں مختصر کہتا ہوں وقت تھوڑا ہے.... لیکن میں آگے چل کر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ دیوبند کا مدرسہ کیوں بنا؟

علمائے دیوبند کی طرف سے انگریز کی بغاوت کا فیصلہ:

اس کے بعد ۱۸۵۶ء میں ہندوستان کے تمام علماء کا اجلاس دہلی میں ہوا، ان علماء کو یہ فیصلہ کرنا تھا کہ آیا ہم انگریز کی مستقل غلامی اختیار کریں.... یا انگریز کا مقابلہ کرکے دنیا سے چلے جائیں، یا انگریز کی اطاعت قبول کرلیں.... یہ

فیصلہ کرنا تھا، اس میٹنگ میں کون تھا....؟ اس میٹنگ میں مولانا قاسم نانوتویؒ حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ، شاہ اسماعیل شہید کے رفیق کار اور سید احمد شہید کے مرید مولانا جعفر تھانیسریؒ مولانا ولایت علی اور اس کے علاوہ اس میٹنگ میں مولانا مملوک علی تھے، ایک آدمی نے کہہ دیا کہ ہماری تعداد بڑی تھوڑی ہے، بات سمجھیں! تو مولانا قاسم نانوتویؒ نے فرمایا.... کہ کیا ہماری تعداد غازیان بدر سے بھی کم ہے....؟ جب یہ بات کہی تو مجمع میں آگ لگ گئی۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ انگریز کا مقابلہ کرنا چاہئے، چونکہ ہندوستان کی تاریخ کی.... سب سے بڑی جنگ آزادی جو لڑی گئی اس جنگ آزادی کا نام کیا ہے....؟ اس کا نام ہے اٹھارہ سو ستاون کی جنگ آزادی! اس جنگ میں ایک طرف علماء تھے اور دوسری طرف انگریز تھا، غداری کی وجہ سے علماء کو فتح نہیں ہو سکی، انگریز غالب آگیا، اور اس کے بعد وائسرائے برطانیہ نے ایک وفد ہندوستان میں بھیجا کہ جاؤ جا کر پتہ کر کے آؤ کہ انگریز کی حکومت کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے....؟ وائسرائے برطانیہ کے اس وفد کے سربراہ کا نام تھا ڈاکٹر ولیم میور.... اس نے رپورٹ لکھی.... کہ جب تک اس برصغیر میں مولوی موجود ہیں، قرآن موجود ہے، اس وقت تک تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

انگریز کے ہاتھوں علمائے دیوبند کا قتل عام:

چنانچہ ۱۸۶۳ء میں .... ہندوستان میں علماء کے قتل عام کا انگریز نے اعلان کیا، جب انگریز ہندوستان میں آیا تھا.... ۱۶۰۱ء میں تو دہلی کے شہر میں ایک ہزار دینی مدرسہ تھا، لیکن ۱۸۶۴ء میں ایک دینی مدرسہ بھی پورے برصغیر میں موجود نہیں تھا، انگریز نے شاہ ولی اللہؒ کے مدرسہ رحیمیہ .... جو دہلی کا مرکز تھا، اس مدرسے کے اوپر بلڈوزر پھرا دیئے، مسجدیں شہید کرا دیں، اس مدرسے کو تباہ کر دیا، علماء کا قتل عام کیا۔

چونکہ مسٹر ٹامسن اپنی انگریزی کی ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ ۱۸۵۷ء سے لے کر ۱۸۶۴ء تک یہ ہندوستان کی تاریخ کے بڑے المناک سال ہیں.... ان سالوں میں چودہ ہزار علماء کو دہلی کے چاندنی چوک سے لے کر خیبر تک ان کی گردنوں کو لٹکایا گیا: چودہ ہزار علماء کو.... مسٹر ٹامسن اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ شاہی مسجد کے صحن میں انگریز نے پھانسی کا پھندہ بنا کر سو علماء کو ایک ایک دن میں پھانسی دی۔ اسی اسی علماء کو بوریوں میں بند کر کے دریائے راوی میں ڈالا

جاتا اور اوپر سے ان کو گولیوں کا نشانہ بنا دیا جاتا، ٹامسن کہتا ہے کہ عجیب موقع تھا.... کہ علماء کو سوروں کی کھالوں میں بند کر کے جلتے ہوئے تنوروں میں ڈالا گیا، علماء کے جسموں کو تانبے سے داغا گیا، علماء کو ہاتھیوں کے اوپر کھڑا کر کے درختوں سے ان کی گردنوں کو باندھا گیا، وہ ٹامسن کہتا ہے.... کہ میں دہلی میں اپنے خیمہ میں گیا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے چالیس علماء کے کپڑے اتارے گئے، چالیس علماء کے کپڑے اتار کر ان کو آگ کے انگاروں پہ ڈالا گیا اور اس کے بعد میرے سامنے چالیس اور علماء لائے گئے اور انگریز نے کہا.... مولویو! ایک دفعہ کہہ دو کہ ہم ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شریک نہیں تھے، تمہیں ابھی چھوڑ دیتے ہیں، ورنہ اگر تم نہ مانے.... تو انہی چالیس مولویوں کی طرح تمہارے بھی کپڑے اتار کر تمہیں بھی آگ کے انگاروں میں جلایا جائے گا۔ ٹامسن کہتا ہے.... مجھے پیدا کرنے والے کی قسم ہے کہ پہلے چالیس علماء بھی آگ پر پک گئے، اور دوسرے چالیس علماء بھی آگ پر پک گئے.... لیکن ایک عالم نے بھی انگریز کے سامنے گردن نہ جھکائی، میرے دوستو! اس مدرسہ میں، اس مرکز میں، جہاں سے یہ علم حاصل ہوتا تھا.... وہ شاہ ولی اللہؒ کا مرکز تھا، لیکن اس کو بھی بلڈوزوں سے شہید کر دیا گیا۔

احمد اللہ شاہ مدراسیؒ انگریز کی عدالت میں:

اور انگریز کی عدالت میں ایک عالم احمد اللہ شاہ مدراسی کو.... ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر لایا گیا، گورا افسر اٹھ کر کھڑا ہو گیا.... اس نے کہا شاہ جی آپ نے مجھے پہچانا نہیں....؟ شاہ جی نے کہا میں نے تو نہیں پہچانا، اس گورے نے کہا میں آپ کا شاگرد ہوں، فلاں (مدراس کے) علاقے میں میں نے آپ سے عربی پڑھی ہے، آپ میرے استاذ ہیں.... جج نے کہا اور اس جج کی آنکھوں سے آنسو آگئے، شاہ جی نے کہا تو کیا چاہتا ہے؟ جج نے کہا.... میرے کاغذوں میں تمہیں گولی مارنے کا حکم ہے، اگر تم یہ کہہ دو کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں میں شریک نہیں تھا.... تو ابھی میں چھوڑ دیتا ہوں، کتابوں میں موجود ہے.... کہ احمد اللہ شاہ مدراسیؒ نے کہا.... کہ اوئے انگریز جج! میں اپنی جان کو بچانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا، اس لئے میں تیرے سامنے گردن نہیں جھکا سکتا.... چنانچہ اس احمد اللہ شاہ مدراسیؒ کو چوک میں کھڑا کر کے اس کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

علماء کو توپوں سے اڑایا گیا: ایک جج کہتا ہے.... کہ مجھے میری بیوی نے کہا کہ مجھے کوئی منظر دکھاؤ، وہ بے ایمان اپنی بیوی کو منظر دکھانے گیا.... تو ڈاکٹر ولیم میور کہتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو لے کر ایک عقوبت خانے میں گیا، اور ایک توپ لائی گئی، اس توپ کے منہ کے ساتھ ایک اس دور کے بہت بڑے جید عالم کو.... جس کی سفید داڑھی تھی.... اس توپ کے منہ کے آگے باندھا گیا، اور اس نے اپنی بیوی کو کہا کہ اب منظر دیکھو.... اور اس توپ کا بٹن دبا دیا گیا، جب توپ کا بٹن دبایا گیا.... وہ انگریز کہتا ہے.... کہ میں حیران ہوا کہ ادھر بٹن دبانے کی دیر تھی اور ادھر اس جید عالم کا ریزہ ریزہ پوری فضا میں بکھر گیا، لیکن انگریز کو ترس نہیں آیا۔ کسی کہنے والے نے کہا....

ہے یہ ارض تمنا سے بے ذار کی دنیا
اور سختیاں ، دشواریاں ، پابندیاں، مجبوریاں
یادِ ایام جفا بھلائیں تو بھلائیں کس طرح
دل فرنگی سے لگائیں تو لگائیں کس طرح

علماء کرام کو ختم کرنے کا فیصلہ: یہ ایک ایسی زندۂ جاوید داستان.... اور اسی جنگ کے بعد انگریز نے علماء کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا.... تو مولانا جعفر تھانیسری اور مولانا یحییٰ علی اور مولانا مملوک علی کو انبالہ سے گرفتار کیا گیا اور ان کو ہتھکڑیاں پہنا کر، پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر.... جوگیانہ لباس پہنا کر انبالہ سے لاہور کوٹ لکھپت جیل تک پیدل لایا گیا اور جب اندر داخل ہوئے تو گورے افسر نے کہا کہ ان ملاؤں کو ایک ایک لوہے کے طوق ان کے جسموں میں ڈال دو، یہ ایسے باز نہیں آئیں گے، مولانا جعفر تھانیسریؒ ''تاریخ کالا پانی'' میں لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاتھوں سے لہو بہتا تھا.... ہمارے پاؤں سے لہو بہتا تھا، ان زخموں کی وجہ سے لیکن انگریز کو ترس نہ آیا، ہمیں تہہ خانے میں بند کر دیا گیا اور ایک ایک طوق لوہے کا ڈال دیا گیا، اور کہتے ہیں اس کے بعد ہمیں مال گاڑی کے ایک ڈبے میں رکھ دیا، تین مہینے کے بعد وہ مال گاڑی کا ڈبہ ملتان پہنچا، ہماری آنکھوں کو باندھ دیا گیا اور ملتان ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر جیل میں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں

پہنا کر ہمیں ڈالا گیا، اور ہمیں کالے وارنٹ دیدیئے گئے کہ صبح کو تمہیں پھانسی ہوگی، جب پھانسی کی سزا سنی.... ہم ہنسنے لگے، انگریز نے کہا تمہارا دماغ ٹھیک ہے....؟ مولانا تھانیسریؒ کہتے ہیں کہ میں نے کہا زخموں سے نجات مل جائے گی، میں نے کہا کہ دکھوں سے نجات مل جائے گی اور ہم شہید ہوں گے اور سیدھے اپنے پیغمبرؐ کے پاس پہنچ جائیں گے، یہ بات انگریز کو پسند نہ آئی، انگریز نے مولانا تھانیسریؒ اور ان کے ماننے والوں کو چودہ چودہ سال کے لئے کالا پانی کے جزیرے کی سزا دے دی، چنانچہ مولانا تھانیسریؒ کالا پانی چلے گئے، جب ان کی سزائے موت تبدیل ہوگئی تو اس موقع پر کالا پانی میں انہوں نے لکھا ہے کہ....

مستحق دار کو حکم نظر بندی ملا
اور کیا کہوں کیسے رہائی ہوتے ہوتے رہ گئی

اور اس کے بعد مولانا جعفر تھانیسریؒ کالا پانی میں گئے۔ یہ بڑا لمبا واقعہ ہے۔

مولانا نانوتویؒ کا خواب اور دیوبند کا قیام: میرے دوستو! مولانا جعفر تھانیسریؒ کے کالا پانی کے جزیرے جانے کے بعد ہندوستان کی زندہ جاوید تاریخ اپنا رخ بدلتی ہے۔ ۱۸۶۷ء میں مولانا قاسم نانوتویؒ کو خواب میں رسول اللہ کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ ﷺ نے مولانا نانوتویؒ کو حکم دیا کہ دیوبند کی جگہ پر ایک دینی مدرسے کی بنیاد رکھو! انہوں نے ۱۸۶۷ء میں دیوبند کی جگہ پر ایک دینی مدرسے کی بنیاد رکھی۔ میرے دوستو! اس دینی مدرسے کا سب سے پہلا طالب علم شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی پیدا ہوئے، کہ جس نے سب سے بڑی عالمی تحریک ریشمی رومال کی بنیاد رکھی اور یہ عالمی تحریک ریشمی رومال.... ۱۹۱۱ء میں چلی، اور ۱۹۱۹ء میں ختم ہوگئی اور اس کے بعد ۱۹۲۰ء میں ۲۰ نومبر کو شیخ الہند کا یوم وفات ہے۔

شیخ الہندؒ کے شاگردان رشید: میرے دوستو! مولانا شیخ الہند محمود حسنؒ نے اس دیوبند کے مدرسے سے مولانا اشرف علی تھانویؒ جیسا حکیم الامت پیدا کیا.... شیخ الہند وہ ہے کہ جس کے شاگردوں میں وہ اشرف علی تھانویؒ پیدا ہوا، جس نے ۲۸۰۰ کتابیں لکھیں۔ شیخ الہند محمود حسنؒ وہ ہے کہ.... جس کے شاگردوں میں عبیداللہ سندھیؒ پیدا ہوا، جس کے شاگردوں میں مولانا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ پیدا ہوا، مولانا شبیر احمد

عثمانیؒ کا یوم وفات ۱۳/ دسمبر ہے۔ میرے دوستو! وہ شیخ الہندؒ جس کے شاگردوں میں انور شاہ کشمیریؒ پیدا ہوا، جس کے شاگردوں میں مولانا محمد الیاس تبلیغی جماعت کا بانی پیدا ہوا، مولانا محمد الیاسؒ تبلیغی جماعت کے بانی.... یہ شیخ الہندؒ کے شاگرد ہیں ان کی تبلیغی جماعت آج پوری دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے، اور دنیا کی کوئی طاقت اب تبلیغی جماعت کو روک نہیں سکتی۔ لیکن آپ کو پتہ ہے کہ ایک کراچی کا طبقہ.... جس کے پنجاب میں بھی کچھ اثرات ہیں، انہوں نے بھی ایک تبلیغی جماعت بنائی تھی، اور اس تبلیغی جماعت کا نام رکھا ”سنی تبلیغی جماعت“.... وہ سنی تبلیغ جماعت کراچی سے چلی اور حیدر آباد سے واپس چلی گئی۔ میں نے وہاں پوچھا، میں نے کہا واپس کیوں آئے ہو....؟ کہنے لگے لوگوں نے دعوتیں کرنی چھوڑ دی ہیں، اب ہم اگر وہاں رہتے تو بھوکے مرجاتے، مقابلہ مولانا الیاس دہلویؒ کی جماعت کا.... اور ایک دن کے لئے بھوکا رہنا گوارہ نہیں ہے۔ میرے دوستو! وہ شیخ الہند محمود حسنؒ.... جس کے شاگردوں میں مفتی کفایت اللہ دہلویؒ پیدا ہوا۔ میرے دوستو! وہ شیخ الہندؒ.... جس کے شاگردوں میں مولانا سید حسین احمد مدنی پیدا ہوا۔ وہ حسین احمد مدنیؒ.... جو اٹھارہ سال پیغمبرؐ کے روضے پہ حدیث پڑھاتا ہے۔ وہ حسین احمد مدنیؒ.... جو چار سال مالٹا کے جزیرے میں اپنے استاد کی خدمت کرتا ہے۔ وہ حسین احمد مدنیؒ.... جس کو ایک خط پہنچا کہ گھر کے انیس افراد فوت ہو چکے ہیں.... تو اس کے جواب میں اس نے ایک شعر لکھا، بڑا عجیب شعر ہے، مولانا مدنیؒ نے اللہ کو خطاب کر کے کہا....

تیرے عشق میں کوہِ الم سر پہ لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاطِ زندگی تج دیا، جو ہو سو ہو

شیخ الہندؒ کی استقامت:

میرے دوستو! وہ حسین احمد مدنی.... کہ جو شیخ الہندؒ کی وفات کے موقع پہ موجود نہیں تھے، لیکن شیخ الہندؒ کا جب جنازہ دہلی سے حکیم اجمل خان کی کوٹھی سے دیوبند لایا گیا اور ان کو ایک تختے پہ لٹایا گیا تو ان کے جسم پہ ہڈیوں کے سوا کوئی چیز نہ تھی، کمر سے کپڑا اٹھا کر لوگوں نے دیکھا ہڈیاں ہیں.... کسی نے پوچھا کہ یہ بڑی تکلیفیں ہیں، مولانا مدنیؒ نے فرمایا کہ میرے شیخ الہند محمود حسنؒ کو مالٹا کے جزیرے میں انگریز تہہ خانے میں لے جاتا، اور تہہ خانے میں لے جا کر محمود حسنؒ

کے جسم کو لوہے کی گرم سلاخیں لگاتا، اور کہتا کہ محمود حسنؒ! انگریز کے حق میں فتویٰ دو، محمود حسنؒ کو جب ہوش آتا.... تو یہی کہتا کہ انگریز! میں بلالؓ کا وارث ہوں، میری چمڑی ادھڑ سکتی ہے، لیکن انگریز کے حق میں فتویٰ نہیں دے سکتا، میرے دوستو! ہمارا تعلق اس عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھ ہے جس کے بارے میں ظفر علی خانؒ کہتا ہے....

کانوں میں گونجتے ہیں بخاریؒ کے زمزمے
بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسولؐ میں

مولانا نانوتویؒ اور عشق رسولؐ:

ہمارا تعلق اس قاسم نانوتویؒ کے ساتھ ہے... کہ جو پیغمبرؐ کے عشق میں کیا عجیب بات کہتا ہے، حضورؐ کے عشق میں تم نے بڑے بڑے شاعروں کا کلام پڑھا ہوگا، تم نے ماہر القادریؒ کے یہ شعر بھی پڑھے ہوں گے کہ....

تکبیر میں، کلمے میں، نمازوں میں، اذاں میں
ہے نام الٰہی سے ملا نامِ محمدؐ
فرماتے تھے یہ آدمؑ کہ مجھے خلدِ بریں میں
لکھا ہوا طوبیٰ پہ ملا نامِ محمدؐ

تم نے بڑے بڑے شاعروں کا کلام پڑھا ہوگا۔ تم نے فانی بدایونیؒ کا یہ شعر بھی پڑھا ہوگا کہ....

بدلا ہوا تھا رنگ گلوں کا ترے بغیر
اک خاک سی اڑی ہوئی سارے چمن میں تھی

تم نے بڑے بڑے شاعروں کے کلام سنے ہوں گے، لیکن آؤ میں تمہیں تڑپانا چاہتا ہوں، قاسم نانوتویؒ نے پیغمبرؐ کے عشق میں کیا عجیب بات کہی ہے، وہ فرماتے ہیں....

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے
نقش روئے محمدؐ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی
بزم کون ومکاں کو سجایا گیا

وہ محمدؐ بھی ، احمدؐ بھی ، محمودؐ بھی
حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم وحکمت میں وہ غیر محدود بھی
ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا
اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا
اس کی رحمت تخیل سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا
اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا
حشر کا غم مجھے کس لئے ہو اے قاسم!
میرا آقاؐ ہے وہ ، میرا مولاؐ ہے وہ
جس کے دامن میں جنت بسائی گئی
جس کے ہاتھوں میں کوثر لٹایا گیا

اتنا بڑا عالم پیغمبرؐ کی شان میں کیا عجیب بات پیش کرتا ہے، لیکن پاکستان کا ایک بے ضمیر طبقہ، اسی قاسم نانوتویؒ پر کفر کے فتویٰ لگاتا ہے، اس کو شرم سے ڈوب مرنا چاہئے۔

میرے دوستو! آج پاکستان میں حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ اس ملک میں اسلام بہت جلدی آرہا ہے، پتہ نہیں کہ اسلام اس وقت تک کہاں پہنچا ہے، وعدہ کراس (Cross) کر چکا ہے یا نہیں....اس کا کوئی پتہ نہیں۔

میرے دوستو! ہم اس احمد علی لاہوریؒ کے ماننے والے لوگ ہیں کہ جس کو انگریز نے برف کے بلاک پر لٹادیا تھا اور اس کے جسم پہ ایک اور برف کا بلاک رکھ دیا اور احمد علی لاہوریؒ کو انگریز نے کہا، کہ اے احمد علیؒ! کیا خیال ہے....؟ تو فرمایا میرے جسم کو برف کے بلاکوں سے ٹھنڈا کر سکتے ہو، لیکن احمد علیؒ کے ایمان کی چنگاری کو ٹھنڈا نہیں کیا جاسکتا۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں علمائے دیوبند کی قربانیوں کو دیکھتے ہوئے ان کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام میں عورت کا مقام

بمقام:-............مسلم گرلز ہائی اسکول لیڈز، برطانیہ

مؤرخہ:-..............۲۳ جولائی ۱۹۹۴ء

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اسلام میں عورت کا مقام

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَلَا نَظِیْرَلَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَلَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ....

وَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ: وَاذْکُرْنَ مَایُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ....

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ: لَقَدْمَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْبَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلاً....

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ○

جس دور پہ نازاں تھی دنیا، اب ہم وہ زمانہ بھول گئے
اوروں کو جگانا یاد رہا، خود ہوش میں آنا بھول گئے
منھ دیکھ لیا آئینے میں، پر داغ نہ دیکھا سینے میں
دل ایسا لگایا جینے میں، مرنے کو مسلماں بھول گئے
آذان تو اب بھی ہوتی ہے مسجد کی فضاء میں اے انور
جس ضرب سے دل ہل جاتے تھے، وہ ضرب لگانا بھول گئے

آدمی کا جسم کیا ہے، جس پہ شیدا ہے جہاں
ایک مٹی کی عمارت، ایک مٹی کا مکاں
خون کا گارا بنایا، اینٹ جس میں ہڈیاں
چند سانسوں پر کھڑا ہے، یہ خیالی آسماں

موت کی پرزور آندھی، آکے جب ٹکرائے گی
یہ عمارت ٹوٹ کر پھر خاک میں مل جائے گی

تمہید: میرے واجب الاحترام! قابل صد احترام! لیڈز برطانیہ کے مسلمانو! مجھے آج بڑی خوشی ہے کہ آج کا یہ پروگرام مسلم گرلز ہائی سکول کی طرف سے اس سینٹر میں منعقد کیا گیا ہے، اور اس کا اصل مقصد مسلمان بچیوں کی فلاح وبہبود اور دینی تعلیم کے لئے اجاگر ہوا ہے، اس جذبے کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے، اس فکر میں جتنے نوجوان، جتنے افراد کام کررہے ہیں، میں ان کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں انہیں، آج ہی اس بات پر خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وہ کام ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں، یہ لازوال اور لاجواب کام ہے، اس میں ایک بہت بڑی عمارت بن رہی ہے اور اس میں ایک آدمی ایک اینٹ لگائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا امکان ہے کہ اس ایک اینٹ لگانے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے گا۔ یہ ایسا کام ہے آپ حضرات کو جو یہاں عرصۂ دراز سے برطانیہ میں مقیم ہیں.... اس کا احساس ہونا بڑی بات ہے، میں آج سے تقریباً کوئی چھ سات سال پہلے جب آیا تھا شروع میں تو میں دیکھتا تھا ان باتوں کا احساس ہی کسی کو نہیں تھا، اس کی طرف کوئی توجہ نہیں تھی، میں نے برمنگھم میں، لندن اور گلاسکو اور سکاٹ لینڈ کے دوسرے شہروں میں کئی جلسوں میں اس کو دہرایا تھا کہ تم اپنے آپ کو تباہی میں مت ڈالو۔ اگر تم نے لڑکے اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایجوکیشن بورڈ اور سینٹر قائم نہ کئے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی اولاد کو مرتد ہونے کے لئے کافروں کے قبضے میں دے رہے ہو، اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں تھا، لیکن کئی دفعہ یہاں آنے کے بعد جب اس دفعہ میں آیا ہوں آج مجھے معلوم ہوا ہے.... کہ یہاں لڑکوں کی تعلیم کے لئے آٹھ مدارس عربیہ برطانیہ میں قائم ہوچکے ہیں، اور بچیوں کی تعلیم کے لئے ابھی دو تین مدرسے قائم ہونے ہیں، اور اس پر بہت زیادہ کام ہورہا ہے، مجھے بڑی خوشی ہوئی اور میں اس پر آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

میرے بھائیو! جلسے ہوتے رہتے ہیں، اور تقریریں ہم کرتے رہتے ہیں، دنیا کے اندر بہت سارے ملک ایسے ہیں، جن میں میں خود گیا ہوں، اور جو لوگ پاکستان میں جاتے ہیں

ان کو معلوم ہے کہ پاکستان کی کوئی بستی اور کوئی شہر ایسا نہیں ہے .... جہاں اللہ کی توفیق سے ساتھ میں نہ گیا ہوں۔ لیکن آج کا جو پروگرام ہے، ایسے پروگرام کبھی کبھی ہمارے سامنے آتے ہیں، جو فکری اور نظریاتی ہوتے ہیں۔

اہمیت علم: میرے بھائیو! جو عنوان مجھے دیا گیا ہے، اس کے کئی پہلو ہو سکتے ہیں، ایک تو اس بات کی اہمیت ہے کہ علم ہونا چاہئے۔ علم جہل سے بہتر ہے اور علم عزت بخشتا ہے اور جہالت ذلت دیتی ہے، حتی کہ دنیا کا حسن بھی کچھ نہیں کرسکتا اور دولت بھی کچھ نہیں کرسکتی.... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رضینا قسمة الجبار فینا
لنا علم وللجهال مال
فان المال یفنی عن قریب
وان العلم باقی لایزال

حضرت علیؓ فرماتے ہیں.... کہ اللہ کی تقسیم پر ہم راضی ہیں.... کہ اللہ نے ہمیں علم دیا، اور جاہل لوگوں کو مال دیا، چونکہ مال نے عنقریب فنا ہونا ہے، اور علم کبھی فنا ہونے والا نہیں، آپ ملاحظہ فرمائیں حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن نے آزمائش میں ان کو مبتلا کردیا، کہ یوسف کا حسن ان کو کنویں میں لے گیا.... حسن لے گیا، ان کو باپ کی محبت لے گئی، لیکن ان کو خدا نے جب خواب کا علم دیا.... تعبیر رؤیا کا علم آیا.... تو اس علم نے جیل سے نکال کر تخت شاہی پر بٹھا دیا، حسن نے کنویں میں ڈالا اور علم نے تخت پر بٹھایا.... علم عزت کی چیز ہے۔

علم زبان سیکھنے کو نہیں کہتے: علم زبان سیکھنے کو نہیں کہتے.... کہ یہاں یونیورسٹی اور کالج کے اندر آپ کا لڑکا انگریزی سیکھ آئے اور آپ کہیں جی بڑا علم والا ہے، یہ بھی بڑی غلطی ہے، زبان سیکھنا علم نہیں ہے، یہ فن ہے، ہمارے ہاں یہ فرق ہی نہیں سمجھا جاتا، اس لئے کہ یہاں دوسو سال برطانیہ کے ہمارے مسلمان، ہندوستان اور پاکستان اور بنگلہ دیش کے غلام رہے ہیں، تو جو آدمی انگریزی زیادہ بولتا ہے، کہتے ہیں کہ یہ بڑا علم والا ہے، علم اس کو نہیں کہتے.... یہ بھی جہالت ہے کہ ہم زبان سیکھنے کو علم کہیں، علم اخلاق کا

نام ہے، اور کردار کا نام ہے، کیریکٹر کا نام ہے، اعلیٰ اطوار کا نام ہے، علم انسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے کام کا نام ہے، ورنہ آپ دیکھیں کہ اگر زبانیں سیکھنے کا نام علم ہوتا.... تو جاپان میں تو انگریزی ممنوع ہے، وہ تو سارے لوگ جاہل ہوتے اور ٹیکنالوجی میں جاپان سب سے آگے اور کوریا امریکہ سے بھی آگے چلا گیا، وہاں بھی انگریزی نہیں بولی جاتی، جرمنی میں بھی نہیں بولی جاتی، روس میں بھی نہیں بولی جاتی، زبان سیکھنے کا نام علم نہیں، زبان سیکھنے کا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، جو مرضی زبان سیکھیں، انگریزی سیکھیں، عربی سیکھیں، سب کچھ سیکھیں، لیکن آپ صرف زبان سیکھنے کو علم سمجھ رہے ہیں، یہ بھی جہالت ہے، ہمیں اس کی اصلاح کرنی چاہئے۔

میرے بھائیو! اعلیٰ اخلاق کی تعلیم کا نام علم ہے، انسانی کردار اور انسانی روایت اور انسانی اقدار کی سربلندی کا نام علم ہے۔

اسلام عورت کو گھر کی ملکہ قرار دیتا ہے: اسلام کے اندر عورت کو جو مرتبہ اور مقام حاصل ہے .... وہ دنیا کے اور کسی مذہب میں نہیں ہے، جتنے بھی دنیا میں مذاہب قائم ہوئے ہیں، آج تک کسی مذہب میں عورت کو وہ عزت اور مقام نہیں ملا.... جو مقام اسلام نے عورت کو عطا کیا ہے۔ اسلام عورت کو عرش عظمت پہ بٹھاتا ہے۔ اسلام عورت کی جہت اور حیثیت متعین کرتا ہے۔ اسلام عورت کو سربلند کررہا ہے۔ اسلام عورت کی عزت نفس کی حفاظت کررہا ہے۔ اسلام عورت کو زینت محفل نہیں قرار دیتا.... بلکہ عورت کو زینت خانہ بناتا ہے۔ اسلام عورت کو نفسانی خواہشات کا مرکز نہیں بنانا چاہتا۔ اسلام عورت کو دنیاوی ہوس کا ذریعہ نہیں بنانا چاہتا۔ اسلام عورت کو بازار کی جنس قرار نہیں دیتا۔ اسلام عورت کو .... بے حیائی اور فحاشی کا اڈہ نہیں بناتا.... بلکہ اسلام عورت کو .... شمع محفل کی بجائے زینت خانہ بناتا ہے.... اور گھر کی ملکہ قرار دیتا ہے، کہ عورت گھر کی ملکہ ہے۔ عورت اپنی چہاردیواری کی بادشاہ ہے، عورت کو جس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کو وہی کرنا چاہئے۔

اسلام رواداری سکھاتا ہے: ہمیں تو ایسے لوگوں سے واسطہ پڑ گیا ہے، یہاں.... کہ جہاں اخلاق وکردار نام کی کوئی چیز نہیں۔ پہلے باپ کا خانہ گیا، پھر ماں کا خانہ بھی چلا گیا.... اب صرف ”ڈیٹ آف ورک“ پہ گزارا ہورہا

ہے۔ یہاں تو ہمیں ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا ہے.... لیکن آپ مجھے بتائیں کہ یہ کوئی زندگی ہے، کہ ماں اور باپ اولڈ ہاؤس (Old Houese) میں پڑے ہوئے ہیں، ان کے مرنے کا اولاد کو پتہ نہیں ہے، گاؤں والے قبرستان میں خود اس کو لے جارہے ہیں، بھائی کا بھائی دوست نہیں ہے، بہن کا بہن کو پتہ نہیں ہے، ماں کا بیٹے کو پتہ نہیں ہے، اور بیٹے کا ماں کو پتہ نہیں ہے، اور باپ کو کافی عرصہ ہوگیا ہے وہ تو ویسے ہی چھوٹ چکا ہے، تو یہ کوئی تہذیب ہے....؟ یہ کوئی کلچر ہے....؟ میرا اور تیرا کلچر تو یہ نہیں ہے، ہم تو اس سے بہت آگے ہیں، ہمارے ہاں تو رواداری ہے، اخلاق ہے، کردار ہے، ہمارا مذہب تو باپ کی عزت سکھاتا ہے، ہمارے مذہب نے تو انسانی اقدار کو فروغ بخشا ہے ہمارے ہاں تو تعلق محبت اور پیار کی زندگی کو اپنانا انسانیت کی شاہراہ قرار دیا گیا ہے....اور یہاں پر تو صورت بھی مختلف ہے۔

اسلام کے ہاں ترقی کیا ہے؟....

یہاں تعمیر و ترقی بلڈنگوں کا نام ہے.... کہ بلڈنگ بڑی لمبی بن گئی .... بڑی ترقی ہوگئی، موٹر وے بن گیا، بڑی ترقی ہوگئی، مشینری آگئی بڑی ترقی ہوگئی، ہمارے ہاں یہ ترقی نہیں ہے، اسلام نے اس کو ترقی نہیں کہا، عمارت کھڑی کرنے کو ترقی نہیں کہا، چمنیوں کے دھویں کو ترقی نہیں کہا، موٹر وے کو ترقی نہیں کہا، وائرلیس سسٹم کی ایجاد کو ترقی نہیں کہا.... اور مشینریوں کو ترقی نہیں کہا، اسلام ترقی اس بات کو قرار دیتا ہے.... کہ تم غریب کے کام کیسے آئے ہو؟ تم مسکین کے کام کیسے آئے ہو؟ تمہارا مقصد جو دنیا میں آنے کا ہے.... وہ تم کس حد تک پورا کر سکتے ہو؟ کیا تم نے صرف مادیت کو اپنایا ہے، یا روحانی طور پر تم اپنی فکر کے زاویے کو اسلام کے مطابق ڈھال چکے ہو؟ اگر اس میں کامیاب ہو تو ٹھیک ہے، اگر کامیاب نہیں ہو تو.... یہ سب کچھ عقل کا دھوکہ ہے۔ ہم اسی دھوکے کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔

گلاسکو کے عیسائی سے بحث:

میرے بھائیو! یہ عورت .... جس موضوع پر آج گفتگو مجھے کرنا ہے .... کہ اسلام نے عورت کو کیا کیا دیا....اور اسلام عورت کو کس حیثیت سے دیکھنا چاہتا ہے.... یہی عورت ایک وقت تھا.... اپنی تاریخ کا مطالعہ کریں میں یہ بات جو کہہ رہا ہوں.... وہ اپنی کتاب ''رہبر ورہنما'' جو سیرت النبیؐ پر

دس سال پہلے چھپی تھی، اس میں بھی یہ بات لکھی ہے کہ اسلام نے عورت کو وہ عزت بخشی ہے.... جو دنیا کے اور کسی مذہب نے نہیں بخشی .... ایک ماڈرن عیسائی تھا.... گلاسکو میں کئی سال پہلے میری اس سے کافی بحث ہوئی، میں نے کہا مجھے بتائیں! آپ نے عورت کو کیا دیا.... آپ نے عورت کو بازار کی جنس بنادیا، اور میرے مذہب نے تو عورت کو عزت بخشی ہے، اس نے کہا کیسے آپ کے مذہب نے عزت بخشی ہے، عورت کو آپ نے جیل خانے میں ڈال دیا.... عورت کو چہار دیواری میں بند کر دیا، میں نے کہا عورت بنائی کس لئے گئی ہے....؟ جس مالک نے عورت کو بنایا ہے، اس مالک سے تو پوچھو.... کہ تو نے عورت کو بنایا کیوں ہے، کبھی اس پر بھی غور کیا ہے، میں نے کہا.... ایک لاؤڈ سپیکر ہے، میں نے بنایا آواز کے لئے آپ اس لاؤڈ سپیکر کو کھنکھونڈی کے طور پر استعمال کریں.... تو لوگ آپ کو کیا کہیں گے....؟ کہ پاگل ہوگیا ہے، یہ آواز پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر بنایا گیا ہے، لیکن آپ اس کو کھنکھونڈی کے طور پر لے کر پھریں گے.... کہیں گے یار! اس کو تو پتہ نہیں ہے، بے وقوف کو، جھلہ ہوگیا ہے، اس کو پتہ نہیں ہے، یہ لاؤڈ سپیکر کیوں بنا ہے؟ یہ تو جاہل ہوگیا ہے، اور میں تمہیں جاہل سمجھتا ہوں.... کہ تم نے بنانے والے مالک سے نہیں پوچھا کہ یہ عورت بنائی کس لئے ہے....؟ اس سے پوچھے بغیر اس کو دوسرے کاموں میں لگا دیا ہے، تمہیں تو عورت کی تخلیق اور نشو و نما کا اور اس کے آنے کا مقصد ہی معلوم نہیں ہے، کہ اس کے آنے کا کیا مقصد ہے، تم نے اس عورت کو بازار میں بولی کی جگہ پر کھڑا کر دیا.... بولی ہورہی ہے عورت کی، چوک میں منڈی لگی ہوئی ہے، کوئی دوائی تمہاری نہیں بکتی، کوئی تمہارا فیشن نیا ایجاد نہیں ہوتا، جس پر لڑکی کی تصویر نہ ہو، کوئی اخبار نہیں بکتا، جس پر عورت کی تصویر نہ ہو، کوئی محفل گرم نہیں ہوتی، کوئی میلہ نہیں لگتا، جہاں لڑکیوں کے سٹیلو یت فوٹو نہ ہوں، تم نے عورت کو اس طرح بنادیا .... جیسے کوئی آدمی سبزی فروخت کرتا ہے، جیسے کوئی آدمی ٹماٹر بیچ رہا ہے، کوئی کپڑے بیچ رہا ہے، کوئی آدمی دنیا کی چیزیں فروخت کررہا ہے، تم نے عورت کو اس طرح بنادیا.... جیسے کوئی آدمی سبزی فروخت کرتا ہے، جیسے کوئی آدمی ٹماٹر بیچ رہا ہے، کوئی کپڑے بیچ رہا ہے، کوئی آدمی دنیا کی چیزیں فروخت کررہا ہے، تم نے تو تمام چیزوں کی طرح عام اجناس کی طرح عورت کو جنس بازار کی بنادیا ہے، کہ جس طرح اس کا سودا ہوتا ہے، اس طرح عورت کا بھی سودا ہو، جس طرح اس کو خریدا جاتا

ہے....اس طرح اس کو بھی خریدا جائے، جس طرح اس کو فروخت کیا جاتا ہے....اس کو بھی فروخت کیا جائے، تم نے عورت کو گھر سے نکال کر اس کی اولاد کو تباہ و برباد کر ڈالا، سولہ سال تک کے بچے تباہ و برباد ہو گئے، بعد میں وہ تمہارے رہتے نہیں ہیں، ان کو اپنی ماؤں کا پتہ نہیں، باپ کا پتہ نہیں، بیٹیوں کا پتہ نہیں، تم نے عورت کو بھکاری اور آوارہ گرد بنا کر دنیا میں چھوڑ دیا، اور اس کی آوارہ گردی کو تم آزادی کہتے ہو، میں اس آزادی کو حماقت سمجھتا ہوں۔

اسلام سے قبل عورت کی حیثیت:

آؤ! میں تمہیں بتاتا ہوں....کہ اسلام نے عورت کو کیا دیا.... اسلام نے عورت کو وہ عظمت بخشی، وہ عزت بخشی کہ اسلام سے پہلے عورت کی کیا حیثیت تھی....؟ پہلے اس پر غور کریں....جب دنیا کے اندر رسول اللہ ﷺ تشریف نہیں لے آئے تھے....تو دنیا کی حالت بڑی عجیب تھی، دنیا ساری تباہ و برباد ہو گئی تھی، اس وقت دنیا کے اندر دو بڑی تہذیبیں تھیں، ایک تہذیب قیصر روم اور کسریٰ، ایران کی تھی اور ایک تہذیب عرب کے بدوؤں کی تھی، آپ اس پر غور کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ عورت کہاں سے کہاں تک پہنچی....عورت کو عزت کتنی بخشی گئی، وہ لوگ جنہوں نے اس دور میں عورت کو بازاری جنس بنایا تھا....ان کے اس ''فیشن ایبل'' طریقۂ کار کو قرآن نے کیا کہا، قرآن کھول کر دیکھو....قرآن کہتا ہے:

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولٰى

عورت کو پہلی جاہلیت کی طرف مت لے جاؤ....

اور اس جاہلیت کی طرح عورت اپنے پاؤں کے زیورات کو جاہلیت کی طرح جھنکار کر لوگوں کو متوجہ مت کرے، یعنی اگر قیصر روم اور کسریٰ ایران....جو اس وقت دنیا کی دو بڑی طاقتیں تھیں، جس طرح آج امریکہ یا کچھ عرصہ پہلے روس کی طاقت تھی....تو اتنی بڑی بڑی دو طاقتیں ان طاقتوں میں عورت کی حیثیت یہ تھی کہ شوروموں کی شکل میں عورتیں وہاں کھڑی ہوتیں، اور لوگ آ کر ان کا سودا کرتے، ان کو نفسانی خواہشات کا ذریعہ بنا کر لیجاتے، لڑکیاں بازاروں میں کھڑی ہوتیں، لوگ آپس میں پسند کرتے، لڑکیوں کی منڈی لگی ہوئی ہوتی تھی، ہر آدمی ان کو بری نظر سے دیکھتا تھا....اور یہ جو بات تھی، اس دور کے اندر....کہ عورت بازار کی

جنس بن گئی تھی، اور بازاروں میں کھڑی ہے، بناؤ سنگھار کر کے کھڑی ہے، کپڑے فیشن ایبل پہن کر کھڑی ہے، ناخن اور دانت سجا کر کھڑی ہے اور بدن اس طرح ہے کہ آدھا ننگا اور آدھا لباس پہنا ہوا ہے، یہ چیز تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں کہا کہ:

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولٰى

کہ یہ جاہلیت اولیٰ ہے، اس جاہلیت اولی کو لوٹانا بہت بڑا گناہ ہوگا، تم اس طرح اپنے پاؤں کو نہ جھنکارو، جس طرح پہلی جاہلیت میں عورتیں بازاروں میں آ کر اپنے آپ کو جھنکار کر پیش کیا کرتی تھیں، تو میرے قرآن نے، میرے دین اور میرے مذہب نے اس روایت کو جو قیصر روم اور کسریٰ ایران کی تھی....اس کو جاہلیت قرار دیا تم اس کو دوبارہ لوٹا رہے ہو، تم نے یورپ کے اندر اس کو دوبارہ بازار میں لا کر کھڑا کر دیا اور اسے ترقی کہنے لگے، کہ یہ ترقی ہو گئی، یعنی قیصر روم اور کسریٰ ایران کے اندر عورت کی حیثیت بازاری جنس کی تھی، اور آج بھی ویسے ہے، اور عرب کے اندر عورت کی کیا حیثیت تھی....؟ کہ سردار مکہ ابوجہل نے قانون بنا دیا تھا....کہ جس کے گھر میں بچی پیدا ہو، اس بچی کو فوراً زندہ دفن کر دیا جائے، تا کہ لڑکیاں دنیا کے اندر ختم ہو جائیں، اور یہ جو شعور ہے، کہ کوئی آدمی کسی کی لڑکی سے شادی کرتا ہے، داماد گھر میں آتا ہے، اس کو وہ شرم سمجھتے تھے، کہ یہ ہماری شرم کا باعث ہے، کہ کوئی آدمی میرے گھر میں میری لڑکی لینے آئے، تو یہ اچھی بات نہیں، وہ اپنی غیرت کے اس نکتے پر پہنچ گئے تھے کہ جس میں انسانیت کی بربادی تھی، اور یہ حیاء کے اس تاریخی اندھیروں میں بھٹک رہے تھے، کہ جہاں عورت بازار کی جنس بن گئی تھی، عرب کے اندر عورت ایسی تھی، اور عرب کے اندر عورت کا یہ مقام تھا۔

میں نے اس گورے سے کہا کہ عورت کی یہی دو حیثیتیں تھیں، پوری دنیا کے اندر یونانی تہذیب یا مشرقی تہذیب یا کسریٰ اور قیصر کی تہذیب....یہی تہذیبیں تھیں اور عورت کی اس کے علاوہ کوئی حیثیت ہے تو بتاؤ، مخصوص ایام جو عورت کے آتے ہیں، ان مخصوص ایام کے اندر عورت گھروں میں نہیں رہ سکتی تھی، عورت کو باہر جنگلوں میں لوگ چھوڑ آتے تھے....یہ تہذیب تھی، اور اب ہندوؤں کی تہذیب کو دیکھو کہ جس کا خاوند جوانی میں ہی فوت ہو جائے، تو اس کی بیوی کو بھی اس کے ساتھ آگ میں جلا دیا جاتا ہے....یہ تہذیب ہے، یہ

کوئی عورت کی بقاء کی بات ہے، تو اب آپ دیکھیں کہ قیصر روم اور کسریٰ ایران اور عرب کے بدوؤں کی تہذیب....اس کے اندر عورت کو کیا ملا اور کیا ملنا چاہئے تھا....ایک طرف یہ بات ہے، کہ وہ بازار کی جنس تھی، بولیاں لگتی تھیں، پیسہ اس کا لگایا جاتا تھا، دولت فروخت ہوتی تھی، اور نو جوانوں کا کام....سوائے اس کے کہ وہ نفسانی خواہشات کو پورا کریں....اور کوئی نہ تھا، جیسا کہ آج کل ہے اور یونان کی تہذیب بھی ایسی تھی، عرب کے تہذیب ایسی تھی، قیصر روم اور کسریٰ ایران کی تہذیب ایسی تھی۔

اسلام کا انسانیت کو اخلاق کی تعلیم دینا:

لیکن ایسی تہذیب میں اسلام نے جنم لیا....دنیا کے اندر ظاہر ہوا، ایک تیسری قوت کے طور پر اسلام نے دنیا کے اندر آنکھ کھولی، اور اس نے تہذیب وتمدن کا انسانیت کو گہوارہ بنادیا، انسانیت کو وہ اخلاق عطاء کئے کہ جس پر تمہارے عیسائی اور یہودی رشک کرنے لگے، اور اس کی مثالیں موجود ہیں، تمہارے متعصب مستشرق، وہ متعصب لوگ مستشرقین یورپ....گبن ہے، روسو ہے، بڑے بڑے مستشرقین یورپ مؤرخ اپنے آپ کو پوری دنیا کے بڑے بڑے اسکالر، اپنے آپ کو مربی و مسمی کہنے والے وہ کیا کہتے ہیں....آؤ ان کی کتابیں پڑھو، اتنا متعصب اسلام سے بدتر ہے، لیکن وہ فاروق اعظمؓ کے دور کی تعریف کر رہے ہیں، رسول اللہ کی عظمت کی تعریف کر رہے ہیں، اسلام کی تعریف کر رہے ہیں، کیوں کر رہے ہیں....؟ اس لئے نہیں کہ خیرات میں انہوں نے تعریف کی ہے، نہیں بلکہ مجبور ہیں، عادت اور فطرت کے مطابق اسلام نے کائنات کو شعور بخشا ہے، اس لئے مجبور ہیں، میں نے کہا حضور سرور کائناتؐ دنیا میں تشریف لائے، تو دنیا کے اندر عورت کی یہ حالت تھی کہ عرب میں بچیوں کو زندہ دفن کردیا جاتا تھا، اور قیصر وکسریٰ کے اندر حالت یہ تھی کہ لڑکیاں نفسانی خواہشات کا ذریعہ تھیں۔

دو بچیوں کی تربیت کرو....جنت پاؤ:

تو ایسے وقت میں آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں میرے رسولؐ نے کیا فرمایا....

حضور سرور کائناتؐ نے ان بچیوں کے معاملے میں....آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی میری امت میں دو بچیوں کی تربیت کر کے ان کو اخلاق اور تہذیب سکھا کر ان کو بالغ کر کے ان کی

شادی کردے گا....میں محمدؐ قیامت کے دن اس کی جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ یعنی جو دنیا کے اندر سب سے بڑی کامیابی سمجھی جاتی ہے کہ جنت کا حاصل ہونا....وہ رسول اللہ ﷺ نے دو بچیوں کی تربیت کے نتیجہ میں عطا کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ بچیوں کے نتیجہ میں....کہ جس بچی کو لوگ عرب کے اندر زندہ دفن کردیتے تھے، اسلام کے پیغمبرؐ نے اس بچی پر کتنا رحمت کردی ہے، کہ اس کے بارے میں کہا کہ صرف یہ نہیں کہ بچی پیدا ہو، تربیت ہو،....نہیں بلکہ فرمایا جب تک شادی نہ ہو، عرب کے اندر بچی پیدا ہوتی تھی، اس کو زندہ دفن کردیا جاتا تھا، بچی پیدا ہوتی تھی قرآن کہتا ہے:

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ

جب ان کو بچی کی خوشخبری دی جاتی تھی کہ بچی پیدا ہوگئی ہے۔ تو ان کا چہرہ سیاہ ہوجاتا تھا۔ یہ اس وقت کی تہذیب تھی....لیکن میرے رسولؐ نے فرمایا کہ جس کے گھر میں دو بچیاں آگئیں....ایک یا دو بچیوں کو جوان کر کے جس نے شادی کردی میں (محمد) اس کی جنت کی ضمانت دیتا ہوں، تو یہ ضمانت کس لئے مل رہی ہے، بچی کی وجہ سے مل رہی ہے، اسلام نے یہ دیا ہے بچی کو، میں نے کہا آؤ قیصر روم اور کسریٰ ایران کے لئے رسول اللہؐ نے کیا فرمایا: کہ جو عورت کی طرف بری نظر سے دیکھتے تھے، پیغمبرؐ نے فرمایا: کہ جو آدمی میری امت میں کسی لڑکی کی طرف بری نظر سے دیکھے گا....کہ میں اس لڑکی کو نعوذ باللہ ریپ کروں، اس پر قابو پاؤں....اس کے ساتھ برائی کروں، میرے رسولؐ نے فرمایا قیامت کے دن اس آدمی کی آنکھ میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا، یہ میرے رسول کا حکم ہے، میں نے کہا پیغمبرؐ نے تو جوان لڑکی کو یہ عزت بخشی ہے۔

عورت کی چار حیثیتیں:

اور مجموعی طور پر عورت کے بارے میں میرے رسولؐ نے کیا فرمایا....حضورؐ نے عورت کی چار حیثیتیں متعین کردیں....کہ عورت کی چار حیثیتیں ہیں، میں نے کہا اسلام واحد مذہب ہے کہ جس نے عورت کی چار حیثیتیں بنائیں، جب سے دنیا بنی ہے آج تک اسلام کے علاوہ کسی مذہب نے عورت کی چار حیثیتیں متعین نہیں کیں، چار حیثیتیں متعین کر کے اس کو عزت بخشی، اس کو عظمت بخشی، اور ایسی بات دے دی، جو دنیا کے کسی مذہب میں ہو نہیں سکتی، عورت کی چار حیثیتیں متعین کیں۔

۞ ....ایک حیثیت یہ بتائی کہ عورت تمہاری بیٹی ہے، بیٹی کے علیحدہ تقاضے رکھے، تو اس بیٹی کی تربیت کرو اور جنت پاؤ، جو بیٹی کی تربیت کر کے شادی کرے گا میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

۞ ....اور ایک عورت کی حیثیت رکھی بہن کی.... کہ یہ تیری بہن ہے تو یہ تیری آبرو ہے، اس کی ذمہ داری تجھ پر ہے، اگر اس کا باپ نہیں ہے تو پھر ذمہ داری تیرے اوپر ہے۔

۞ ....اور تیسری حیثیت عورت کی بیوی کی ہے، کہ یہ تیری بیوی ہے، اور کیا حق ہے، کہ عورت اگر تیری بیوی ہے.... اس کا سارا خرچہ تیرے ذمہ ہے۔ اس کو کارخانے میں بھیجنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، اس کو بازار میں جا کر کاروبار کرانے کی ضرورت نہیں پڑے گی، ہاں! یہ تیرے ذمہ ہے، کہ اس کا خرچہ تو بازار سے کمائے اور لا کر اس کو گھر دے۔ یہ دردر پہ کیوں پھرے:... یہ سارا دن گھاس کیوں کاٹے؟ اور یہ سارا دن بازار میں کیوں پھرے؟ اس کو ملکہ بنا کر گھر میں بٹھادیا، یہ ملکہ ہے، یہ کسی کی غلام نہیں ہے، نوکر نہیں ہے، یہ تو گھر میں آرام سے بیٹھی ہے، خاوند کما کر لائے گا اس کو کھلا دے گا، پیسے دے گا، عورت کو عزت بخشی ہے۔

تم نے عورت کو رلا دیا ہے۔ تم نے عورت کو گھر گھر میں پھرایا ہے۔ تم نے عورت کو قہوہ خانوں میں بٹھا دیا۔ تم نے عورت کو چکلوں میں بٹھا دیا۔ تم نے عورت کو شراب خانوں میں بٹھا دیا۔ تم نے عورت کو ناچ گانے کا ذریعہ بنا دیا۔ تم نے عورت کو کمائی کا ذریعہ بنا دیا۔ اور میرے پیغمبرؐ نے عورت کو بیوی قرار دے کر کہا.... کہ سارا دن دھکے تم کھاؤ، کارخانوں میں تم جاؤ، ملازمت تم کرو، اور جو خرچہ ملے آ کر عورت کا خرچہ ادا کرو، تو اسلام نے عورت کی تیسری حیثیت متعین کر کے.... اس کو تو ملکہ ثابت کیا ہے، اس کو نوکر نہیں بنایا۔

۞ ....اب اسلام نے چوتھی حیثیت متعین کی.... اور چوتھی حیثیت کتنی بلند ہے....؟ کہ اسلام نے کہا کہ عورت اگر تیری ماں ہے، تو جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔

الجنة تحت اقدام الامهات....

کون سی جنت.... جس کی تلاش میں ہر آدمی مارا مارا پھرتا ہے۔ دیکھیں چودہ سوسال ہو گئے، قیامت تک آنے والی نسلوں کو دیکھیں.... تسبیح لے کر پھرتے ہو جنت کے لئے....

نماز پڑھتے ہو جنت کے لئے.... روزہ رکھتے ہو جنت کے لئے.... حج کرتے ہو جنت کے لئے.... زکوٰۃ دیتے ہو جنت کے لئے.... خیرات کرتے ہو جنت کے لئے.... داڑھی رکھتے ہو جنت کے لئے.... اللہ اللہ کرتے ہو جنت کے لئے....!! اور ساری دنیا جس جنت کے لئے پاپڑ بیل رہی ہے، چودہ سوسال پہلے میرے رسولؐ نے اسی جنت کو عورت کے پاؤں کے نیچے رکھ دیا، یعنی اگر وہ ماں ہے، تو اس کے قدموں کے نیچے وہ جنت ہے، یعنی اگر جنت کو تلاش کرنا ہے تو ماں کے قدموں کے نیچے تلاش کرو۔

الجنة تحت اقدام الامّهات....

تو اسلام نے عورت کو یہ چار حیثیتیں دیں اور ان چار حیثیتوں کے مطابق عورت کو سربلند کر دیا۔ ایک عورت حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت برگزیدہ خاتون گزری، ایک بزرگ حضرت حسن بصریؒ تشریف لائے، آپس میں بات ہوئی ہے، بے تکلفی ہوگئی، پردے میں گفتگو ہو رہی ہے، تو مرد اور عورت پر بات ہونے لگی، تو حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا عورت کو.... کہ تم جتنی بھی بلند ہو.... لیکن نبوت صرف مرد کو ملتی ہے، عورت نبی نہیں بنتی، تو اس عورت نے کہا.... عورت نبی بنتی تو نہیں ہے نبی کو جنم تو دیتی ہے۔

تین کامل عورتیں:

حضور علیہ السلام نے فرمایا.... مرد بہت کامل گزرے ہیں، لیکن عورتوں میں تین عورتیں کامل گزری ہیں....

۞ ....ایک فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم۔ ۞ ....ایک مریم بنت عمران علیہا السلام۔ ۞ ....اور ایک عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہن۔

میرے بھائیو! صرف حضرت عائشہ صدیقہ پر ریسرچ کرو، حضرت عائشہؓ ایک عورت.... یہ علیحدہ بحث ہے، کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عمر حضور علیہ السلام سے شادی کے وقت کتنی تھی، چھوٹی عمر تھی، سارا واقعہ تفصیل کے ساتھ موجود ہے، لیکن یورپ کا اور گوروں کا یہ اعتراض کہ حضور علیہ السلام نے کئی شادیاں کیں، کیوں اتنی شادیاں کیں، یہ بحث علیحدہ ہے، لیکن میں ضمنی طور پر اس کا جواب دینا چاہتا ہوں کہ آپ ایسے ملک میں ہیں جہاں جس گورے سے لمبی بات بات مذہب کی کرو، وہ نبیؐ کی شادیوں پہ اٹیک کرتا ہے۔

میرے بھائیو! حضور علیہ السلام کی گیارہ اور ایک روایت میں ہے کہ تیرہ بیویاں تھیں، اور (العیاذ باللہ) پیغمبر علیہ السلام کے بارے میں یہ کہنا....کہ وہ نفسانی خواہشات رکھتے تھے....یہ بہت بڑا دجل اور فریب اور جھوٹ ہے، عقل کے خلاف ہے، میں نے ایک مرتبہ ایک عیسائی تھا....اس سے بات کی، اس نے یہ اعتراض کیا میں نے کہا، حضور علیہ السلام کو زیادہ شادیوں کی اجازت اسلام پھیلانے کے لئے ملی، کہ مردوں کے اندر تو کتنے مرد ہیں دنیا کے اندر....ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ تھے، جو دین پھیلا رہے تھے، لیکن عورتوں میں جو رسول اللہ کی زندگی کے قریب عورتیں ہوں....ان کی بھی ایک تعداد کی ضرورت تھی، تو اللہ تعالیٰ نے زیادہ عورتوں سے نبی کو شادی کرنے کی اجازت دی....اس لئے کہ عورتوں کی ایک بڑی تعداد پیغمبرؐ کی خلوت کی زندگی کی گواہ ہوجائے اور گواہ ہوکر اس دین کو پوری دنیا میں پھیلائے، میں نے کہا دیکھیں، اگر نعوذ باللہ پیغمبر علیہ السلام نفسانی خواہشات کی طرف متوجہ رہتے تو آپ سب سے پہلے شادی کسی بیوہ عورت سے نہ کرتے، ایسی عورت جس کا کوئی سہارا نہ ہو، اور یہ بھی عرب کے رواج کی وجہ سے تھا....کہ عرب کے اندر بیوہ عورت شادی نہیں کرسکتی تھی، بیوہ عورتیں دھکے کھاتی تھیں، بیوہ عورتیں تباہ و برباد ہوجاتی تھیں، جوانی میں خاوند فوت ہوگیا، بیوہ عورت دربدر پھرتی تھی، عورت ساری زندگی تڑپ تڑپ کر رہ جاتی تھی، دنیا کا سب سے بڑا پیغمبر آیا....اور اس پیغمبرؐ نے کہا کہ او! دنیا کے لوگو! میں محمدؐ خود بیوہ عورت کو سہارا دیتا ہوں، جس کے دو نکاح پہلے ہوچکے تھے، خاوند فوت ہوچکے تھے، پیغمبر نے اس بیوہ عورت سے شادی کی، جس کی عمر چالیس سال تھی، اور حضور کی عمر پچیس سال تھی، نعوذ باللہ! نفسانی خواہشات والا آدمی کبھی چالیس سال کی بوڑھی عورت سے شادی نہیں کرتا، بوڑھی عورت سے شادی کرنے کا مطلب ہے کہ عورت کو سہارا دیا جائے، کہ ایک پیغمبرؐ ہے، اللہ کا رسولؐ ہے، اور اس کی عمر پچیس سال ہے، جوان ہے، اور وہ جس سے شادی کر رہا ہے....اس کی عمر چالیس سال ہے، تو چالیس سال کی بیوہ عورت سے شادی کرنا، حقیقت میں بیوہ عورت کو ولائف کرنا ہے۔ بیوہ عورت کو سہارہ دینا ہے، اور پیغمبر علیہ السلام کی جتنی بھی شادیاں ہوئیں....تمام بیوہ عورتوں سے ہوئی ہیں، ایک حضرت عائشہؓ کے علاوہ۔ حضرت عائشہؓ سے شادی کیوں ہوئی، جوانی میں، کنواری حالت میں، تاکہ دنیا کو یہ پتہ چلے کہ کنواری لڑکی جس کسی

کے گھر میں ہو تو اسے کیا برتاؤ کرنا چاہئے، اور پھر بیوہ عورت جو ہوتی ہے، وہ دکھی ہوتی ہے، پریشانیوں کی ماری ہوئی ہوتی ہے، وہ دین کو اپنے یاد نہیں کرسکتی، جس طرح ایک کنواری اور جوان لڑکی یاد کرسکتی ہے، تو اللہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہؓ کو پیغمبرؐ کے گھر میں بھیج کر....عائشہ صدیقہؓ جیسی ذہین عورت عرب میں کوئی نہیں تھی....کہ جس ذہین لڑکی کو فکر کوئی نہیں تھا، جس کو بیوگی کا دکھ بھی نہیں تھا۔ جس کو کسی آدمی کے علیحدہ ہونے کا غم بھی نہیں تھا، وہ نوجوان، ذرخیز دماغ والی لڑکی پیغمبرؐ کے گھر آئی، چنانچہ آدھا دین اگر باقی عورتوں کے ذریعے آیا....تو صرف آدھا دین عائشہ صدیقہؓ کی وجہ سے آیا۔

میرے بھائیو! یہ اللہ کے رسولؐ کی وہ عظمت تھی کہ اللہ کے رسولؐ نے بیوہ عورتوں کو سہارا دیا، بارہ بیوہ عورتیں پیغمبرؐ کے گھر آکر یہ شرف پاگئیں....کہ قرآن کہتا ہے....

وازواجهٗ امّهتهم

کہ پیغمبرؐ کی بیویاں امت کی مائیں ہیں، اور ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت ہوتی ہے، تو ماں بنادیا، پیغمبرؐ نے ایک عورت سے نکاح کرکے.... چند ماہ وہ زندہ رہی، فوت ہوگئی، لیکن وہ پوری امت کی ماں قرار پائی، پوری امت میں شرف ملا، نبیؐ نے تو ان عورتوں کو شرف بخشا ہے، بیوہ عورتوں کو، جن بیوہ عورتوں کو تیرے معاشرے نے دھتکار دیا تھا، تیرے معاشرے نے گھر سے نکال دیا تھا، ان بیوہ عورتوں کو عزت بخشی، کہ بیوہ عورتیں پیغمبر علیہ السلام کے نکاح میں آکر شرف زوجیت نبوت سے سرفراز ہوگئیں۔

میرے بھائیو! حضور علیہ السلام نے عورت کو چار حیثیتیں دیں، لیکن ایک بات میں درمیان میں یہاں کہنا چاہتا ہوں، کہ یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے....یہ سب کچھ ہمارا اپنا کیا دھرا ہے، ہم نے عورت کی اصلاح کی طرف کوئی توجہ نہیں کی، یہ نہیں ہوسکتا کہ مرد تو عالم بنے اور عورت عالمہ نہ بنے، مرد تو سب کچھ دین کو جانے اور عورت نہ جانے، کیوں نہ جانے.... ہم نے توجہ نہیں کی، یہ ہماری غلطی ہے، ورنہ پہلے ادوار میں تو ایسا نہیں ہوتا تھا، ایک ایسا دور بھی مسلمانوں پر گزرا ہے کہ جس طرح مرد عالم ہوا کرتے تھے....اسی طرح عورتیں بھی بڑی بڑی عالمہ تھیں۔

روئے زمین کی سب سے بڑی عالمہ:

حضرت امیر معاویہؓ سے سوال کیا ایک آدمی نے دمشق میں کہ عورتوں کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں، تو حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ عورتوں میں بڑی بڑی برگزیدہ عورتیں ہیں، اور یہ خطبہ ختم ہوا، تو اس آدمی سے حضرت معاویہؓ نے پوچھا کہ بتاؤ اس وقت روئے زمین کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو ایک آدمی مجمع میں کہنے لگا آپ ہیں.... حضرت معاویہؓ نے اس کے منہ پر طمانچہ مار کر کہا، کہ تو میری خوشامد کرتا ہے، تو اس آدمی نے آگے سے کہا کہ اگر سچی بات پوچھتے ہو تو بتاؤں.... کہ اس وقت روئے زمین کی سب سے بڑی عالمہ عائشہ صدیقہؓ ہے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ فقہ کا کوئی مسئلہ، حدیث کا کوئی مسئلہ، جب ہمیں نہیں آتا تھا تو حضرت عائشہؓ کے دروازے پہ جاتے تھے، چند منٹوں میں حضرت عائشہؓ وہ مسئلہ حل کر دیتی تھیں، اتنا بڑا اعزاز ایک عورت کو ملا.... ایک عورت کو عظمت ملی۔

بغداد کی عالمہ کا علماء سے مقابلہ:

میرے بھائیو! میں عرض یہ کر رہا تھا کہ عورتیں بھی عالمہ ہوا کرتی تھیں، بغداد کے اندر ایک ایسا دور آیا کہ ہر گھر کے اندر پڑھی ہوئی خاتون اور عورتیں ہوتی تھیں.... ہمارے ہاں تو پڑھا لکھا اسی کو کہتے ہیں کہ جس نے انگریزی کی تعلیم حاصل کی ہو وہ پڑھی ہوئی ہے، حالانکہ پڑھا ہوا کہتے ہیں دین کے علم کو پڑھے ہوئے کو.... علم نام ہے پیغمبرؐ کے دین کی تعلیم کا، ہمارے ہاں اس کو پڑھا نہیں کہتے، کہتے ہیں یہ مولوی ہے، اور فلاں آدمی پڑھا لکھا ہے، یعنی جو عالم پورا پڑھا ہوا ہے.... اسے کہتے ہیں یہ اکیلا مولوی ہے، اور فلاں آدمی جو انگریزی کے سپیلنگ جانتا ہے، وہ پڑھا ہوا ہے، اسے پڑھا ہوا کہتے ہیں، یہ ہماری جہالت ہے، ہمیں علم ہی نہیں ہے کہ علم کہتے کس کو ہیں.... زبان سیکھنا علم نہیں ہے۔ تو میرے بھائیو! اس زمانے میں پڑھی لکھی عورتیں ہوا کرتی تھیں، تو ایک لڑکی وہ درس دیتی تھی حدیث کا، بغداد میں عورتوں کے اجتماع میں، اس لڑکی کے حسن کا شہرہ پورے علاقے میں پھیل گیا، کہ پورے علاقے کے لوگ کہتے تھے.... یہ عالمہ بھی بہت بڑی ہے اور حسین بھی بڑی ہے، تو بڑے بڑے علماء نے خواہش کی کہ اس کے ساتھ ہمارا نکاح ہو، انہوں نے نکاح کے پیغام بھیجے، نکاح کا پیغام کسی

لڑکی کو بھیجنا کوئی عیب نہیں تھا، عربوں میں.... ہمارے ہاں نکاح کا پیغام بھیجنا عیب ہے، اور بغیر نکاح کے لے کر چلا جانا کوئی عیب نہیں ہے، وہ فرینڈ شپ ہے۔

ایوب خان کا لاگو کیا ہوا قانون:

یہ ایسی بات ہے، وہ ایوب خان کا دور تھا، وہاں پاکستان میں.... اس وقت دو پاکستان تھے، مشرقی اور مغربی پاکستان.... تو ایوب خان نے قانون بنا دیا، کہ کوئی آدمی دوسری بیوی سے شادی نہیں کر سکتا، پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر.... پہلے قوانین میں یہ بھی ایک قانون شامل تھا، تو وہاں مولانا غلام غوث ہزاروی اسمبلی کے ممبر تھے، انہوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ خلیق الزماں جو وزیر ہیں آپ کے، ان کے ہاں دو عورتیں ہیں، دو بیویاں ہیں، آپ کے قانون کی خلاف ورزی تو یہ کر رہا ہے، تو خلیق الزماں کھڑے ہو گئے، کہنے لگے وہ ایک تو میری بیوی ہے اور دوسری بغیر نکاح کے رکھی ہوئی ہے۔ تو ایوب خان نے کہا، کہ اگر بغیر نکاح کے ہے تو پھر کوئی بات نہیں، پھر بالکل ٹھیک ہے، تو ہمارے ہاں اس کو عیب سمجھا گیا، کہ یہ نکاح کرنا.... وہاں رواج یہ تھا، کہ کسی کو پیغام بھیجنا کہ میں تیرے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہوں.... اس کو عیب نہیں سمجھا جاتا تھا اور عیب ہونا بھی نہیں چاہئے، یہ کیا عیب ہے.... نکاح کی بات کا.... تو اس لڑکی کے پاس پیغام بھیجا گیا.... تو اس لڑکی نے آگے سے عجیب وغریب شرط لگا دی، اس لڑکی نے کہا کہ میں اس مرد عالم کے ساتھ نکاح کروں گی، کہ جو علم کے اندر مجھ سے زیادہ ہو، اور علم کے اندر زیادتی کیسے پتہ چلے گا....؟ وہ آ کر میرے ساتھ بحث کرے.... میں پردہ کرتی ہوں اور پردے میں دونوں طرف علیحدہ علیحدہ بیٹھ جائیں گے.... میں اس سے سوال کروں اور وہ مجھ سے سوال کرے، اور جو جیوری بیٹھے.... وہ فیصلہ کرے کہ علم کس کا زیادہ ہے۔ چنانچہ وہاں بغداد کے بڑے بڑے علماء نے زور آزمائی کی۔ وہ شادی کے خواہش مند تھے۔ اور بڑی بڑی بحثیں ہوئیں۔ ایک پورے چھ مہینے کا وقت گزر گیا، تو کوئی عالم اس لڑکی سے علم میں بڑھ نہیں سکا۔ ایسی عالمہ تھی، قرآن کی ہر آیت کی تفسیر کرتی تھی، ہر حدیث کا ترجمہ پیش کرتی تھی، ایک ایک آیت پر دس مطلب بیان کرتی تھی۔ فقہ قرآن سے نکالتی تھی۔ حدیث نکالتی تھی۔ مسائل پیش کرتی تھی۔ اس کے بعد اس لڑکی نے کہا کہ اب علم میں اگر مجھ سے کوئی نہیں بڑھ سکا.... تو میں ایک اور حل تمہیں پیش کرتی ہوں،

اس لڑکی نے کہا... فقہ پر مقالہ لکھو، جتنے بھی علماء ہیں وہ فقہ پر مقالہ لکھیں۔ جس کا مقالہ مجھے پسند آ گیا... میں اس سے نکاح کرلوں گی۔ چنانچہ علماء نے مقالے لکھے۔ اور مقالوں میں صاحب "بدائع صنائع"... حافظ عماد ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں، بدائع صنائع ایک فقہ کی کتاب ہے۔ آج کل پاکستان کے مدارس عربیہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ عربی کی کتاب ہے... وہ جو بدائع صنائع کے لکھنے والے مصنف تھے... حافظ صاحب، اس کا مقالہ اس لڑکی کو پسند آیا اور اس عالم کے ساتھ اس لڑکی نے شادی کی۔ اور جب ان میاں بیوی کی شادی ہوگئی تو پورے عرب میں اور پورے بغداد میں مشہور ہوگیا کہ جس فتویٰ پر اس میاں اور بیوی دونوں کے دستخط ہوں گے... وہ قابل قبول ہوگا۔ اکیلے میاں کے دستخط والا کوئی فتویٰ قابل قبول نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ میاں بیوی دونوں کے دستخط فتویٰ پر ہوتے... تو اس فتوے کو قابل قبول سمجھا جاتا کہ اس فتوے پر عمل کرو۔ اس لئے کہ بیوی سب سے بڑی عالمہ ہے، مرد بھی عالم ہے۔ دونوں کا علم مسلم ہو چکا تھا۔ لیکن مجھے آپ بتائیں کہ ایسا تصور آج بھی ہوسکتا ہے...؟

اولاد کی خرابی میں قصور والدین کا:

مسلم گرلز سکول میں آئے ہوئے لوگو! اگر تم ہمت کرو تو ایسا تصور ہوسکتا ہے، اگر یو، کے (U.K.) کے اندر علم کے دریا بہانے کے لئے کوئی رجالِ کار، کوئی مرد کھڑے ہوجائیں کہ ہم اللہ کے دین کو عورتوں میں پھیلائیں گے... اور اسی بنیاد پر پھیلائیں گے تو چلو اس طرح کا نہ سہی، لیکن اس کی پرچھائیں ضرور آپ کو مل جائیں گی۔ اور یہ جو اولاد خراب ہو رہی ہے نا... اولاد کا قضیہ ہے، میں اس میں سو فیصد قصور والدین کا سمجھتا ہوں۔ آپ اس سے اختلاف بھی کرسکتے ہیں، کیونکہ آپ والدین ہیں، آپ کو حق پہنچتا ہے، کہ جو آپ کے خلاف بات جائے آپ اس سے انحراف کرلیں۔ حالانکہ حقیقت تسلیم کرنے کا تو رواج بھی نہیں رہا۔ کہ ایک آدمی کھلے عام یہ کہہ دے کہ میرا قصور ہے، میری غلطی ہے، یہ اس کی عظمت ہے... یہاں نہیں ہے۔ یہاں کوئی مولوی مسجد میں آپ کے خلاف تقریر کردے تو اس کو نکال دیتے ہیں، اور تو زور کسی پر نہیں چلتا۔ تو میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس بات کی جرأت ہونی چاہئے، کہ جو غلط ہے اس کو غلط کہو، جو صحیح ہے اسے صحیح کہو، میرے نزدیک سو پرسنٹ جرم اولاد کی

خرابی کا والدین کا ہے اور کسی کا نہیں۔ والدین عزم کریں کہ میری اولاد دین دار ہو، کبھی ایسا نہیں ہوسکتا... کہ وہ اولاد غلط ہوجائے۔ اولاد صحیح ہوسکتی ہے، اگر آپ بچے کو قرآن پڑھائیں، دین سکھائیں، شریعت سکھائیں، گھر کے اندر پڑھائیں، نہیں کوئی مدرسہ خود وقت دو، کاروبار دس گھنٹے کرتے ہو، چھ گھنٹے کا کاروبار کردو، چار گھنٹے بچوں پر لگاؤ، تمہاری ذمہ داری ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن پوچھا جائے گا کہ اولاد کو تم نے کیا پڑھایا؟ پوچھا جائے گا کہ تمہیں مال دیا تھا خرچ کہاں کیا؟ پوچھی تو یہ دو چیزیں جائیں گی۔ لیکن اس طرف توجہ نہیں، یہ تو نہیں پوچھا جائیگا کہ صبح جناب عالی کس جگہ اور شام کسی جگہ اور دوپہر کسی جگہ... اور صبح گئے اور رات گیارہ بجے گھر آئے، اور فجر کے وقت گئے... اس کا تو قیامت کے دن نہیں پوچھا جائے گا، جس بات کا پوچھا جائے گا... اس کی طرف توجہ نہیں ہے، پوچھا اولاد کے بارے میں جائے گا اور اولاد دیگوں میں پھر رہی ہے۔ اولاد ناچ گانوں میں پھر رہی ہے، پوچھا اس کے بارے میں جائیگا، اور کوئی توجہ نہیں۔ میرے سامنے وہ مسئلے ہیں، میرے سامنے وہ لوگ ہیں... یہاں برطانیہ کے اندر جن کی اولادیں تباہ ہوگئیں۔ لڑکا گوری کے ساتھ نکاح کر کے چلا گیا اور لڑکی گورے کے ساتھ نکاح کر کے چلی گئی، اور کروڑوں روپیوں کی مالیت کے لئے لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ میرے سامنے ایک آدمی آیا... اونچی اونچی آواز سے رو پڑا، کہنے لگا میرا ایک لڑکا تھا اسلام آباد میں... میں نے کروڑوں روپے کی جائیداد بنائی اور مجھے اس نے اتنا تنگ کیا کہ ایک دن میں نے اسے غصہ میں کہا "تم حرامی ہوگئے ہو" اس بچے کو تھوڑی سی تنبیہ کی، وہ پولیس کو لے آیا اور مجھے گرفتار کرا کے اندر کردیا، اب میرے گھر سے وہ چلا گیا، اور کافی عرصے بعد اس کا مجھے کارڈ ملا اور کارڈ میں کہا... اباجی میرا نکاح فلاں چرچ میں ہو رہا ہے، میں تمہیں بھی دعوت دے رہا ہوں، میرے نکاح میں آؤ۔

ذمہ داری پاکستان میں بیٹھے ہوئے آپ کے رشتہ داروں پر نہیں ہے، اس کی ذمہ داری براہ راست آپ کی ذات پر ہے، آپ نے کاروبار میں کتنے پونڈ روزانہ جمع کئے... اور کتنوں کو تم نے پچاس سے ضرب دی... یہ نہیں پوچھا جائے گا۔ پوچھا یہ جائے گا کہ تیرے گھر میں جو بچہ اللہ نے دیا تھا اس بچے کی تعلیم تو نے کیا دلوائی...؟ جو بچی تیرے گھر میں اللہ تعالیٰ نے دی تھی

اس کو تو نے کیا کیا....؟ جو دولت تجھے ملی تھی اس کو خرچ کیسا کیا....؟ پوچھا تو یہ جائے گا.... جو چیز پوچھنے والی ہے جواب دینے والے اس کی طرف غور نہیں کرتے۔ اور جس کا سوال ہی نہیں ہونا اس کے پیچھے بھاگ رہے ہیں.... نہ یہ دیکھا کہ اس سود پر ہمیں کیا گناہ ملے گا۔ یہ جو شراب ہم بیچ رہے ہیں اس پر ہمارے اوپر کیا آفت آئے گی، یہ جو گناہ روزانہ ہم کر رہے ہیں، اس کا جواب رسول اللہ کو کیا دیں گے۔ کلمہ پیغمبر کا پڑھا اور حدیں رسول اللہ کی توڑیں۔ کلمہ رسول اللہ کا پڑھا، داڑھی سفید ہوگئی، حج بھی کر لئے، لیکن حرام کے ارتکاب سے باز نہیں آئے، کون بتائے گا اس میں سارا قصور والدین کا ہے، ایک واقعہ میں سنا کر بات کو مختصر کرتا ہوں۔

ہادیٔ سبلؐ کے پاس ایک والد کا اپنے بیٹے کی شکایت لے کر آنا: حضورؐ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آکر ایک بڑی عجیب بات کہی، اس دور کی بات ہے، جب جہالت آج کے دور سے بھی زیادہ تھی، پیغمبرؐ ایسے دور میں دنیا میں آئے تھے، تو اس آدمی نے آکر کہا یا رسول اللہؐ میرے بچے نے مجھے مارا ہے۔ اور میری بیوی کو بھی مارا دونوں کو مارا اور لاٹھیوں سے مارا.... بڑی عجیب بات تھی۔

حضور علیہ السلام نے بڑا تعجب کا مظاہرہ فرمایا.... تعجب کیا کہ ایسے کیسے ہوسکتا ہے کہ لڑکا باپ کو مارے اور ماں کو بھی مارے اور لاٹھیوں سے مارے۔ اس کی عمر کتنی ہے؟ کہا بارہ تیرہ سال ہے۔ اور لاٹھیوں سے لڑکا مار رہا ہے۔ حضورؐ نے اس لڑکے کو بلایا اور بلا کر کہا تم بتاؤ کہ تم نے والدین کو کیوں مارا ہے....؟ اس نے کہا یا رسول اللہؐ! والدین کو میں نے مارا اس کا جواب میں ابھی آپ کو دیتا ہوں، اگر میری ایک درخواست آپ قبول فرمائیں۔ میں ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ میری ایک درخواست پر آپ غور فرمائیں۔ وہ لڑکا کہتا ہے یا رسول اللہ! مجھے آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے والدین کا کہنا ماننا چاہئے پہلی دفعہ آج.... یہ بات مجھے پہلے کسی نے نہیں بتائی.... دوسری بات یہ ہے کہ اگر والدین کا کہنا ماننا میرا حق ہے تو کوئی ایسی بات بھی ہے کہ والدین پر میرا کوئی حق ہو....؟ میرے اوپر ذمہ داری ہے کہ والدین کا کہنا مانوں، والدین پر بھی میری کوئی ذمہ داری ہے....؟

والدین پر اولاد کے تین حقوق: حضورؐ نے فرمایا ہاں ذمہ داری موجود ہے میرے دین میں، حضورؐ نے فرمایا کہ والدین پر بچے کی ذمہ داریاں تین ہیں۔ (۱) پہلی ذمہ داری ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو والدین کی ذمہ داری ہے کہ اس بچے کا اچھا کوئی نام رکھیں۔ یعنی ایسا نام رکھیں جس کا معنی بھی اچھا ہو، اور خوبصورت معنی ہو۔ (۲) اور دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ جب بچہ تھوڑا سا بڑا ہو اس کو دین سکھائیں۔ (۳) اور تیسری ذمہ داری ہے کہ بچے کی کفالت کریں۔ کہ جب تک بچہ کمائی پر نہیں آجاتا.... اس کو کما کر کھلائیں.... یہ تینوں ذمہ داریاں ہیں۔

تو حضورؐ نے جب تینوں ذمہ داریوں کا ذکر فرمایا تو وہ بچہ کہنے لگا کہ میرے والدین نے یہ تینوں ذمہ داریاں پوری نہیں کیں۔ وہ بچہ کہنے لگا یا رسول اللہ جب میں پیدا ہوا تو میرے ماں باپ نے میرا نام "تمبل" رکھا۔ تمبل عربی زبان کا لفظ ہے، عربی میں تمبل کہتے ہیں اس کیڑے کو جو گندگی پر بیٹھتا ہے، جو کیڑا گندگی پر بیٹھتا ہے، اس کا نام ہے تمبل، اور نام والدین نے رکھا تمبل۔ تو یہ کوئی اچھا نام نہیں تھا۔ جب میرا نام تمبل تھا تو مجھے تمبل ہی ہونا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ میرا نام انہوں نے تمبل رکھا۔

اور دوسری ذمہ داری میں دیکھیں کہ جب میں تھوڑا سا چلنے پھرنے لگا میرے والدین نے مجھے بکریاں چرانے کے لئے بھیج دیا، کوئی دین نہیں سکھایا، اور انہیں بکریوں سے میں اپنا پیٹ بھی پالتا ہوں، اور میں سارا دن کمائی کر کے شام کو آتا ہوں.... اور بکریوں کا کام کرتا ہوں۔ اور اس کے بعد میں تھوڑا سا بڑا ہوا تو مجھے اونٹ دے دیے گئے، اب میں اونٹ چراتا ہوں، اور آپ نے مجھے بلایا ہے، میں اونٹ چرا کر آرہا ہوں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: یہ ساری تیری باتیں ٹھیک ہیں، لیکن تو نے ماں باپ کو کیوں مارا....؟ تجھے مارنے کا کس نے سبق دیا....؟ کہ ان کو مارو، تو اس نے کہا یا رسول اللہ! مجھے سبق بھی یہی دیا گیا، حضورؐ نے فرمایا کیسے....؟ اس نے کہا کہ میرے ماں باپ نے مجھے بکریاں اور اونٹ چرانے کے لئے جب طریقہ بتایا.... تو ایک بات یہ بھی بتائی کہ جب دو اونٹ آپس میں لڑتے تھے.... تو میرے ماں باپ کہتے تھے کہ ان کو ہٹانے کا یہ طریقہ ہے کہ لاٹھی لے کر ایک اونٹ کو

مارواوردوسرے کومارو۔ چنانچہ جب دواونٹ لڑتے تھے تو میں لاٹھی اٹھاتا تھا، ایک ایک اونٹ کو مارتا تھا، اور دوسری دوسرے اونٹ کو، اُدھر والا اِدھر چلا جاتا تھا اور اُدھر والا اِدھر چلا جاتا تھا.... تو میں نے کل دیکھا کہ میرے ماں باپ دونوں آپس میں لڑپڑے.... جب دونوں لڑے تو میں نے وہی طریقہ یہاں اپنایا اور میں نے لاٹھی لے کر ایک ادھر ماری اور ایک ادھر ماری... تو لڑائی ان کی ختم ہوگئی۔ تو جو کچھ مجھے سکھایا گیا وہی میں نے کیا، میں نے تو کوئی اور تو نہیں کیا.... حضور علیہ السلام نے اس آدمی سے کہا کہ سارا قصور تیرا ہے، کسی اور کا نہیں ہے۔ اگر تو اس کو دین سکھاتا تو یہ کبھی ایسا نہ کرتا۔ اگر تو اللہ کے دین کی تعلیم اسے دلاتا تو یہ کبھی ایسے نہ کرتا۔ مسلمانو! رسول اللہ ﷺ نے اس بچے کے یہ کہنے پر ذمہ داری والدین پر ڈالی۔

اور جو کچھ میں آج دیکھ رہا ہوں.... تو میں بھی یہی سمجھوں گا کہ اگر بچہ باپ کو حرامی کہہ رہا ہے، یا بچہ والدین کا کہنا نہیں مانتا.... یا بچہ دین سے منحرف ہوگیا ہے، یا بچہ گوریوں سے شادی کرکے غیر مسلم ہورہا ہے.... یا بچے مرتد ہورہے ہیں.... یا اولاد تباہ برباد ہورہی ہے.... اس کی براہ راست ذمہ داری والدین پر ہے۔ والدین کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اولاد سے غافل ہوں۔

ایک فقہی مسئلہ:

میں ایک مسئلہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں.... اگر آپ کو یقین آئے کہ میری اولاد دین پر قائم نہیں رہے گی، تو آپ کو شرعی طور پر یہاں رہنے رہنے کا کوئی حق نہیں، اگر یہ یقین ہو کہ میری اولاد کافر ہوجائے گی.... میری اولاد مرتد ہوجائے گی، تو آپ کو یہاں برطانیہ میں ایک لمحہ رہنے کی ازروئے شریعت اجازت نہیں۔

اپنی اولاد کو دین پر قائم رکھ سکتے ہو تو اسلام کے مطابق تم یہاں اپنی اولاد کو دین پر قائم رکھنے کے لئے یہاں رہو ورنہ یہ نہیں ہوسکتا کہ اولاد دین سے بے بہرہ ہو اور کل کو وہ پتہ نہیں کہاں چلی جائے.... اور آپ اسی طرح غفلت کے ساتھ یہاں وقت گزارو۔ آپ اس پورے تناظر میں دیکھیں۔ کہ والدین کی کتنی ذمہ داری ہے.... والدین کو تو نیند نہیں آنی چاہئے کہ میرا لڑکا تباہ نہ ہوجائے، اب تو آپ کو اسلام کی طرف آنا چاہئے۔ اب مسٹر اور ملاّ کے اس فرق کو ختم کرکے.... انگریز کی ذہنی غلامی کو کاٹ کر چھریاں چلاکر، اسلام کے تشخص کو اور اسلامیت کو آگے لانا چاہئے۔ یہی اسلام کی بقاء ہے، یہی آپ کی بقاء ہے.... اسلام باقی

رہے گا.... آپ باقی رہیں گے.... اسلام مٹے گا تو آپ بھی مٹ جائیں گے.... جیسا کہ اسپین کے اندر اسلام بھی مٹا ہے، تو امت مسلمہ بھی مٹ گئی ہے۔ اس تجربے کو مت دہراؤ، دہراؤ گے تو تباہ و برباد ہوجاؤ گے۔ ہر چیز پر آپ شک کرسکتے ہیں، لیکن مرنے پر شک نہیں ہوسکتا۔ روزانہ جنازے اٹھاتے ہو، روزانہ لوگوں کو قبروں میں دفن کرتے ہو، اگر تم اس پر غور نہیں کروگے تو بتاؤ قبر میں جاکر کیا جواب دوگے....؟ پیغمبرؐ کو حشر میں کیا جواب دوگے....؟ اولاد کو دین پر لانا آپ کی شرعی اور دینی ذمہ داری ہے، اس کا احساس کرو۔

حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ نے پردے کا اسوہ پوری امت کو دیا:

میں آج ایک ایسی تقریب سے مخاطب ہوں جہاں میری مائیں اور بہنیں بھی ہیں۔ میں ان ماؤں اور بہنوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ کی سنت پہ چلیں، ان کے طریقے پہ چلیں، فاطمۃ الزہراءؓ کا نام تو لیتی ہو، لیکن کبھی فاطمۃ الزہراءؓ کا اسوہ بھی دیکھا ہے کہ.... فاطمۃ الزہراءؓ کی وفات کا وقت آیا تو حضرت علیؓ سے فرمایا.... علیؓ! میں دنیا سے چلی جاؤں تو میرا جنازہ رات کو اٹھانا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تمہارا جنازہ دن کو پڑھیں گے تو چوک کے لوگ بھی شریک ہوجائیں گے۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا اے علیؓ! آپ کی بات ٹھیک ہے، لیکن میں وہ فاطمہؓ ہوں.... کہ جس کے چہرے کو یا مصطفیٰؐ نے دیکھا ہے یا مرتضیٰ نے دیکھا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ میں مرجاؤں تو میرے کفن پہ بھی غیر محرم کی نظر نہ پڑے۔

حضرت عائشہؓ کو دیکھو!.... حضرت عائشہؓ سے جب حضرت عمر فاروقؓ نے زخمی حالت میں اجازت مانگی.... کہ مجھے حضورؐ کے روضے میں دفن کرنے کی اجازت دیں۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی تھی، لیکن اپنے اوپر میں تمہیں ترجیح دیتی ہوں، لیکن اس کے بعد حضرت عائشہؓ کبھی اس حجرے میں بغیر پردے کے داخل نہیں ہوئیں، ایک قبر رسول اللہ کی تھی، اور ایک قبر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تھی، حضورؐ آپ کے شوہر تھے، حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کے والد تھے.... لیکن جب عمر فاروقؓ کی قبر بنی.... تو حضرت عائشہؓ نے اس حجرے سے پردہ کیا، حالانکہ یہ پردہ کرنے کا حکم کہیں نہ تھا، کہ قبر سے پردہ کرو، لیکن پردہ کی

طرف امت کو لانے کے لئے یہ اسوہ بھی پوری امت کو دیا.... کہ لوگو! پردے کی اسلام میں کتنی اہمیت ہے، لیکن ہماری مائیں اور بہنیں اس پر غور کریں گی.... بازار میں پھرنا، گلیوں میں جانا، بے پردہ ہونا، غیر محرم مردوں کے سامنے آنا، اس کی کہاں اجازت دی گئی....؟ ہاں پردے کے ساتھ آپ ہر جگہ جاسکتی ہیں۔ کام بھی کرسکتی ہیں، لیکن پردے کے ساتھ۔

اسلام ایسا مذہب نہیں ہے کہ عورت کا خاوند فوت ہوگیا.... اس کو روٹی کے لئے کچھ بھی نہیں ملتا.... گھر کے اندر بھوکی تو نہیں مرنا.... وہ جائز طریقے سے پردے میں رہ کر کام کرسکتی ہے۔ لیکن یہاں تو ایسی بات نہیں ہے۔ یہاں تو جناب اگر کوئی کمانے والا نہیں ہے تو اس کو پیسے زیادہ ملتے ہیں۔ آپ کو پتہ ہے، یہاں جو ملکہ کے غلام ہیں، وہ زیادہ عزت میں اپنے آپ کو شمار کرتے ہیں اور تنخواہ بھی زیادہ ملتی ہے۔ اور جو کام کرتے ہیں ان کو تنخواہ تھوڑی مل رہی ہے۔

تو میرے بھائیو! اسلام نے عورت کو جو عزت وعظمت بخشی ہے.... اس کا ہمیں لحاظ کرنا چاہئے۔ اور اپنی ماؤں اور بہنوں میں اسلام کا انقلاب لانا چاہئے۔ اس انقلاب کے لئے آپ تیار ہیں....؟ (جی ہاں) ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔

"وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

طالب دعا

[illegible]

بحمد اللہ تم

خادم مکتبہ اسلامیہ